تجری عیون العلم من ینابیع العلوم   شاب عیون المعانی فی الفجر

الحمدللہ کہ درین ایام ہیئت انجمن پنجاب ... خاص عالم ... مسمی بہ

سنین اسلام

جسمین مختصر حال اسلام کی تاریخ اور علم کا اس تاریخ کے ساتھ مندرج ہو کر تمام
عالم کے سلسلہ میں اسلام کی تاریخ اور اسکی علوم و فنون کی شاخیں ہیں اور

جسکو

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر ایم اے پی ایچ ڈی پرنسپل گورنمنٹ

اورینٹل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کالج لاہور نے

واسطے استفادہ لوگوں کے

تالیف فرما کر ۱۸۷۱ء میں مشتہر فرمایا تھا اور اب دوبارہ چھاپنے کی

پنجاب یونیورسٹی کالج کو اجازت بخشی

حصہ اول

عرب کی تاریخ ایام جاہلیت سے اختتام خاندان عباسیہ تک

مطبع انجمن پنجاب میں کمال صحت اور احتیاط کے ساتھ طبع ہوا

۹۷

مقدمہ

دنیا کی تواریخ اور علوم و فنون کے بیان مین

اسلام کی تاریخ اور اسکے علوم و فنون کس درجہ پر ہین

دفتر عالم مین کوئی تاریخ ایسی نہین کہ جو اور ملکون کی تاریخ سے تعلق نہ رکھتی ہو اصطلاح مین ملکتون کے حالات اور ممکن الثبوت واقعات کو تاریخ کہتے ہین بعض امورات ہین کہ حقیقت مین درست اور مسلّم ہین مگر انکا ثبوت نہین ہوسکتا انہین تاریخ سے کچھ علاقہ نہین۔
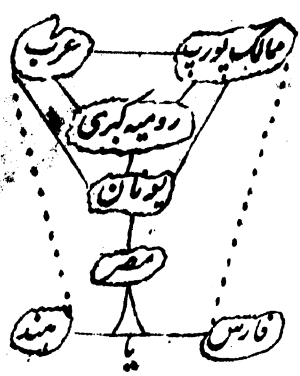
اگرچہ چین اور جاپان نے ممالک دنیا سے الگ رہنا چاہا مگر وہ بھی نہ بچ سکے اور آخرکو تاریخ عالم مین شامل ہونا پڑا۔ یہ بھی واضح ہو کہ کسی مملکت کی تاریخ عالم مین شامل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ واقعات اور معاملات کے سبب سے اور ملکون کے زنجیرہ مین آجائے۔ جبتک ایک ملک ان معاملات سے الگ ہے تب تک تاریخ کے سلسلہ مین نہین مثلاً امریکا روے زمین پر تھا مگر جبتک اسکا حال کسیکو معلوم نہ تھا تو اسکو تاریخ سے بھی شمول نہین تھا۔ جب ۱۴۹۲ء مین سیاح بحری یعنی کلمبس نے اسے دیکھا اور اسکا

عرب
ممالک یورپ
رومیہ کبریٰ
یونان
مصر
ہند
یا
فارس

ذکر تاریخون مین آیا تب وہ بھی گویا معاملات ممالک کے زنجیرہ مین آگیا (شجرۂ تفریع العلوم) اسیطرح عرب کا ملک بھی سب سے الگ تھا۔ اسلام نے اور ملکون سے تعلق پیدا کیا۔ اور ہند علوم و فنون کے اعتبار مصر سے بھی مقدم ہے لیکن چونکہ لوگ یہان کے سب سے الگ تھلگ تھے اسلئے یہ بھی تواریخ عالم کے زنجیرہ مین نہ تھا۔ البتہ علوم و فنون مین تقدم اسکا اسی حیثیت سے ہے یعنی علوم و فنون دنیا کے عہد قدیم مین اسطرح پھیلی کہ سب سے پہلے انہون نے ہند یا فارس مین ظہور کیا اور غالباً ہند سے مصر نے لیا مصر اور ہند اور فارس کا مجموعہ یونان مین گیا اور یونان کا علم و ہنر رومیہ کبریٰ مین گیا۔ رومیہ سے اور یونان سے عرب مین گیا۔ پھر کچھ عرب سے اور کچھ یونان سے یورپ نے لیا چنانچہ شجرہ مندرجہ سے حال معلوم ہوتا مگر اکثر باتین ہند سے بہت زمانہ بعد اہل یورپ نے پائین

اسلام کی تاریخ ایک دو یا تین ملکون کی پابند نہین بلکہ برعکس اسکے گویا تمام
تواریخ عالم مین اسکا اثر دوڑا ہوا ہے اگر بلا واسطہ نہین تو کسی واسطہ ہی سے ہے
اسیواسطے اگر کوئی اسلام کی تاریخ کا جاننا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ تاریخ عالم
کو دیکھے۔

سرزمین اسلام اور اسکا صدر مقام بلکہ دل اور جان جو کچھ کہو عرب کا ملک تھا
اسلئے پہلے دو چار صفحے اس قوم کے باب مین لکھے جاتے ہین۔ یہ ملک کئی ہزار برس سے
موجود ہے مگر اہل عرب کسی فرمانروا کے قلم بندوبست کے نیچے نہین آئے خود جو نکلکر
گئے تو فتحیاب ہوئے اور شکست کھائی تو وطن کو پھر آئے بلکہ ۱۹ سو برس پہلے
حضرت عیسیٰؑ سے اس ملک نے بابل اور مصر کو بادشاہ دیئے۔ مگر اس ملک پر
فراعنۂ مصر اور شاہان شام کی سعی بیحاصل گئی۔ کیخسرو ایرانی اور
اسکندر یونانی سے بچ رہا روم کی سلطنت تمام دنیا پر چھا گئی یہ
اس سے بھی آزاد رہا۔ چھوٹے چھوٹے غیر مشہور ہمت والے تھے آپس مین
کٹتے مرتے تھے اور سب قبیلے بنے ہوئے تھے محمد مصطفیٰ
نے سب کو مذہب کی بندش یعنے اسلام سے اکٹھا کیا اور یہ
چھوٹی چھوٹی جماعتین ایک جمعیت اعظم ہوگئی۔ جب ہی سے
اسکی تاریخ کی اصل قائم ہوتی ہے۔ انہون نے اپنی حکومت کو بالواسطہ
یا بلاواسطہ سواحل گنگ سے جو ہند مین ہے دریائے ٹیگس تک
جو اندلس مین بہتا ہے پہونچا دیا۔ بعد اسکے عرب نے فقط تلوار
ہی سے ملک فتح نہین کیا بلکہ قلم کا زور بھی دکھایا یورپ تو یونانی و لاطینی

علوم کو بالکل بھول چکا تھا روم و یونان اگرچہ بت پرست تھے

روم کا نام آجکل مختلف تحریرون مین آتا ہی اور لوگونکو اسکے نام سی اشتباہ پڑتا ہی - واضح ہو کہ اصلی روم ممالک
اطالیہ مین ہی ۷۵۳ برس پہلے حضرت عیسیٰ ؑ سے آباد ہوا جن جن ملکون مین لاطینی زبان بولی جاتی
تھی یہ ان سبکا دار السلطنت تھا - پہلے سلطنت جمہوری تھی کئی سو برس کے بعد بادشاہ وہان کے قیصر کہلانے
لگے اور لوگ وہان کے اسوقت بت پرست تھے - انکی سلطنت نے اسقدر قوت اور شوکت پائی تھی کہ
جو ملک اسوقت معلوم تھی انکے اعتبار سے گویا تمام ممالک روی زمین کو اسنے زیر قلم کیا تھا - قانون وہان
کے آجتک شائستہ سلطنتون کے دستور العمل ہین - اسکی زبان یعنی لاطینی بھی یونانی کیطرح مخزن علوم
اور ایک جزو شائستگی کی تحصیل کا ہے ۳۳۰ء مین اسکے اضلاع مشرقی مین بزنطیس یونان کا ایک
شہر تھا قسطنطین بادشاہ روم نے اسے بڑھا کر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکھا اور پھر
بادشاہ کی توجہ سے یہ بھی روم مشہور ہو گیا - اسی کو فارسی کتابون مین استنبول بھی لکھتے ہین - یہانکے
لوگ بھی مشرک تھے مگر قسطنطین نے عیسوی کیا - الپ ارسلان سلجوقی نے ۱۰۷۱ء مین ایشیا پر فوج کشی کی
تو ایشیا مائنر اکو چک ایشیا مین رہکر اسنے روم جدید یعنے قسطنطنیہ کے مشرق مین اپنی حکومت قائم کی
اور رفتہ رفتہ ۱۴۵۳ء مین دولت عثمانیہ کے خاندان سے محمد خان ثانی نے اسے اپنی فتوحات مین
داخل کیا - چنانچہ اب وہ سارا ملک مع شام اور مصر وغیرہ کے دولت عثمانیہ کے قبضہ مین ہی - استنبول -
اسلام بول ہو گیا (یعنی گروہ اسلام) وہی اب دار الخلافہ مشہور ہی - اور بادشاہ خلیفۃ الروم کہلاتا ہے
پس اس زمانہ مین گویا دو روم ہو گئی ہین - ایک تو وہی قدیمی روم ہی کہ اب ملک اطالیہ (اٹلی) کا دار الملک ہے
اب بھی وہانکی بادشاہت عیسوی ہی اور لوگ وہانکے حضرت عیسیٰ ؑ اور بزرگان دین عیسوی کی تصویرونکی تعظیم کو عبادت
سمجھتے ہین پوپ یعنے مرشد دین بھی موجود ہی - ایک زمانہ مین تو خاص و عام مین دینی و دنیاوی حاکم ملت عیسویکا پوپ
ہی سمجھا جاتا تھا اور جس بادشاہ کو چاہتا تھا جس ملک پر بھیجتا تھا کہ وہ اسے تسخیر کر لیتا تھا اب وہ زور انکا
نہین رہا فقط فرانس پرتگال اندلوس اور اٹلی وغیرہ ایک بزرگ اور پیر مذہب سمجھا جاتا ہی - اس روم کو
رومیہ کبری یا مغربی روم کہتی ہین کیونکہ مغرب مین واقع ہی اور دوسرا روم قسطنطنیہ ہی کہ اسلامبول اسکا
دار الخلافہ ہی اور اسکو روم مشرقی بھی کہتے ہین کیونکہ قدیمی مشرق مین واقع ہے

مگر شایستگی عالم کی بنیاد وہی تھی - تب عرب نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے اسپر
پھر نظر ڈالی کیونکہ جن لوگون سے لڑائی نہین ہوئی اونسے وہ بالکل بے تعصب ہے
اور اُنکے علم و ادب کو اچھی طرح دیکھا - یوروپ تاریکی ظلمت مین پڑا ہوا تھا
کیونکہ اسوقت اسکو مذہبی باتون مین تعصب بہت تھا +

یہ بات بھی جتانے کے قابل ہے کہ تاریخ کا زمانہ تین طبقون مین منقسم ہے
اور ہر طبقہ کئی کئی سو برس کا ہے

(۱) عہد قدیم یعنے وہ زمانہ کہ ابتدا سے لیکر حضرت عیسیٰ تک ختم ہوتا ہے
اس زمانہ مین اول بابل کی بڑی سلطنت رہی بعد اسکے مصر پھر فارس پھر
یونان پھر رومیۃ الکبریٰ

(۲) عہد وسطیٰ کہ حضرت عیسیٰ سے لیکر سنہ ۱۵۰۰ تک جاری رہا جسے انگریزی
مورخ عہد ظلمت کہتے ہین - اول روم کی سلطنت برباد ہونیکو تھی جو عیسوی
مذہب کی نشو و نما سے شروع ہوئی - مذہب نے عیاشی اخلاق اور حکومت کی
سختی کی تو اصلاح کی مگر سلطنت کو کب سنبھال سکتا تھا آخر چار سو برس کے
عرصہ مین روم کی وہی مثل ہوگئی کہ بہت عقل انسان کو خراب کرتی ہے اور
انتہای ترقی کی ترقی زوال ہے - روم تو برباد ہوگیا مگر چند وحشی قومین
پہاڑون سے اُٹھکر آئین اور تمام سلطنتونکو خاک مین ملا دیا - دو سو برس
کی خونریزی کے بعد جو دیکھا تو آدھا یوروپ ان ہی لوگونکے ہاتھ مین تھا اور

+ جب مسلمانون مین تعصب آگیا (اور وہ ترکونکے طلوع اقبال کا وقت تھا) تب اسکے رعب داب ور
نام مین بھی فرق آگیا +

مصر - یونانی - روم کے کمالات اور قوانین کی جگہ انکے چال چلن قانون بنے ہوئے تہے - بلکہ خود مذہب بھی انہین کے سایہ مین دب گیا اور تاریکی کا اطلاق تحقیقی ہوگیا - چہہ سو برس کے بعد اس عالمگیر اندہیرے مین الفرڈ شاہ انگلینڈ اور شارلیمین شہنشاہ فرانس نے چراغ جلانا چاہا مگر جو کچہہ ہوا وہ ایسا تہا کہ گویا کچہہ نہ تہا کیونکہ ساتہہ ہی اسکے یورپ اور عرب مین جہاد شروع ہوگیا اسوقت روم مین اور اوسکے ہمسایہ عرب اور کچہہ افریقہ کی حصہ مین اوجالا تہا اور عباسیہ کے اوج اقبال کا زمانہ تہا یہہ بھی ظاہر ہے کہ اس صحرا مین یہہ شائستگی فقط پیغمبر صاحب کے بندوبست سے قایم ہوئی - جہاد کی آندہی بھی عرصہ دراز تک چلتی رہی قسطنطنیہ جو سلطنت روم کا ایک ویرانہ باقی تہا اس آندہی مین وہان ہی اور عرب سے کچہہ کچہہ سرمایہ علوم و فنون کا اڑ آیا اور ۱۴۵۳ء سے اوجالا شروع ہوا یہانتک کہ ۱۵۰۲ء مین علوم و فنون کا نقارہ یعنی چہاپہ نکل آیا (۳) یہہ طبقہ ۱۵۰۲ء سے شروع ہوکر آجتک ترقی کرتا چلا آتا ہے مگر دنیا کی طاقت و توانائی اور علم کی نورافشانی ممالک یورپ اور امریکا کے عیسوی فرقون کی بدولت ہی - سبب اسکا یہہ ہے کہ وہان مذہب کو مداخلت نہین جب کوئی شخص ایک نئی بات نکالتا ہے یا کچہہ ترمیم پیش کرتا ہے تو اوس سے یہہ کوئی نہین پوچہتا کہ تیرا مذہب کیا ہے - ہان یہہ سوال تو ضرور ہوتا ہے کہ اس ایجاد یا اصلاح مین کچہہ فایدہ بھی ہے ؟ اگر فایدہ ہوتا ہی تو یورپ اور امریکا کے لوگ اکثر اختیار کر لیتے ہین

اب ہم پوچہتے ہین کہ نعمت ہاے دنیا سے اہل اسلام نے کیا کیا کچہہ پایا - اور

اسلام سے دنیا کو کیا ہاتھہ آیا۔ ظاہر ہے کہ یونانی اور لاطینی یعنی رومی زبان کی
تصنیفات اہل عرب کے فلسفہ اور ریاضی اور علم ہیئت وغیرہ کا سرمایہ ہوئین علم
طب کا سرمایہ جمع ہونچانے کے لیئے علاوہ یونانی تحقیقات کی بیمارونکو بستر سے
بستر لگا کر سوئے۔ اور معالجات اور ادویہ کی تحقیقات مین وقت کے بموجب عمدہ
کتابین تصنیف کین دوسری نظر سے دیکھو تو عرب اپنا خزانہ دکھاتا تھا۔ اول اسنے
واجب اور سنت اور مستحب سے بدوی صحرانشینون کے اطوار و اخلاق کی اصلاح کی۔ اسکے
علاوہ سفر کرکے جغرافیہ کی ایجادات۔ تاریخ حیوانات۔ تحقیق نباتات کی
علوم کا نمونہ دنیا کو دکھایا۔ علم کیمیا اور ریاضی اور ہیئت مین مہارت کے
ساتھہ قوت ایجاد دکھائی۔ ہرچند اوسوقت کی بعض تحقیقاتون مین اسوقت
غلطیان نکلتی ہین لیکن ہمارے آجکے علم کا بیج تو وہی ہے۔ عالیشان مسجدو
اور رفاہ عام کی عمارتون سے فن عمارت کے نئے نئے ڈھنگ بتا کر
نقشے کھینچدئے چنانچہ بیت المقدس۔ قرطبہ۔ قیروان۔ دمشق
بغداد مین اوس عہد کی عمارتین شاہد حال ہین۔ کیمی کا موجد
انہون نے خصوصاً بڑی بڑی کارگزاریان کین چنانچہ پہلے یہہ بات
اونہون نے کہی کہ علم کی ایک نہ مانو جب تک کہ تجربہ کا گواہ ساتھہ نہو"
حکما اور اہل تصنیف کی سوانح عمری مین کتابین ترتیب حروف تہجی تصنیف کین
انسائیکلوپیڈیا یعنی قاموس العلوم والفنون لکھی (اس قسم کی کتابون مین تمام
علوم و فنون کے مطالب اور تحقیقات کے خلاصے ترتیب خاص مندرج ہوتے ہین کہ
جس علم کی بات مطلوب ہو انہین نکل آئے)۔

یہہ بات ان ہی کے وجود سے حاصل ہوئی کہ عہد وسطی مین علوم و فنون معدوم ہو گئے
اور اون ہی نے پھر یورپ مین جا کر حیات تازہ پائی۔ ساتہہ اسکے یونیورسٹی
کے مدرسون کی بنیاد ڈالکر اُنکے رواج کا باعث ہوئے (اے یورپ والو
جن چشموں نسے تم آب حیات لائے تھے وہ خشک ہو گئے۔ اب اس خاکسار کی طرح شکر گذار
ہو اور پھر اوس پانی کے ساتہہ اپنا تازہ آب زندگانی اونہین پہونچاؤ)
سخت مشکل ہے کہ دنیا مین تعصب مذہبی ایک جنون کی طرح انسانکے سر پر چڑھ
آتا ہے اور وہی قوم کی تاثیر اور قوت علمی کے تنزل کا باعث ہوتا ہی جو مرض
اسلام کی ان قوتونکے ضعف کا باعث ہوا وہی ولولہ مذہبی تہا۔ مگر بہ فتواے
مقولہ معقول کہ کوئی نیکی بدی سے پاک نہین اور کوئی بدی نیکی
سے خالی نہین سنہ ۱۰۹۶ء سنہ ۱۲۷۰ء تک ادہر عیسوی اودہر محمدی دونون
ایک خدا کے بندے تہے مگر دینی جہاد کے نام سے بیت المقدس کے قبضہ کے لئے
ایک دوسرے کی قتل پہ کمرین باندہے ہوئے تھے چونکہ ملت موسوی اور عیسوی
کا قبلہ اور حضرت عیسے کا مقبرہ ہے اسلئے تمام یورپ اُمنڈ آیا تہا اور
خون کے جوشش کا یہہ عالم تھا کہ بچہ بچہ اوسکا مر جانیکو حیات دارین سمجھتا تہا
کبھی شکست پاتے تھے اور کبھی فتحیاب ہوتے تہے۔ اگرچہ نتیجہ اسکا یہی
تہا کہ مسلمان اور عیسائی دونونکے دل تاریکی مین جا پڑے تہے
مگر یہہ خون بہی خالی نہ گئے۔ پہلا فایدہ تو انکا یہی ہوا کہ آپس کے موجب
بادشاہ کے ماتحت بڑے بڑے جاگیردار وہان ملک تقسیم تہا اور جاگیردار
اونکی فقط بادشاہ کی اطاعت علانیہ پہ منحصر تہی۔ انکے بیٹے اور چھوٹے چھوٹے

تعلقہ دار اور زمیندار ہوتے تہے یہہ سب اپنے اپنے بالادستونکے زنجیر غلامی مین قید ہوتے تہے - لڑائیونکے بندبستون مین یہہ آئین نکل آیا کہ مجلسین جو سلطنت کی کارروائی کے لیئے مقرر ہون اونکے ممبر منتخب کرنے کا اختیار شہر اور اضلاع کے لوگون کو ہو - اِس ایک رائی کی غلطی اور رعایت داری کی قباحت نکل گئی سب کے دل بڑہ گئے اور بہت سے دل ایک ہو گئے - ملکون کی آبادی زیادہ ہو گئی اور نیئے نیئے شہر اور بندرگاہین آباد ہو گیئن - ملک ملک کی فوجون کی آمد و رفت سے یوروپ کے تمام ملکو نمین سڑکین بن گیئن بیچ بین دریا بھی حایل ستہے اسلیئے جہازی علمونکے عمل ہونے لگے مشرق و مغرب مین لین دین پہیل گیا - خشکی اور تری کے رستہ سے تجارت کی بار برداریونمین زمانہ کے علوم و فنون ہاتہ کہنیچ لیئے - غرض کہ چودہوین ہی صدی مین بہار و نطرفت یوروپ نے کارخانے کہولدیے اور نیئی نیئی ایجادون کی آوازین آنے لگین ۱۳۰۲ء مین قطب نما گویا دریا کا رہنما پیدا ہوا - اوہر چہاپہ خانے مین چہاپہ جاری ہوا کہ عالم مین علم عام تمام ہو گیا - اودہر یوروپ کا نسخہ نکلا اِدہر اطالیہ مین گلیلو نے دور بین نکالی لوتہر نے مذہب عیسوی کی ترویج مین اصلاح کی کلمبس سیاح بحری نے ۱۴۹۲ء مین امریکا - یعنے نئی دنیا نکالی - اور بڑا فائدہ اس لڑائی کا دیکہو تو یہہ ہوا کہ خدا وحدہ لاشریک کی وحدانیت شاید دلوں سے محو ہو جاتی وہ قایم رہ گئی - نہایت شکر کا مقام ہے کہ ایسے نازک وقتو نمین اہلِ اسلام نے اپنے اعتقاد کے استقلال سے

نظر رکھی مگر ساتھہ ہی اِسکے یہہ تاسف ہے کہ علم کے ساتھہ وسعت نظر
بھی اونکے ہاتھہ سے جاتی رہی - کیا کیا حسرتین و لپر گذرتی ہین کہ جس قوم
نے آجتک شایستگی کی بنیاد رکہنے مین مدد دی اونھین اپنی عمارت کو پورا کیا
اور تعصب یا خیالی باتون کو قیود مذہبی سمجھکر عالم ترقی کی سیر سے محروم رہے
غرض یوروپ والون کے اسی جنوبی تعصب نے اُنھین اودھر نکالدیا چنانچہ اب وہ
عرب پھر اپنی قدیمی سرزمین مین رُکے ہوئے ہین اور برائے نام اِسلامیون
کے تُرک بادشاہ کی تابع ہین مذہب کی تاثیر اب تک بہی ہے مگر علوم کی
کشتی فنا کے کنارے پر پہونچ گئی ہے -
مُسلمان تو بہت ہین مگر وہ جانتے کیا ہین کہ اگرچہ عربی کا ایک عمدہ دیوان
یا تاریخ کی کتاب درکار ہو تو یوروپ سے لینی پڑیگی اِبنِ خلدُون
اَبُورَاشِد حاجی خلفہ اِبنِ بَتُوتَہ اِبنُ العَاشِر محمد یحیٰی
وغیرہ جو اسلام مین آسمان علم کے آفتاب تھے یہان انہین کوئی جانتا
بھی نہین تَابَطَّ شَرًا اِمرءُالقَیس عَنتَرَہ حاتِم بُحتری
اَبُو تمام کا دیوان سیکڑے آدمیون نے پڑہا - اِنگلینڈ جرمن فرانس
مین صدہا آدمی یہہ کتابین پڑہتے ہین - اور ترجمہ قرآن تو ہزارون
بلکہ لاکھون - ایک عالم جرمنی کا رہنے والا ہے اوسنے شعرای عرب کا تذکرہ
اونکی سوانح عمری کے طور پر نہایت جامع اور مفصل لکھا ہے سیل دساسی
پیرس مین موجود ہے اوسنے بہت کتابین لکھین چنانچہ مقامات حریری
کی شرح اور نحو مین ایک کتاب بھی لکھی جو علم ادب کی جان ہو یہان

موجود ہے معلم پیٹرس نے محیط المحیط آجکل علم لغت مین ایسی جامعیت اور تحقیق سے لکھی ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے لیئن صاحب نگلشی اپنے سب کنبے سمیت تکمیل تحقیق کی نظر سے عرب مین چلے گئے اور ۳۰ برس کی محنت مین ایک لغت کی کتاب لکھی کر آدہی چہپ چکی ہے مگر افسوس ہے کہ چھاپہ خانہ مین آگ لگ گئی اور سارے مسودے جل گئے - یہان علم لغت کا مدار قاموس پر ہے جسکی تصنیف کو آج پانسو برس ہوئے - اس عرصہ مین ہزارون لغت زبان مین نئے داخل ہو گئے انہین کہان دیکہین تک زبان عرب اور علم ادب کے شائقین پر انکا احسان ہے - اسکے علاوہ صدہا مصنف عربی کے ہین کہ فقط اپنے ذوق دلی سے اس کام مین مصروف ہین اور تصنیفات جاری ہین - لطف یہہ ہی کہ ان کتابون مین مذہب اسلام کی سنیت سو ادب کا ایک لفظ بہی نظر نہین آتا - مین یہ صلائے عام کہتا ہون کہ اے بندگان خدا برای خدا ایک ہو اور سب یکدل ہو جاؤ یہودی عیسائی ہندو مسلمان سب کو چاہیئے کہ مل جل کر کام کرین اور عہد مامون کیطرح خوبیون کے لینے اور رواج دینے مین کوشش کرین مذہب گران بہا شئی ہے اوسے گہر مین رکہہ چھوڑین - ہمین ایکدوسرے کے فواید کا حاسد نہین ہونا چاہیئے - اور جو بہلائی عام عالم کے لئے عقلا سے ہو اوس سے مستفید ہونا چاہیئے جہان مل سکے خواہ چین خواہ انگلستان خواہ روم خواہ ایران - بعضی لوگ کہتے ہین کہ جنون تعصب اسلام کی سرشت مین داخل ہے مگر یہہ بات نہین - کیا ہارون رشید

مامور رشید حق پرست مسلمان نہ تھے؟ - اونہون نے اپنے مذہب کے لئے
اور مذہبون کو آزار کیون نہ پہونچایا؟ - بلکہ مین کہتا ہون کہ وسعت مشرب
اسلام ہی مین بہت ہے - قرآن مین جو مکی سورے ہین انہین دیکھو
کیا اونسے رحمدلی اور ملایمت نہین ٹپکتی - یہہ سچ ہے کہ مدنی سورے
اونکی نسبت زیادہ سخت ہین مگر انکا باعث کیا ہے؟ - موقع ہی ایسا آپڑا تہا
یہودی زور آور درپے آزار ہوئے - اونکے زور کا مقابلہ زور سے کیا - اور
طاقت کو طاقت سے ہٹایا - زمانہ مین ابہی دہوپ ہے ابہی چہاؤن ہے
آج سردی ہے کل گرمی ہے ہر وقت کا سامان جدا ہے - رحم و کرم خلق
و مروت بہت خوب - مگر جبکہ کوئی حملہ کرے اوسے اپنا بچانا واجب ہے
ہان مردم آزار اور بدسرشت لوگ ہین دنیا مین ہین کہ بے سبب لوگون کو
ستاتے ہین اتفاق ہے کہ وہ بہی اس مذہب مین پیدا ہوگئے اور یہہ خدا
کی طرف سے ہے نہ کہ انکی طرف سے - جو لوگ سبکو راحت و آرام دیتے
ہین خدا اونہین پیار کرتا ہے - وَهُوَ رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا
فَيُحِبُّ الرَّاحِمِينَ ۝

ایام قبل اسلام

جسے اسلام کے اہل تصنیف ایام جاہلیت لکھتے ہین

زمانہ سلف سے عربستان جو کہ وطن اسلام ہے بیابان اور کوہستان چلا آتا ہے

عربا عبرانی مین ریگستان کو کہتے ہین - اور لغت عربی مین نام ایک قوم خاص کا ہے کہ عرابہ کے معنے گندم گونی کے ہین شاید رنگ نے باعث عرب کہتے ہون - محیط المحیط

اوسوقت بھی خانہ بدوشی صحرائی مختلف فرقون اور متفرق قبیلون مین منقسم تھے۔ بعض فرقے بالکل دہریے تھے کہ خدا کی ضرورت ہی نہ سمجھتے تھے بعض قبیلے بت پرست تھے۔ ہر فرقہ کا بت اپنے اپنے مقام پر قایم تھا مثلاً ھُبَل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور نائلہ صفا اور مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا طائف مین اور عزیٰ قریش کا اور مناۃ اوس اور خزرج کے قبیلہ مین تھا۔ بعض فرشتون کے اور جنات کے معتقد تھے۔ بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے تھے اکثر یہودی اور نصرانی بھی تھے۔ علم اوسوقت ان لوگون مین فقط یہ تھا کہ اپنے نسب اور خاندانون کی تاریخ جانتے تھے۔ خوابونکی تعبیر جانورون کی آواز اور پرواز کے شگون اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تھے ان مین سے بعضے رشید بدھ سے دنیا اور دنیا کی لذتون سے مونہہ موڑکر جنگلون اور پہاڑون کی غارون مین یا عبادت گاہون مین بیٹھے غیب دانی اور پیشین گوئی کے دعوے باندھتے تھے اور کاھن یا رَاھِب کہلاتے تھے رسمین انکی اس عالمین بھی قریب قریب اسلام کی تھین مثلاً ماں اور اسی طرح بیٹیو کے ساتھ نکاح جایز تھا۔ دو سگی بہنون کو بھی ایک شخص

+ جیسطرح ڈلفی تل یونان کا مقدس مقام تھا اسیطرح کل قوم عرب کا کعبہ تھا اگرچہ مختلف جگہ فرقہ فرقہ کے دیوتا تھے مگر امور غیب دانی مین ڈلفی سب کا بالاتفاق متبرک مقام تھا

× انہین صابئیہ کہتے تھے کیونکہ عبرانی مین صائیب کے معنی ستارہ کے ہین

کعبہ
۱- کعبہ
۲- آب زمزم
۳- حجر اسود
۴- باب النبی
۵- منارہ حلی
۱
۲
۳
۵

شہر مکہ معظمہ
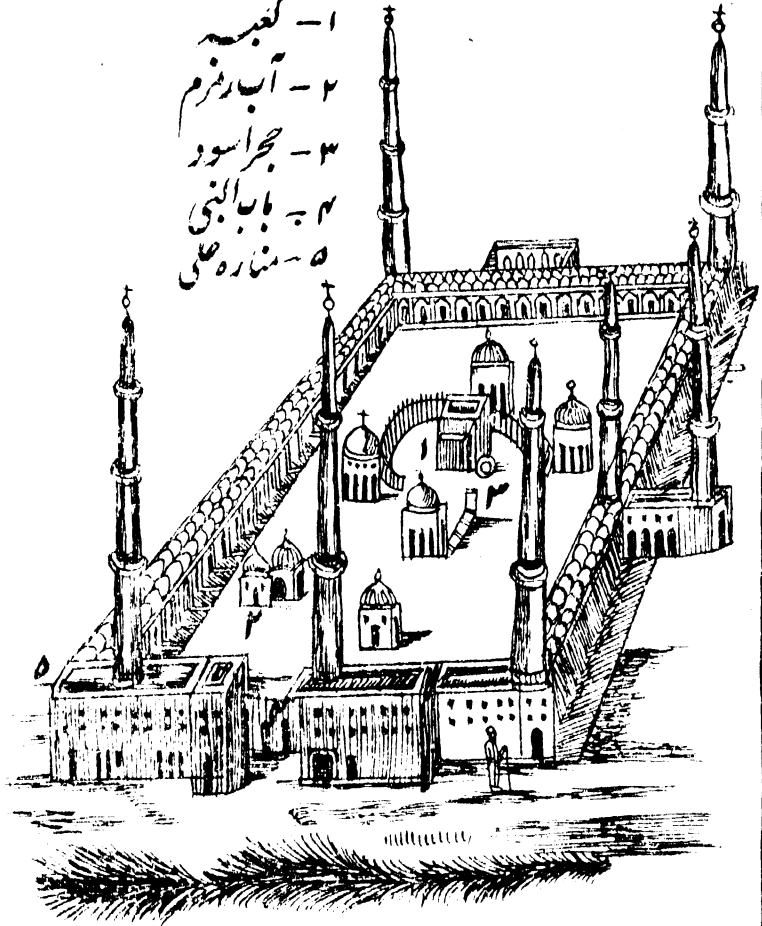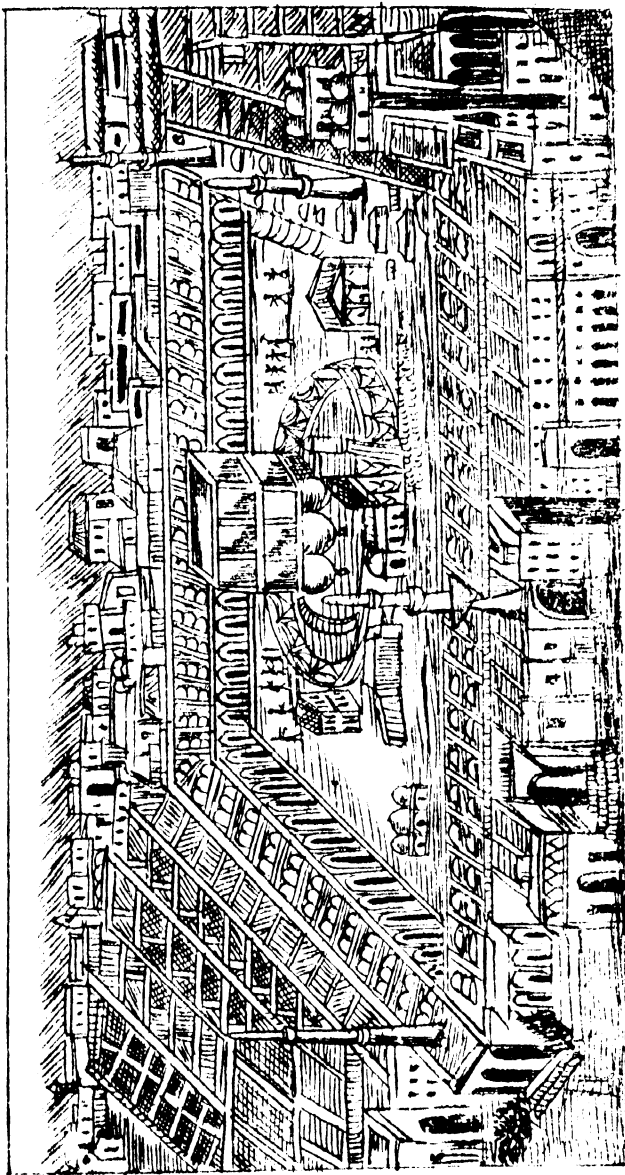
نکاح مین نہ لا سکتا تہا۔ سوتیلی مان سے شادی نہایت معیوب تہی سال بسال
کعبہ کا حج پہلے بہی کرتے تہے۔ ضروری غسل۔ مسواک۔ کلی۔ ناک مین
پانی دینا۔ استنجا۔ بغلین منڈانی۔ ناخن لوانے۔ ختنہ وغیرہ جاری تہا چور
کا داہنا ہاتہ سزا مین کاٹا جاتا تہا۔ تین برس مین ایک مہینہ تجارت
یا کچہہ پیشہ بہی کر لیتے تہے

چونکہ سرزمین اس ملک کی خشک اور برسات بہت کم ہوتی ہے اسلئے
قبیلے کے قبیلے اپنے دُنبے بکریونکے گلے اور گہوڑے اونٹون سمیت
جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ اور گزارہ کی جگہ سنتے وہین اوٹہ آتے
تہے چمڑون کے خیمے۔ نمدون کی خرگاہین ڈالکر اور کمل تانکر اتر پڑتے
کوسون تک پہیلجاتے اور شکارون سے دن گزارتے جب وہانکا پانی
ہو چکتا تو ان ہی مین سے کوئی خبر لی آتا جہان اُسی موقع کی جگہ پاتے
وہان جا اُترتے۔ یہی سبب ہے کہ قبیلے قبیلے کی زبان مین فرق تہا۔ یہ
لوگ بدوی یعنے صحرا نشین کہلاتے تہے

سب کے سب خانہ بدوش نہ تہے۔ جہان گزارہ کا سامان دوامی دیکہتے تہے
وہان گہر بہی بنا لیتے تہے چنانچہ مکہ اور مدینہ اور چہوٹے چہوٹے اکثر ایسے
مقام ہین انہین ہر جگہ بیٹہہ ہی گئے تہے مکہ ایک ایسی جگہ واقع ہے

+ حج بمعنے قصد ہے چونکہ اس سفر مین عبادۃً قصد بیت المقدس یا کعبہ کا ہوتا تہا اس
واسطے حج اور جانیوالے کو حاجی اور مقدسی کہتے تہے۔ حج بمعنے سال بہی ہے
چونکہ وہان سال بسال مجمع ہوتا تہا شاید اس سبب سے کہتے ہون۔

کہ ہند اور افریقیہ کی تجارت کے دور ستے یہاں ملتے تھے اسلئے وہاں آمد
ورفت اور مجمع زیادہ رہتا تھا۔ اس ملک مین تجارت کے ساتھہ مذہب بہی
ملا رہتا تہا چنانچہ ہر جگہ ایک ایک عبادتخانہ بہی ہوتا تہا کہ لوگون کی راستی
اور سند اعتبار کے لیے کام آتا تہا

اس قوم مین بادشاہی نہ تہی اگر تہی تو جمہوری طرز تھی کیونکہ طبیعت ہر شخص
کی نہ فقط آزاد بلکہ دماغ بلند اور دل خودسر تھے۔ ہر قبیلے کا جدا رئیس
ہوتا تھا جب کوئی بڑی مہم آجاتی تو سب سردار ملکر سرانجام کر لیتے۔ اپنے
رئیس کو یہہ لوگ بہت مانتے تہے اور لوگ بہی اُسکی عظمت کرتے تھے
بلکہ اتنی ہی کہ جتنے کسی گہر کے لوگ اپنے بزرگ کی

قریش:* کا قبیلہ قدیم سے مکہ مین تہا اور معزز شمار ہوتا تہا اسکے لوگ
مکہ کی آبادی اور سب کی بہبودی مین کوشش کرتے تہے۔ تجارت کی انتظام
کرتے تہے اور ملک ملک کو قافلے بہیجتے تہے انہین **بنی ہاشم**
کا خاندان نامی اور بزرگ شمار ہوتا تہا اور زیادہ تر عزت انہی اس سبب سے تہی کہ
کعبہ کے متولی اُنہی مین سے ہوتے تھے اور یہہ بہی اُسکا حق اچہی طرح
ادا کرتے تہے

عرب کے لوگون مین فصاحت کلام۔ سخاوت۔ مہمان نوازی۔ غیرت انتقام
کی سختی۔ بات کا استقلال وغیرہ صفتون کی بڑی تعریف تہی مگر بہادری کی
اور شہسواری اسطرح عام تہی جیسے عہد ظلمت مین ممالک یورپ مین
کہ وہان ایسے لوگ نائیٹ کہلاتے تھے۔

* قریش کے معنے لغت مین کسب کردن اور گرد آوردن کے ہین اور قریش مصغر ایک قبیلہ کا نام ہے جسکے مورث
ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ اور بعض کہتے ہین کہ قریش سمندر مین ایک مچھلی کا نام ہے
جو کہ دوسری مچھلیون کو کہاتی ہے اور اسکو کوئی نہین کہاتی۔ اسیواسطے قریش صیغہ تصغیر سے پکارے
گئے ہین کہ باوجود غلبہ اور سطوت کے مصغر ہوتے ہین یعنے کیسکو تکلیف اور آزار نہین پہونچاتے۔

شجاعون کی شجاعت پائی اور تولی جاتی تہی کوئی بہادر سو سوار کے برابر گنا جاتا تہا کوئی پانسو کے کوئی ہزار کے چنانچہ عرب ہزار سوار کے برابر تہا عرب کے لوگ اسی سبب سے اپنے گہوڑون کو بہت عزیز رکہتے تہے اور وہ حقیقت مین بہی عزیز رکہنے کے قابل ہوتے تہے

غرض اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کی قومون نے تسخیر کے ارادے کئے مگر ویرانی ملک اور وحشت کے سبب سے نہ قایم رہ سکے نہ قیام مین کچہہ فایدہ دیکہا - قبایل عرب مین خود بہی ذرا ذرا سی باتون پر ہمیشہ خونریزیان رہتی ہین ایک اونٹ کے کہیت مین چر جانے پر - ایک تالاب سے پانی پلانے پر قبیلے کے قبیلے کٹ جاتے تہے - چنانچہ ان خونریزیون کو اگر شمار کرین تو ... اجنگ ہوتے ہین اور حماسہ کے اشعار کا مجموعہ اب تک انکی یادگار باقی ہے

۳۲۵ برس پہلے حضرت عیسے سے سکندر ذوالقرنین نے نیارکس اپنے امیر بحر سپہ سالار کو بہیجا تہا کہ عرب کی زمین کو تسخیر کی نگاہ سے دیکہے اور وہانکا حال معلوم کرے مگر سکندر کو اجل نے مہلت نہ دی اور یہہ آرزو دل کی دل ہی مین لیگیا - پہر اوسکے سپہ سالار جو مصر مین تہے اونکی اولاد اور مصر اور روم وغیرہ کے بعض بادشاہ ہاتہہ ڈالتے رہے مگر جنگل بیابان اور ویران کوہستانون سے کچہہ ہاتہہ مین آتا نہ معلوم ہوا اسلئے پانو آگے نہ بڑہایا -

۱۲۰ء مین یہہ ملک اس حالت کو پہونچا کہ اُن ہی مین سے حمیر کے قبیلے کا

اوسوقت بہی خانہ بدوش صحرائی مختلف فرقون اور متفرق قبیلونمین منقسم
تہے۔ بعض فرقے بالکل دہریے تہی کہ خدا کی ضرورت ہی نہ سمجہتے تہے
بعض قبیلے بت پرست تہے۔ ہر فرقہ کا بت اپنے اپنے مقام پر قایم تہا
مثلاً ھُبَل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور نائلہ صفا اور
مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا طائف مین اور عزّی قریش کا اور
مناة اوس اور خزرج کے قبیلہ مین تہا۔ بعض فرشتون کے اور
جنات کے معتقد تہی۔ بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے
تہی اکثر یہودی اور نصرانی بہی تہے۔ علم اوسوقت ادن لوگون مین فقط یہ تہا
کہ اپنے نسب اور خاندانون کی تاریخ جانتے تہی۔ خوابونکی تعبیر جانورون
کی آواز اور پرواز کے شگون اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے
بڑے بڑے سن رسیدہ بڈہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے مونہہ موڑ کر جنگلون
اور پہاڑون کی غارون مین یا عبادت گاہون مین بیٹہے غیب دانی اور
پیشین گوئی کے دعوے باندہتے تہی اور کاھن یا راھب کہلاتے تہے
رسمین انکی اس زمانہ مین بہی قریب اسلام کی تہین مثلاً ماؤن
اور اسیطرح بیٹیو کے ساتہ نکاح جایز تہا۔ دو سگی بہنون کو بہی ایک شخص

* جسطرح ڈلفی اہل یونان کا مقدس مقام تہا اسیطرح کل قوم عرب کا کعبہ تہا
اگرچہ مختلف جگہ فرقہ فرقہ کے دیوتا تہے مگر امور غیب دانی مین ڈلفی سب کا
بالاتفاق متبرک مقام تہا

ہ انہین صابئیہ کہتے تہی کیونکہ عبرانی مین صابئیہ کے معنی ستارہ کے ہین

نے شکست کہائی مگر پورا بندوبست اُنکے دفع کا اہل فارس کی مدد سے عمل میں
آیا۔

شروع اسلام اور اُس سے سو برس پہلے ان لوگوں مین ایک فخر اور بھی نہایت بعنی
فصاحت اور بلاغت چنانچہ اسمین انہون نے ایسا اقتدار بہم پہونچایا تہا
کہ ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو فقط اپنی قدرت کلام سے جس ارادہ
چاہتا روک لیتا اور جدہر چاہتا تھا جہونک دیتا تہا۔ یہہ کمال اس مرتبہ پر پہونچا
کہ فصاحت قرآن کے لئے معجزہ ٹہیری۔ کلام کا اثر یہانتک بڑہا کہ کہا گیا
اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا یہہ جوہر انکا ذاتی تہا کہ اشراف خاندانوں کے
بچے فصاحت زبان طوطی اور بلبل ہزار داستان کی طرح اپنے ساتہہ لیکر پیدا ہوتے
تھے جب معرکہ جنگ مین رجز خوانی سے شجاعت کے جوش و خروش پہ آجاتے تو
مخالفوں کے جی چہوٹ جاتے۔ جب اپنے کشتوں کی لاش پہ نوحہ کرتے
تو سننے والوں کے آنسو نکل پڑتے۔ گل و بلبل سے عبارت آرائی تو جانتے نہ تھے
جنگل کے صحرائی اور پہاڑوں کے شکاری تھے مگر زبانین خدا نے وہ زور دیا تھا
کہ جب اپنے ارادہ پہ کمر باندہ کر قبیلے مین کہڑے ہو جاتے ہزاروں کے دل ادہر
سے ادہر کر دیتے۔ باوجود اسکے تکلف اور آورد بالکل نہ تہی جو کچھہ تہا اصل بیان
اور ان زبان تہی ایسے حسب تہا کما الخطیب کہلاتے تھے اور یہہ خطاب نہایت

سال اس پر ہوئے تہام ایجاد کا سنہ قرار پایا کہ پہلے سنہ عیسوی یا ہجری کی جگہ عرب مین یہی لکہا
جاتا تہا۔ بعض روایتوں مین ہے کہ محمد مصطفےٰ اسی حملے کی رات کو پیدا ہوئے۔ انہین کل ۱۳ ہاتی
تھے اور ایک سفید ہاتہی تہا کہ فتح نصیبی کے سبب سے اسکا نام محمود تہا

باوقار اور محترم شمار ہوتا تہا چنانچہ یہی سبب ہے کہ جن مطالب خاص پر لوگوں کو فہمایش اور نصیحت ہوتی تہی اسے بہی خطبہ کہتے ہین اور جبتک دولت اور دین شامل رہا تبتک خطیب وہی شخص ہوا جو ہر طرح سے ادا مطلب پر زبان عرب مین قادر کامل تہا اور جس خلیفہ مین یہہ صفت تہی اوسکے لیے آجتک کتابون مین لکہا چلا آتا ہے۔ اسکی علاوہ کمال زبان کا عالی خاندانی کی دلیل تہا اور جس قبیلہ مین کوئی ایسا شخص ہوتا تہا اسکے نام سے قبیلہ نامی گرامی ہو جاتا تہا۔

جبل عرفات کے پیچہے مکہ کے پاس نخلہ اور طایف کے درمیان مین ایک بازار لگتا تہا جسکو عکاظ اسلیے کہتے تہے کہ وہان شاعر لوگ تعاکظ یعنے تفاخر کے شعر پڑہا کرتے تہے۔ صدہا کوس کے لوگ خرید و فروخت کی چیزین لاکر ہزار درجے مین دین کرتے تہے۔ مگر حق پوچہو تو اصل فایدہ اسمین یہی تہا کہ ایک قبیلہ بلکہ ایک گہر کے ادنے برائی یا بہلائی اس مجمع مین کہل کر فوراً تمام عربستان مین پہیل جاتی تہی ہر ایک بات کے ڈہنگ بے تکلف اور سیدہے سادے تہے مگر نہایت پر تاثیر۔ چنانچہ جسطرح یونان مین کسی زمانہ مین کشتی گیر اور شہسوار دنگل مین اسپ تازیان اور زور آزمایان کرتے تہے اسطرح یہان شعرا طبع آزمایان کرتے تہے تمام عرب کے

+ مقام ڈلفی جسکا اشارہ صفحہ (۱۶) مین ہوا ایک میلہ لگتا تہا وہان گہڑدوڑ اور کشتی اور نے نوازی کے ہنر دکہاتے تہے اور جو شخص جیتے اوسکے سر پر ایک ہیہ نو کی لڑی باندہتی تہی۔ اس لڑی مین لارل درخت کے پتے بہی ہوتے تہے کیونکہ کہا جاتا ہے ہو تو جو شعر کا دیوتا ہے اوسکو یہہ درخت بہت پسند ہے

بدوی اور ملک ملک کے مسافر جو آئے ہوئے تھے بڑے ذوق
وشوق سے جمع ہوکر ایک میدان مین باُسلوب بیٹھ جاتے تھے - ان مین سے
ایک شخص کہ اپنا نام یا کام یا مقام کچھ نہ بنا تا تھا دفعۃً سر وقد اوٹھ کھڑا ہوتا
تہا اور حفظ اپنے اشعار پڑھنے شروع کر دیتا تہا - بنیاد ان اشعار کی - بہادری -
جوش خروش - خونریزی - یا فخر خاندانی - رفاقت دوستان - سخاوت - مہمان نوازی
نیکنامی دوامی - فرحت مقام - دریاؤن کی روانی - جنگلون کی ویرانی -
کوہستان وحشت ناک - خوشنما جزیرے اور سرسبز جنگل اور ٹیلے - حیوانات
کی وحشت - اپنے گہوڑے یا اونٹ کی تعریف یا عشق - یا دل کی اوداسی
طبیعت کی پریشانی وغیرہ - غرض اس قسم کے مضامین پہ لوگ اشعار پڑھتے
تہے اور فقط کلام کا اثر ان انجان لوگونسے اپنے مصنف کو ایسے بے لاگ
صلے تحسین یا نفرین کے دلواتا تہا کہ تمام میلے مین ایک دہوم مچ جاتی تہی -
دلکشی مین پہولون کی لڑی سے عزت ملتی تہی یہان جو قصاید خلعت
قبول پاتے تہے - وہ ہرن - بکری اونٹون کی جہلیون پہر - ابریشمی
کپڑون پر سنہری حرفون مین نقش ونگار ہوکر کعبہ کی دیوارون پر
اویزان ہوتے تہے اور مذہّبہ یا معلّقہ[+] کہلاتے تہے - یہہ صاحب
قصیدہ کے لئے بڑا فخر ہوتا تہا اور اسکے قبیلون سے مبارکباد کے خط آتے تہے
حق پوچھو تو وہ بازار عام رائے لینے کے لئے ایک جمہوری کونسل کا جلسہ تہا -
غرض کعبہ کی برکت یا اس شاعری کے بہانہ سے اوس صحرا وحشیانہ
مین اُس معاملہ اتفاقی نے عجب عجب کام کئے - ہمت اور شجاعت

+ چنانچہ اسی لحاظ سے سات قصیدون مشہورہ کا نام سبعہ معلقہ رکہا گیا ہے اور انکے
نام یہہ ہین (۱) امرء القیس بن حجر (۲) طرفہ بن عبد (۳) زہیر بن ابی سلمی (۴) لبید بن ربیعہ (۵) عمرو بن [illegible]
(۶) عنترہ (۷) حارث بن حلزہ ۱۲

ہوتی تھین اور جب اپنا سا حال دشمن کا کر لیا تب وہ آن ٹوٹی

عجب تر یہہ ہے کہ ان مقاتلون اور مجادلونکے بعد آپسمین فیاضی اور دریادلی کے بہی مباحثے ہوتے تہے اور اوسکو **مُنافرہ** یعنی خاندانی عزت کا مباحثہ کہتے تہے **ایک دفعہ** علقمہ بن علاثہ اور عامر بن طفیل مین جو دونون عامری تہے جھگڑا ہوا تہا کہ کون شخص قبیلہ کا امیر ہو چنانچہ آخرکار ہرم بن قطبہ کو دونونے حکم مقرر کیا اُسنے اول طرفین سے عہد قبولیت کا لیا اور پھر کہا کہ برس دن کے بعد دونون کا حال دیکھکر حکم لگاؤنگا - اس عرصہ مین طرفین سے خوب خوب ضیافتین اور ہمتین دکہائی گئین جب برس دن گزرا تو اُسنے کہا کہ حقیقت مین تم دونون امارت کے قابل ہو - چنانچہ دونون ایک ہی قبیلکے امیر ہوئے اور آپسمین اسطرح صلح صفائی رہی کہ کبہی بگاڑ نہوا - اسطرح کے مقدمے بڑی بڑی عظمت اور شان وشوکت سے طے ہوتے تہے عہد ظلمت یعنی عہد وسطی مین ممالک یورپ مین بھی اسطرح کے مقدمے اکثر ہوا کرتے تہے - اسکے علاوہ ملک عرب مین سخاوت فی نفسہ ایک صفت قابل اعتبار اور اعزاز تہا - چنانچہ حاتم طائی جسے ہندوستان مین بہی جاہل سے لیکر عالم تک سب جانتے ہین - قبیلہ بنی طے کا ایک سردار تہا اور اسی کیا موقوف ہے [illegible] امیر اوسی شغلکو کرتے تہے جسکی شہرت اوس قسم کی اولی العزمی سے ہوتی تہی اور شہرت وہی پاتا تہا جو سخی اور مہمان نواز ہوتا تہا - یہہ [illegible] فصیح شاعر تہا دیوان اسکا عرب وفارس مین مشہور ہے

القصہ شاعری عرب کی تین طبقون مین منقسم ہے

پہلا طبقہ مہلہل بن ربیعہ - امرءالقیس - عنترہ - ابن کلثوم

+ نام اسکا عدی اور ربیعہ تغلبی کا بیٹا تہا یہہ بیٹے بہائی کلیب ابن ربیعہ کے خون لے [illegible] عرب سے [illegible] مین ۴۰ برس سال کے عرصہ تک لڑتا رہا

فقط ۹ - اشعار آجتک بہی موجود ہین جاننے والے جانتے ہین کہ عربی کی نظم کی زبان کا رستہ نثر کی زبان سے بالکل جدا ہے - یہہ امتیاز مُہلہل نے پیدا کیا چنانچہ شعراے جاہلیت کے اشعار سے یہ وثیقہ کہلتی ہین شعرای مَذہبَہ اور اکثر اسوقت کے شاعر معزز اور ذی اعتبار لوگ تہے چنانچہ شنفری ازدی مشرک سموئل یہودی تہا - امرءالقیس کہ اوسکو مَلِکُ الضّلیل بہی کہتے تہے سنہ ۵۹۵ء کے پس و پیش مین دو شاعر فصیح تہے کہ دونون کا نام مُرقش تہا نابغہ ذبیانی کہ مشرک تہا سنہ ۶۱۵ء مین درید ابن صمہ جشمی سنہ ۶۳۰ء مین - حاتم سنہ ۶۲۰ء مین عقبہ سے پس و پیش مین تہے - نجد کے خودسر قبیلون مین جو آئے دن لڑائیان ہوتی تہین یہہ لوگ ان معرکون مین جان بازیون کے ساتہہ ایسی شعرخوانیان کرگئے کہ گویا اُس عہد کی آزادی اور خودسری کی تصویران پرانی ویرانون کے نقشے آج تک کہیچے ہوئے ہین -

عنترہ کے باب مین اتنا اور بہی لکہنا ضرور ہے کہ اسلام سے پہلے عرب کی زبان کا ستنی ہو تو اوسکے اشعار کو پڑہ لو - اور اوس ملک کی صورت اور چال ڈہال دیکہنی ہو تو اوسکے کلام کو دیکہو کہ وہی حالت برستی ہے - چمڑے کے خیمے اور نجد کے پاؤن کے نیچے ریتی کے فرش پہ سیکڑون بدوون کو لیکر بیٹہ جاتا تہا - اور جس عالم مین جا پڑتا تہا سما باندہ دیتا تہا عنترہ نے جو ابیات فنا تہ لکہا اسنے نہایت شہرت پائی

+ - ان شاعرون کے مختصر حالات تکملہ نمبر ۱ مین مندرج ہین -
+ - یہہ عاد بن حبا کا بیٹا اور دزہ مین ضرب المثل تہا -

پہلا مرقش اکبر عمرو بن سعد تہا - دوسرا مرقش اصغر ربیعہ ابن حرملا تہا -
+ - اسکا نام زیاد ابن معاویہ تہا سنہ ابن شداد جیسے علام اور شجاع تہا -

کے عہد مین جمعی نے اسی جمع کیا اور ماموں کے عہد مین یوسف بن اسمعیل
نے اوسکی تکمیل کی۔ کسی شخص نے ایک حبشن عورت گہر مین ڈال
لی تہی۔ اس سے عنترہ پیدا ہوا۔ باپ تو اس سے بکریان ہی چروا تا تہا مگر
اپنی زبان کی فصاحت اور ہاتہ پانو کی قوت اور دل کی شجاعت سے
اسنے وہ بات بنی عبس مین حاصل کی کہ عبلہ+ ایک خاندان نامی کی عورت
سے شادی ہوئی اور خود صاحب خاندان ہو گیا۔ اسکی کلام کو پڑہ کر معلوم
ہوتا ہے کہ زبان عرب ہر رنگ کے مطالب کو جون کا تون ادا کر دیتی
ہے۔ اور ہر قسم کے مطالب کے لئے الفاظ موجود ہین۔ جسطرح کہ
الف لیلہ کے دیکہنے سے اوسوقت کے امرا کی نفاست اہل شہر کی
نزاکت گہرون کی سجاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ اسیطرح عنترہ کا کلام بدو
خانہ بدوشون کے گہرون کے کینڈے۔ چال ڈہال کے ڈہنگ۔ مار دہاڑ
کے ہتکہنڈے آئینہ کی طرح دکہاتا ہے۔

غرض ان بے قید او بے باک قبیلو نمین جو معرکے اور کشت وخون ہوے
مثلاً ۵۰۲ء میں بادشاہ یمن کی حملہ آور فوج کو توڑا۔ قبیلہ کندہ کی شاہزادیاں
کی فتحین۔ ساٹون کی فتحیابیان ربیعہ اور کلیب کی ... سے میدان داری
۴۹۲ء مین پہر حرب بسوس جسکی حقیقت یہ ہے کہ بسوس بنت
منقذ جساس بن مرہ کی خالہ یا اوسکی خالہ کی کوئی ہمسائی تہی اوسکے گہر
مین سعد جرمی ایک شخص مہمان اوترا اوسکی اونٹنی سراب نامی کلیب
وائل کی رکہہ مین چلیگئی اور وہان جا کر چرنے لگی دوسرے دن جو کلیب نے

+ اسکی کنیت ام الہیثم تہی اور مخرم بیٹنے مالک کی بیٹی تہی۔

اوسکو دیکہا تو اوسکی چراگاہ مین (یعنے شیروان مین) تیر مارا چنانچہ خون اور دودہ کی دو دہارین اوس سے جاری ہوئین اور وہ اونٹنی بسوس کے گہر کی طرف بھاگی آئی بسوس نے شور مچایا جساس بن مرہ نے اوسکو چپکا کیا اور تسلی دی دوسرے یا تیسرے دن جساس بن مرہ نے کلیب کو نیزہ سے قتل کیا اسپر لڑائی بکر و تغلب مین قایم ہوئی جو کہ عرصہ تک قایم رہی چنانچہ ۴۹۴ء سے ۵۳۴ء یعنے ۴۰ برس تک جاری رہی اور ستر ہزار آدمی مارا گیا۔ اسیطرح ۵۶۸ء مین داحس نام ایک گہوڑے کی گہڑ دوڑ مین جبکہ گہوڑا آگے بڑہا چاہتا تہا ایک شخص نے بڑہ کر اوسی بدکا دیا اسی بات پر لڑائی ہوگئی۔ قبیلے کے قبیلے کٹ گئے۔ ہزارون آدمیون کے کہیت پڑے ۶۰۸ء تک برابر ۴۰ برس لڑائی جاری رہی اور قبیلے در قبیلے پہیلتے گئے یہانتک کہ ۶۳۱ء مین جب انمین سے بعض قبیلے اسلام لائے تو حرب داحس ختم ہوئی +

یہہ پرانے پرانے شعر گویا اُن جنگل صحراؤن کے نقشے اور اون صحرانشینون جنگلیون کے بلکہ اُنکے کاروبار کے پتلے کہڑے ہین۔ جو کہ آجتک اُسوقت کی آزادی اور بے قیدی کا آئینہ دکہا رہے ہین۔ اِن حالتون مین انکی قومی استقلال کو دیکہنا چاہیئے کہ اگر ایک قبیلہ کا قبیلہ کٹ گیا اور فقط چند عورتین باقی رہگئین تو اونہون نے کسی بات کا عہد کر لیا۔ مثلاً کنگہی کرنی یا سر یا بہوون پہ وسمہ لگانا چہوڑ دیا۔ قبیلے قبیلے مین پہیرین لوگونکو جمع کرکے

+ اسی قسم کے واقعات کے سبب سے اِس زمانہ کو ایام الجاہلیہ کہتے ہین۔
++ یہہ گہوڑا زہیر عبسی کی بیٹی قیس کا تہا اور یہہ لڑائی بابین عبس و ذبیان کے واقع ہوئی تہی

ہوئین اور جب اپنا سا حال دشمن کا کر لیا تب وہ آن ٹوٹی

عجب تر یہہ ہے کہ ان مقاتلون اور مجادلون کے بعد آپسمین فیاضی اور دریادلی کے بہی مباحثے ہوتے تہے اور اوسکو **مُنَافَرَہ** یعنی خاندانی عزت کا مباحثہ کہتے تہے **ایک دفعہ** علقمہ بن علاثہ اور عامر بن طفیل مین جو دونون عامری تہے جھگڑا ہوا تہا کہ کون شخص قبیلہ کا امیر ہو چنانچہ آخر کار ہرم بن قطبہ کو دونون نے حکم مقرر کیا اُسنے اول طرفین سے عہد قبولیت کا لیا اور پھر کہا کہ برس دن کے بعد دونون کا حال دیکھکر حکم لگاؤنگا۔ اِس عرصہ مین طرفین سے خوب خوب فیاضیان اور ہمتین دکہائی گئین جب برس دن گزرا تو اُسنے کہا کہ حقیقت مین تم دونون اِمَارَت کے قابل ہو۔ چنانچہ دونون ایک ہی قبیلہ کے امیر ہوئے اور آپسمین اِسطرح صلح صفائی رہی کہ کبہی بگاڑ نہوا۔ اِسطرح کے مقدمے بڑی بڑی عظمت اور شان و شوکت سے طے ہوتے تہے عَهدِ ظُلمت یعنی عہد وسطی مین حالانکہ یورپ مین بہی اسطرح کے مقدمے اکثر ہوا کرتے تہے۔ اِسکے علاوہ ملک عرب مین سَخَاوَت فی نفسہ ایک صفت قابل اعتبار اور اعزاز تہا چنانچہ حاتم طائی جسے ہندوستان مین بہی جاہل سے لیکر عالم تک سب جانتے ہین۔ قبیلہ بنی طے کا ایک امیر تہا اور اسپر کیا موقوف ہے سارے امیر اوسی شغل کو کرتے تہے جسکی شہرت اوس قسم کی امیرانہ سخاوت ہوتی تہی اور شہرت وہی پاتا تہا جو سخی اور مہمان نواز ہوتا تہا۔ یہہ ... فصیح شاعر تہا دیوان اسکا عرب و فارس مین مشہور ہے

القصہ شاعری عرب کی تین طبقون مین منقسم ہے

پہلا طبقہ مُہَلہَل بن رَبِیعَہ - اِمرءُ القَیس - عَنتَرَہ - ابن کُلثُوم

ذہیر - علقمہ بن عبدہ - طرفہ بن العبد وغیرہ

دوسرا طبقہ عہد اسلام کا - اول تو شاعری مذہب کے بموجب منع ہو گئی
تو بھی شاعرون کی زبان کب بند ہوتی تھی - حمد نعت مختلف قسم کی اشعار ہوتے
رہے - مگر وہ آزادی کلامون کی جاتی رہی اور طبیعتین رک گئین چنانچہ حسان بن
ثابت - عمر بن ربیعہ - جریر - فرزدق - نصیب - غیلان* کہ ابتدا مین انکی
کلام کی طرز ایک خاص طور پر تھی جب وہ ربدلا تو وقت کے انقلاب نے انکی طرز کلام کو بھی بدلا
تیسرے طبقہ مین کچھہ امویہ اور پھر عباسیہ کا عہد آگیا - اسکے عالیشان
دربارون کی قدردانیون سے شاعرون کی دل بڑھ گئی دوسرے طبقہ کا خاتمہ اور تیسرے
کی ابتدا ذو الرمہ سے سمجھنی چاہیئے کثیر - جریر - ابی نواس - بحتری - ابو تمام وغیرہ شعراے فصیح
وبلیغ ہوئے - مگر اصل زبان کا لطف جب ہی تک تھا کہ اپنے وطن کے جنگلون
اور پہاڑون کی تشبیہین اپنے اونٹون اور بکریون کے مضامین باندہ
کر دلی اور اصلی مطلب ظاہر کرتے تھے - پھر کلام مین تکلف
اور آورد اور مضامین مین عشق کی بھار آگئی - اصلیت مطالب کے حسن
کو اشعارون کی رنگینی اور الفاظ کی خوشنمائی پر قربان کر دیا - توشیح اور
ترصیع وغیرہ فضول صنعتین اسکے ساتھہ لگائین - خلفا اور سلاطین اور امرا کی تعریفون
مین کہ اکثر انہین سے ترک تھی وسوم دہام کے قصیدے کہکر انکی دلخوش کرتے تھے اور
انعام لیتے تھے - دو سو برس تک یہی دربار اور جلسے تھے آخر مبالغون کے
بوجہہ نے اصلی زبان کو دبا کر ایسا ضعیف کیا کہ اگر آج اونکی طرز مین کسی

* غیلان دو شاعرونکا نام ہے ایک غیلان بن سلمے الثقفی طایف کا رہنے والا تقریبا سنہ [illegible] ہجری
مین فوت ہوا - اور دوسرا غیلان بن عقبہ جسکا لقب ذو الرمہ ہے سنہ [illegible] مین راہی ملک بقا
ہوا - جو دوسرے طبقہ مین درج ہے وہ پہلا ہے اور جو اخیر مین ہے وہ ثانی ہے

واقعی معاملہ کو بیان کرنا چاہین تو بات کی اصلیت کا ادا ہونا ممکن نہین
فایدہ ہر شی کا عام خلق اللہ کی راے اور ضروریات کے بموجب ترقی کرنا
اُسمین قدرتی حسن اور طبعی خوبی پیدا کرتا ہے۔ جب اوسی خاص اشخاص کی
منظورنظر کرنا چاہو تو اسمین شک نہین کہ خاص خاص قیدین اُسمین ضرور لگجاتی
ہین خصوصاً بادشاہون کی پسند کہ اسمین تکلفات اور ظاہری آرایش لازم
پڑی ہوئی ہے۔ لوگ انعامون کے لالچ سے فقط انکی نگاہ کو دیکھتے رہتے ہین
اور پھر رفتہ رفتہ دربار کا رواج پہیلکر سب اُسیکو پسند کرنے لگتے ہین مگر قدرتی
حسن اور اصلی خوبی اسکی برباد ہوجاتی ہے۔ گلاب کے پہول کی لطافت اور رنگت
اور خوشنمائی محتاج بیان نہین مگر جو کچھ قدرتی ہے۔ اگر کوئی مصور اپنی
دستکاری صرف کرے تو نقش و نگار ضرور ہونگے مگر اس سادگی کے حسن
مین جو عالم ہے وہ اُسمین نہوگا۔ بلکہ اصلی خوبی بھی خاک مین ملجائیگی

عربستان کی تاریخ بہ ترتیب سنین عیسوی و ہجری

سنہ ۱۵۷ — محمد مصطفیٰ قریش کے قبیلے سے مکہ+ مین پیدا ہوئے اور
سنہ ۵۹۴ مین ۲۵ برس کے سن مین بی بی خدیجہ سے شادی کی
چالیس برس کی عمر مین پیغمبری کا دعوی کیا۔ پہلے جن لوگون نی اسلام
سنہ ۶۰۹ — قبول کیا انمین سے (اول) خدیجہ انکی بی بی (دوسرے) انکے چچیرے بہائی علی
۱۳ قبل ہجرت — (تیسرے) انکے اصحاب مین سے حضرت ابوبکر اور انکا غلام زید تہا۔ ابوبکر

+ مکہ کو عہد قدیم مین بسّاس کہتے تھے۔

روضہ منورہ محمد مصطفیٰ

شہر مدینہ
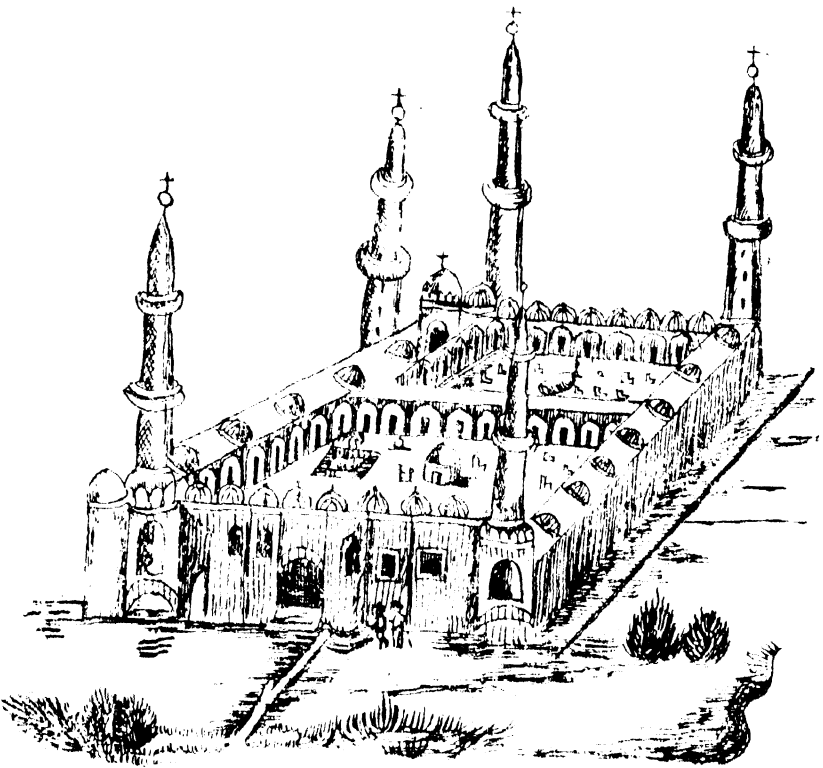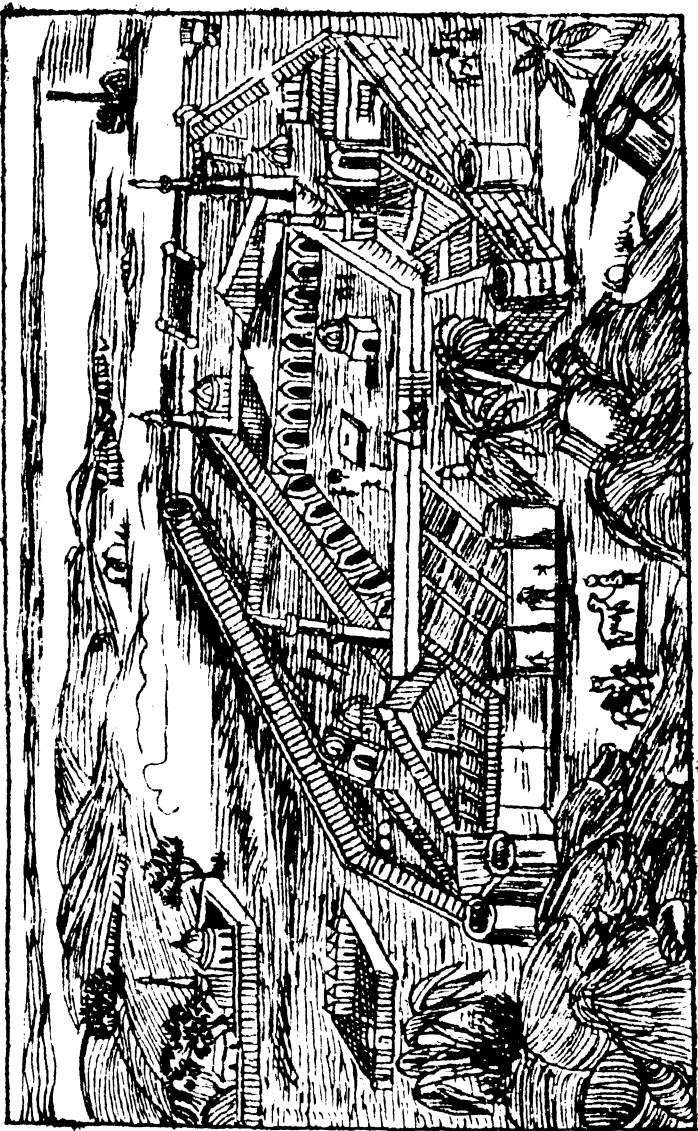
انکی بی بی عائشہ کے باپ بھی تھے۔ بعد انکے وہ شریف خاندانی مکہ کے
اور بھی اسلام لا کر اونکے ساتھہ شامل ہوئے تین برس تک پوشیدہ ہدایت
کرتے رہے۔ مگر سنہ ۶۱۱ء مین ایک ضیافت عامہ مین اظہار پیغمبری
کیا اور آیات قرآنی شروع ہوئین۔ قریش کے لوگون نے انکی قتل کی تجویز
کی اسواسطے ۱۵ جولائی سنہ ۶۲۲ء جمعہ کے دن مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ*
کو چلے گئے۔ اسیدن سے تاریخ اسلامی یعنے سنہ ہجری شروع ہوتا
ہے۔ کیونکہ مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ مین آئے سنہ ۶۲۳ء ۲ھ مین قریش
سے جہاد شروع کیا۔ چنانچہ پہلے ہی بدر کی گھاٹی مین ایک گروہ پر حملہ
کیا اور فتحیاب ہوئے۔ اسپر قریش کے لوگون نے صلح کر لی اور اہل اسلام
کو مکہ مین جانیکی اور کعبہ مین حج وغیرہ عبادات کی اجازت ہوگئی
یہہ جانفشانی اونکی دیکھکر سب لوگو نکے دلومین انکی طرف جوشش التفات
پیدا ہوا۔ اگرچہ بہت سے جنگ کئے جنہین خود بھی شامل ہوئے اور لشکر
بھی بھیجے۔ مگر مشہورینمین سے خاص خاص لڑائیان ہین چنانچہ سنہ ۶۲۵ء ۳ھ
مین جنگ احد کی لڑائی فتح ہو کر شکست کی صورت ہوگئی اور اسمین انکے
چچا حمزہ شہید ہوئے

سنہ ۶۲۷ء ۵ھ جنگ خندق فتح ہوئی اور عمرو بن عبدود** جو
اہل عرب ہزار بہادرون کے برابر گنتے تھے انکے بھائی علی کے ہاتھہ سے مارا گیا

سنہ ۶۱۱ — سنہ ۶۲۲ — سنہ ۱ — سنہ ۶۲۵ — سنہ ۳ — سنہ ۵

---

* پہلے اس شہر کا نام یثرب تھا عربی مین مدینہ شہر کو کہتے ہین۔ اونکے وہان آنے سے مدینۃ النبی اوسکا خطاب ہوا اور پھر مدینہ مشہور ہو گیا۔

** عمرو بن عبدود قریشی تھا اور ود ایک بت کا نام تھا جسکے صورت آدمی جیسی تھی

سنہ ۶۲۸ع سنہ ۶ھ مین بنی مصطلق کی لڑائی فتح ہوئی

سنہ ۶۲۹ع سنہ ۷ھ مین خیبر کی لڑائی فتح ہوئی۔ اور مرحب یہودی جو بڑا بہادر اہل عرب مین مشہور تھا اسے حضرت علی نے مارا۔

سنہ ۶۳۰ع سنہ ۸ھ مین بمقام موتہ روم کی فوج کے ساتھہ لڑائی مین انکے بھائی جعفر ابن ابی طالب شہید ہوئے۔ اسی سنہ مین حاتم طائی جسکی سخاوت عالم مین مشہور ہے بقضاے الٰہی مرگیا۔

سنہ ۶۳۰ع سنہ ۸ھ ہی مین مکہ کو محاصرہ کرکے فتح کیا اور کعبہ مین جو بت رکھے ہوئے تھے اونہین برباد کردیا۔

سنہ ۶۳۱ع سنہ ۹ھ مین خبر پائی کہ شاہ روم نے مدینہ پر فوج کشی کی ہے اسلئے اودہر سے بہت سا سامان کرکے اور لشکر آراستہ کرکے چلے مگر منزل تبوک مین معلوم ہوا کہ یہہ خبر غلط ہے اسلئے واپس آئے۔ اور اس غزوہ یعنے فوج کشی کا نام غزوہ تبوک مشہور ہوا۔

سنہ ۶۳۱ع سنہ ۱۰ھ مین تمام عربستان مغلوب ہوا اور بہت لوگ انپر ایمان لائے اور یمن فتح ہوا۔

سنہ ۶۳۲ع سنہ ۱۱ھ مین ۶۳ برس کی عمر مین بقضاے الٰہی فوت ہوئے

سنہ ۶۳۲ع سنہ ۱۱ھ سے سنہ ۶۶۱ع سنہ ۴۰ھ تک چار خلیفہ جو کہ انکے اصحاب اور اُسکے مذہب کے مؤید اور مروج تھے حکمران رہے اور دارالخلافہ انکا مدینہ تھا ۔

چار خلفا کی خلافت کا بیان

جو کہ جماعت موجودہ کے اجماع اور کثرت رای صحابہ سے خلیفہ ہوئے

حضرت ابو بکر۔ محمد صلعم کے خسر تہے قبیلہ انکا بنی تیم بن مرہ تہا سنہ ۱۱ھ ۶۳۲ع مین خلیفہ ہوئے۔ قرآن کی آیتین چمڑون پہر اور پتون پہ متفرق لکہی ہوئی تہین یا لوگون کو حفظ تہین سب ایک جگہ جمع کرکے لکہی گئین۔ حضرت عمر کے عہد مین اسکی اور تکمیل ہوئی۔ پہر حضرت عثمان کیوقت مین کامل ترتیب و تکمیل ہوئی اور اسی کے بموجب ابتک تمام عالم مین رایج ہے

سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ نے انکے پہلے سنہ خلافت مین پیغمبری کا دعوی کیا۔ اور بنی تمیم اور تغلب اسکی ننہیال کے قبیلہ کے لوگ اسکے تابع ہوگئے۔ ان ہی دنون مین مسیلمہ کذاب نے بہی دعوے نبوت کا کیا اور ان دونومین اسطرحکا ارتباط ہوا کہ لوگ انسے بد اعتقاد ہوگئے حضرت ابو بکر نے مسیلمہ پر فوج کشی کی اور مسیلمہ مارا گیا +

یہہ خلیفہ بہت رحم دل تہے۔ انکے عہد مین فارس پر فوج کشی ہوئی اور شام پر بہی لشکر گیا سنہ ۱۳ھ ۶۳۴ع مین دنقوس سکے سر لشکر کو گرفتار کیا اول اول بیت المال پر داروغہ انہون نے مقرر کیا اور قرآن کو مصحف کیا۔ ۶۳ برس کی عمر مین ۲ برس کی خلافت سکے بعد سنہ ۱۳ھ ۶۳۴ع مین فوت ہوئے

+ انکا نام عبد اللہ تہا اور ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کے بیٹے تہے اور یہان سے انکی نسب آنحضرت سے ملجاتی ہے

حضرت عمر قبیلہ بنی عدی سے تہے - اور یہہ بھی پیغمبر صاحب کے خسر تہے سنہ ۱۳ھ ۶۳۴ء میں خلیفہ ہوئے ایام الجاہلیہ میں جب قریش کے قبیلوں میں کوئی جھگڑا ہوتا تو یہہ سفیر ہوکر جایا کرتے تھے اور اکثر مناظرہ کے جلسوں میں بھی یہی پیش ہوتے تہے - انکے عہد خلافت میں سنہ ۱۴ھ ۶۳۵ء میں ملک شام - بعلبک - حمص فتح ہوا - اور شاہ ہرقل نطاکیہ سے قسطنطنیہ یعنی دار الخلافہ روم کو بہاگ گیا

سنہ ۱۵ھ ۶۳۶ء میں بیت المقدس اور اُدہر کے اکثر اضلاع فتح ہوئے - اور وہاں ایک عالیشان مسجد بنائی - وہ اصلی مقام ہے جہاں حضرت سلیمان کی تعمیر تہی - اسلام نے فارس کا رخ کیا (اہل ایران نے اسوقت یزدجرد کو اپنا بادشاہ بنایا تہا) اکاسرہ کی سلطنت کو توڑ دیا - بڑے بڑے شہر ایران کے مثل حلب - انطاکیہ - تکریت وغیرہ فتح ہوئے مدائن کہ دار الخلافہ کسریٰ تہا اوسکا محاصرہ ہوا اور دوسرے حملہ میں فتح ہوا - مال بے تعداد لوٹ میں آیا اور نوادر کسریٰ برباد ہوا - اور کتبخانہ وہاں کا بھی آگ اور پانی کے حوالہ ہوا - بعض کا قول ہے کہ اسکندریہ میں بھی یہی حال ہوا تہا - اور چونکہ اوسوقت سب سے زیادہ پاس کا رستہ ایران اور ہندوستان کا ابلہ کیطرف سے تہا اسلئے دریای شط العرب کے کنارے سنہ ۱۶ھ ۶۳۷ء میں بصرہ آباد کیا کہ سندہ اور فارس کا رستہ اہل اسلام کے قبضہ میں رہے یہاں سے فارس - ہند اور روم کی سوداگری ابتک جاری ہے - سنہ ۱۷ھ ۶۳۸ء میں اہواز فتح ہوا شام - فارس - مصر کی مہمیں قریب فتح

سنہ ۶۳۴ - ۱۳

سنہ ۶۳۵ - ۱۴

سنہ ۶۳۶ - ۱۵

سنہ ۶۳۷ - ۱۶

سنہ ۶۳۸ - ۱۷

عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب ابن لوی یہانتک نسب آنحضرت سے متصل ہوتی ہے ۱۴

کے پہونچین۔

سنہ ۲۲ھ (۶۴۲ء) مین اذربیجان اور ہرات اور جرجان وغیرہ فتح ہوئے نہاوند پر سخت لڑائی ہوئی یزدجرد شکست کہاکر بلخ مین آیا اور پھر جیحون اوتر کر ترکستان کو بہاگ گیا۔ اس فتح کا اہل اسلام نے فتح الفتوح نام رکہا جس سے اون اضلاع مین بنیاد ریاست اسلام کی پختہ ہوگئی۔ ہندوستان کی جانب سے مکران کے کوہستان تک فوج اسلام پہونچی۔ اور دیبل پر آکر ایک لڑائی ہوئی۔ مگر لشکر اسلام واپس گیا۔ ابوموسی اشعری نے فارس سے یہی صلاح دار الخلافہ کو لکہی کہ ہند کا قصد نکرنا چاہیے۔ بہت سے ہاتہی بہی لوٹ مین آئے تہے۔ حکم آیا کہ جانور یہہ اس ملک مین کار آمد نہین اوس ملک کے لوگ اگر لیوین تو اونکے ہاتہہ بیچڈالو اور روپیہ اوسکا فوج کو تقسیم کردو۔ ان خلیفہ کے اوضاع واطوار بہت ہی سادے تہے اور بہت بہادر اور عابد زاہد تہے۔ پہلے ان ہی نے امیر المومنین کا خطاب اختیار کیا سنہ ۱۷ھ (۶۳۸ء) مین حضرت علی کی صلاح سے سنہ ہجری جاری کیا اور دیوان و دفتر قرار دیا۔ اور ریاست و تنبیہ کے واسطے نازیانہ مقرر کیا۔ رات کے لئے چوکیدار اور عسس مقرر کئے اول انہون نے مصر سے بحر ایلہ کی راہ رسد بہیجی۔ اور گہوڑون پر بہی زکوۃ مقرر کی۔ اور شہر

آ مکران یہہ علاقہ شکارپور کی راہ سے فارس کے رستہ مین تاہر مکہ یا کرمان اور ہند سندہ کے درمیان ہے۔ اور اسمین ایک دریا بہی بہتا ہے۔ سندہ کا بادشاہ اوسوقت رتبیل کہلاتا تہا جیسے روم اور چین کا قیصر اور فغفور۔

* سعد بن وقاص سپہ سالار خلیفہ عمر کے اور یزدجرد شاہ فارس کے مابین مقام قادسیہ اور شاہ ندیبہ لڑائی ہوئی جسمین فارسی مغلوب ہے اور اسلام منتقل ہوگیا اس لڑائی مین فارسیونکا لشکر ڈیڑہ لاکہ سے زیادہ تہا ۱۲

مین قاضی بہیجے اور کوفہ - بصرہ - الجزیرہ - شام - مصر - موصل
کو شہر اعظم قرار دیا - رمضان کے مہینے مین مسجدون مین قندیلین جلائین
اور جن لوگون کے گہر بار نہ تہے اونکے لئے ذخیرہ بنائے کہ اُنمین آٹا - ستو
وغیرہ رکہا رہتا تہا - اور مکہ اور مدینہ کے رستہ مین اس قسم کے مقام
مقرر کئے - مسجد نبوی کو وسیع کیا - یہودیون کو حجاز اور شام سے نکال دیا
اور کعبہ مین مقام ابراہیم اسکی قدیمی جگہ پر مقرر کیا - عمر انکی ۵۵ برس
تہی کہ ۱۰ ½ برس کی خلافت کے بعد سنہ ۶۴۴ء ۲۳ھ مین شہید ہوئے (سنہ ۶۴۴ - ۲۳)

حضرت عثمان* سنہ ۶۴۴ء ۲۳ھ مین مسند خلافت پر بیٹہے بنی امیہ (سنہ ۶۴۴ - ۲۳)
کے خاندان مین سے تہے اور محمد مصطفی کے داماد تہے - بہت سا حصہ روم
کا - اور شمالی افریقہ کے بہت سے ملک اور جزیرہ قبرس اور اندلس وغیرہ
فتح ہوئے - فارس مین بہی بعض اضلاع خراسان - اصطخر - طبرستان
کرمان سجستان وغیرہ فتح کئے - انہون نے سنہ ۶۴۹ء مین قرآن کے (۶۴۹ - ۳۰)
نسخے جمع کرکے دوبارہ ترتیب کیا اور وہی آجتک جاری ہے - اسی سال
مین فارس سے آگے ٹربت اذکنج وغیرہ بالکل فتح ہوا اور یزدجرد بادشاہ
فارس مر گیا سنہ ۶۵۱ء ۳۱ھ مین نیشاپور - اصطخر - خراسان - ہرات
سجستان - قہستان - مرو - طالقان وغیرہ فتح ہوا
سنہ ۶۴۷ء ۲۶ھ مین انہون نے مسجد مکہ کے گرد پیش کی زمین خرید کر اوسے وسیع کیا - (سنہ ۶۴۷ - ۲۶)
سندھ و ہند پر فوج کشی کرنے کے لئے پہلے بلوسیف کے ابن جبلہ نام ایک شخص
کو بہیجا - مگر وہ خدا جانے کس رستہ آیا اور کن ملکون مین پہر کر اسنے ملک

* عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اسجگہ سے آنحضرت سے
ملتے ہین اور انکو بباعث نکاح کرنے دو بیٹیون آنحضرت کے ذوالنورین بہی کہتے ہین ۱۲

کی ویرانی سرزمین کی خرابی اور ناپیداواری اہل ملک کی بےوفائی اور غداری اس طرح بیان کی کہ فوج کشی کا ارادہ بالکل موقوف رہا مَرْوَانْ اِنکا وزیر تھا۔

سنہ ۶۵۶ء (۳۵ھ) مین لوگ اُنسے ناراض ہوئے اور انہین شہید کر دیا۔ یہہ خلیفہ صاحب علم تھے اور اپنے دوستونکے باب مین بہت فیاض تھے۔ اول پولیس کے طور پر سپاہی اُنہون ہی نے مقرر کیے۔ مگر ہر کام مین نرم دلی اور خوف کرتے تھے۔ عمر ۸۲ برس اور خلافت سنہ ۶۵۶ء (۳۵ھ) تک ۱۲ برس رہی۔

حضرت علیؓ* سنہ ۶۵۶ء (۳۵ھ) مین مسند خلافت پر بیٹھے بنی ہاشم کے خاندان سے تھے۔ اور رشتہ مین محمد مصطفےؐ کے چچیرے بھائی اور داماد بھی تھے۔ کل خلفا مین یہہ اور اونکے دو بیٹے ایسے خلیفہ ہوئے کہ جنکے مان اور باپ دونون ہاشمی تھے۔ حضرت علیؓ کی خلافت مین سب سے بڑی مشکل یہہ پیش آئی کہ خانۂ اسلام ہی مین نزاع واقع ہوگئی۔ پہلے ہی برس مین بی بی عائشہؓ نے جو کہ محمد مصطفےؐ کی بی بی اور حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی تھین فوج کشی کرکے ہنگامہ قتال کو گرم کیا۔ پھر امیر معاویہؓ نے جو کہ اُمیّہ کے خاندان سے تھے نشان خلافت بلند کیا۔ بہت سی خونریز لڑائیان ہوکر معاویہ کی کامیابی پر مہمون کا خاتمہ ہوا۔

سنہ ۶۵۹ء مین حضرت علیؓ نے صلح منظور کرلی بعد خانہ نشین ہوکر سنہ ۶۶۱ء (۴۰ھ) مین کوفہ کی مسجد مین شہید ہوئے۔ اُنکے عہد مین بھی فارس کا لشکر مُکْران اور بھرج اور کوہ پایہ سے ہوکر کیکان کے پہاڑ تک آیا۔ مگر اہل اسلام

* علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب یہانسے اُنکی نسب آنحضرت سے ملتی ہے

اٹھ کر پھر ٹھکرا نے مین جا پڑے۔ یہہ خلیفہ شجاعت اور ہمت اور فیاضی اور صاف دلی کے لئے ایک آئینہ تھے۔ عمر ۴۲ برس کی اور خلافت ۵ برس رہی

اُمویہ کے خاندان کی خلافت

یہان سے اُمویہ کی خلافت قایم ہوئی جسمین ۱۴ خلیفہ ہوئی اور ۹۱ برس حکومت رہی
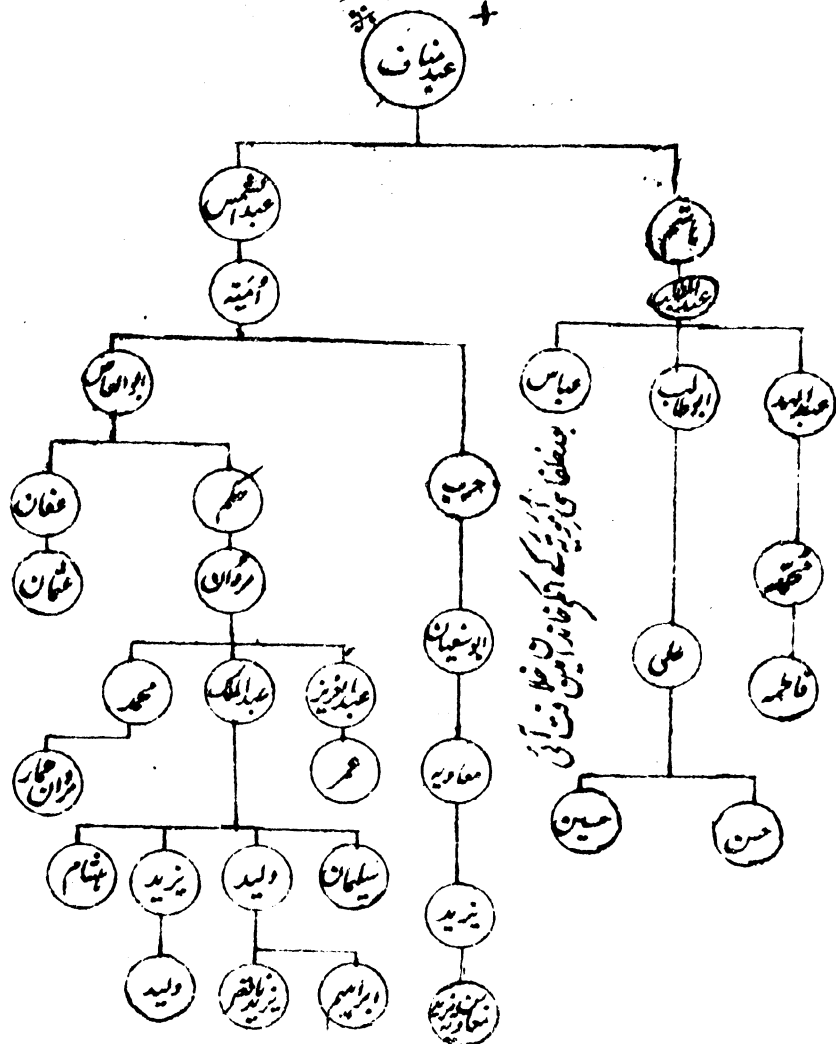
۴۱ھ سے ۱۳۲ھ تک

+ اسم المغیرہ وسمی عبد مناف لانہ شرف و علا و اناف علی اشراف العرب

÷ عبد مناف کا نام مغیرہ تہا اور اسکا شجرہ نسب اسطرح ہے۔ مغیرہ بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ آ لخ

حسنؓ بڑے بیٹے حضرت علی کے اگرچہ کوفہ مین جانشین ہوئے مگر
عربستان۔ شام۔ مصر کے لوگون کی رفاقت سے امیر معاویہؓ نے دمشق
کو جہان کہ وہ حاکم تھے دار الخلافہ بنایا سنہ ۴۲ھ مین پھر لڑائی کا سامان ہوا مگر حضرت
حسنؓ نے اہل کوفہ مین رفاقت کی بو نہ پائی۔ چھ مہینے کے بعد ناچار خلافت سے
دست بردار ہوکر حجاز کو چلے گئے اور آخر سنہ ۴۹ھ مین زہر سے شہید ہوئے
حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سنہ ۴۱ھ سے حضرت معاویہ کی خلافت شمار کیجاتی ہے

معاویہ بن ابی سفیان

سنہ ۴۱ھ مین اسطرح خلیفہ ہوئے کہ کوئی مخالف انکی خلافت کا نرہا۔ حضرت عثمانؓ بھی امیہ کے خاندان سے تھے مگر
خلافت امویہ کا یہین سے شروع ہوتا ہے۔ انہون نے دار الخلافہ کو
دمشق سے شام مین منتقل کیا۔ ہرچند حضرت علیؓ کو زیادہ تر کوفہ مین
رہنا ہوا تھا مگر اسوقت سے گویا مدینہ مین سے خلافت نکل گئے۔ انکے
شروع خلافت مین ایک فساد خوارج کا ہوا اور ایک بلوہ بصرہ مین ہوا مگر اس
صاحب تدبیر نے اسے نہایت سختی سے روکا ساتھ اسکے روم اور یونان کو
بھی تسخیر کرنا چاہا چنانچہ سنہ ۴۸ھ مین انکا بیٹا یزید لشکر لیکر گیا۔
اور تھوڑی تھوڑی مقابلے جو رستہ مین آئے اونہین ہٹاتا ہوا تمام کوچک ایشیا کو
طے کرکے ہلسپونٹ یعنی شہر قسطنطنیہ اور ترکی استنبول کو جا گھیرا مگر ہٹنا پڑا پھر سالہا سال حملے
ہوئے اور آخر سنہ ۴۹ھ مین لشکر ناکام پھرا۔ ان حملون مین آتش یونانی بہی کام مین آئی*

* آتش یونانی ترجمہ گریک فایر کا ہے وہ ایک قسم کی بارود تھی کہ پانی سے بجھتی نہ تھی بلکہ اور زیادہ
ہوتی۔ عربی اور فارسی کی تاریخون مین جو لکھا ہے کہ نفط کے حقے بھر بھر کر مارے اور منجنیق کام
مین آئے اوس سے یہی مراد ہے۔

حقیقت مین اطراف یورپ کی نسبت اول عبید اللہ انکا سردار خراسان
مین اور پھر سعید اُسکا قایم مقام آگے بڑھکر ماوراء النہر مین بہت کامیاب
[سنہ ۶۷۶ع — سنہ ۵۶ھ] ہوا۔ سنہ ۵۶ھ مین خنکخاتون بخارا کی ملکہ خراج گزار ہوئی اور سمرقند
کا محاصرہ ہوکر صلح اسطرح ہوئی کہ فوج اسلام ۵ لاکھ ٹنکہ لے اور شہر مین سے
[سنہ ۶۶۴ع — سنہ ۴۴ھ] ہوکر نکلجائے سنہ ۴۴ھ مین ایکطرف عبد الرحمن بن سمرہ نے
کابل فتح کیا۔ اور مہلب نے نشان فتح آگے بڑھایا۔ اور دوسری
طرف سے اسی سال مین ۶ ہزار کی جمعیت سے ایک فوج سندھ کی
طرف بھیجی کہ کیکانان تک لشکر آیا اور ایک سخت لڑائی کے بعد مکران کو
ہٹ گیا۔ دو برس کے بعد اور لشکر سیوستان سے کوہِ لھراج کو آیا اور
نواحی بودینک پہونچکر واپس گیا۔
[سنہ ۶۷۸ع — سنہ ۵۹ھ] سنہ ۵۹ھ مین بادشاہ یونان سے صلح کرلی اور شرط ہوئی کہ ۳۰ من ۲۰ سیر
سونا سالانہ دیا کرین گے
انہون نے جسطرح اپنے چست انتظام اور درست تدبیر سے سلطنت کو جمایا اور
باہر پھیلایا اسیطرح اپنے خاندانی استقلال کا بھی بندوبست کیا تاکہ تقرر اُسکا لوگون
[سنہ ۶۷۵ع — ۵۶] کے اتفاق رای کا محتاج نہوکر سلسلہ میراث مین آجائے چنانچہ سنہ ۵۶ھ مین
یزید کے لیئے جو حقیقت مین سنہ ۵۶ھ سے ولیعہد تہا اب سرداران سے بیعت لی۔ اور یہ بات
قابل یادداشت ہے کہ اسوقت تک مدینہ مین جو خلافت ہوئی صحابہ کے
اتفاق رای سے ہوئی انہون نے اس دستور کو موقوف کیا۔ مگر غالباً مکہ
اور مدینہ کے شرفا کو بھی بنی فاطمہ کی معزولی کے ساتھہ اپنی بے اختیاری

پسند آئی ہوگی۔ چنانچہ عہد یزید مین اسکا ظہور زیادہ تر ہوا۔

اہل تاریخ نے اکثر باتین انکی اولیات مین لکھی ہین چنانچہ اول انہین سے تقرر ولیعہدی کا ہے۔ قاصدون کی ڈاک انہون نے بٹھائی۔ خواجہ سرا خدمتگاری مین رکھے۔ چونکہ انکی ایک تحریر مین کسی نے جعل کرکے ایک لاکھ درہم کی جگہ دو لاکھ درہم بنا لئے تھے اسلئے سند کے استحکام کیواسطے مہر اور مہردار کا دفتر مقرر کیا۔

کعبہ پہ پوششون کی زیادتی کو زیادہ سمجھکر موقوفی کا حکم دیا۔

یہہ خلیفہ نہایت صاحب تدبیر اور منتظم تھے اور اہل عرب پہ سخاوت کی ساتھہ کمال حلم سے پیش آتے تھے آخر سنہ ۶۰ھ مین ۷۵ برس کی عمر مین ۱۹ برس کی خلافت کے بعد فوت ہوئے

سنہ ۶۰ھ

ابو خالد یزید اموی

سنہ ۶۱ھ

سنہ ۶۰ھ مین تخت نشین ہوا۔ مگر علم انتظام اور حسن تدبیر مین باپکے برابر نہ تھا پہلی چوک اس سے یہہ ہوئی کہ جو غلطی اسکی ولیعہدی مین ہوئی تھی اوسکی اصلاح نہ کی بلکہ زیادہ تر بے اعتنائی کی اور حسین بن علی اور ابن زبیر سے بیعت طلب کی۔ کیونکہ ابن زبیر بھی ایک صاحب ادعا شخص تھے۔ باپ انکے حضرت زبیر عشرۂ مبشرہ مین داخل تھے اور ہمیشہ معرکون اور لڑائیون مین سرگروہ اور مرجع خلائق ہوتے تھے اسکے علاوہ ابن زبیر حضرت ابوبکر کے نواسے بھی تھے۔ سب سے زیادہ یہہ کہ یزید نے عیاشی اور حرکات ناروا اختیار کین۔ چنانچہ لوگ ناراض ہوکر دو فرقے ہوگئے اہل کوفہ وغیرہ نے حسین بن علی کو اپنا امام بنایا۔ اور دوسرے فرقے نے عبد اللہ ابن زبیر کی طرف رجوع کی

عراق کے لوگ خصوصاً اہل کوفہ جو ہمیشہ سے بے استقلال طبیعت رکھتے تھے اگرچہ بڑی گرمجوشی سے اُٹھے اور مسلم بن عقیل یعنے حسین ابن علی کے چچا زاد بھائی کو بلاکر اپنا سردار بنایا مگر عبیداللہ بن زیاد نے سنا ہم سے اگرا ہنین نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے دبایا اور انجام اسکا یہہ ہوا حسین ابن علی نے بعیت کو ہاتھ نہ دیا - مگر اپنی جان کے ساتھہ ۷۲ جانین دیکر یزید بن خلیفہ وقت کی خلافت کو مطمئن کیا - یہہ مقام صحرا سے ماریہ مین فرات کے کنارے پر ہے کہ پہلے ارض نینوی اور پھر کربلا کہلاتا تہا - یہ نام اب بہی مشہور و معروف ہے یزید بعد انکے باقی اہل و عیال سے کسیطرح متعرض نہوا کیونکہ انہین کسیکو خلافت کا خیال نہ پایا -

اہل مکہ و مدینہ نے اسکی بدکاریون سے ناراض ہوکر ابن زبیر کیطرف رجوع کی چنانچہ یزید نے اہل مدینہ کو بہی باغی قرار دیکر شہر کو نہایت بیرحمی سے قتل و غارت کیا - پہر ابن زبیر پر مکہ کی جانب فوج کشی کی اور اسکو کعبہ مین محصور کیا - کہتے ہین کہ نفط کی منجنیق اسقدر برسائے کہ کعبہ پردون کے ساتھہ چھت بہی جل گئی اور مشہور ہے کہ حضرت اسمعیل کی قربانی کے مینڈہے کے سینگ جو اسمین رکہے ہوئے تہے وہ بہی جل گئے - آخر ۶۸۳ مین مرگیا -

سنہ ۶۸۰ع ۶۱ھ

سنہ ۶۸۳ع ۶۴ھ

یزید بہادر اور خوبصورت جوان تہا - شعر اکثر کہتا تہا اور اچھا کہتا تہا کعبہ پر دیبا کی پوشش پہلے اسی نے چڑہائی ہے

معاویہ بن یزید

+ مقامات حریری کے دیباچہ مین جو قطعہ ہے ۵ فاذ نیل مبایہا الخ کہتے ہین وہ اسکا قول ہے

سنہ ۶۸۳

سنہ ۶۸۳ھ مین باپ کی بعد تخت نشین ہوا مگر ۲ ہ دن کے بعد خلافت سے دست بردار ہوکر مرگیا۔ اور کیسکو جانشین نہ کرگیا۔ چنانچہ خلافت کا سلسلہ برہم ہوگیا (۶۴ھ) عبیداللہ بن زیاد حاکم بصرہ نے چاہا کہ مین خلیفہ ہو جاؤن مگر اہل بصرہ نے اسے نکال دیا۔

عبداللہ ابن زبیر

عبداللہ بن زبیر نے دعوے کیا اور انکے دعوی کی عراق حجاز۔ یمن اور بصرہ سے تائید ہوئی۔ بصرہ مین ضحاک کو نائب کیا اور خود مکہ کو دارالخلافہ کرکے بیٹھ گئے۔ چونکہ امیہ کے خاندان کے لوگ دور ہی ستہے اسلئے بیرونی فتح کے رستے مسدود ہے۔ البتہ کعبہ کی دیوارین منجنیقون کے صدمہ سے خراب ہوگئی تہین اوسی سنہ ۶۸۳ (۶۴ھ) مین از سر نو تعمیر کرکے پہر حضرت ابراہیم کی بنیاد پر بنایا یعنے کہ زمین جو اصلی بنیاد سے چہٹی ہوئی تہی وہ بہی شامل کرلی کہ حجر اسود اسکے اندر آگیا +

سنہ ۶۸۳

ساتہہ ہی بنی امیہ مین سے مروان بن الحکم نے دمشق مین دعوے خلافت کا کرکے چند روز مین تمام شام اور مصر کو تابع کرلیا

اسی عہد مین ہاشمیہ یعنے حضرت علیؓ اور آل عباسؓ کے طرفدار بہی خراسان کیطرف زور پکڑ گئے اور سلم نام ایک شخص کو حاکم بنایا کہ بڑا جوہنی اور عالی ہمت شخص تہا +

بہت سے اہل کوفہ جنہون نے حسین ابن علیؓ کو خط بہیجکر بلایا اور پہر رفاقت نہ کی تہی اب زمانہ کا رنگ دیکہکر پچہتائے اور سب نے ملکر شام اور عربستان مین ایک بلوہ کیا کہ سلیمان بن صرد اسکا خود مختار سرگروہ تہا۔ تا

عبید اللہ بن زیاد نے فوج بھیجی اور سلیمان کے خون سے وہ آگ بجھ گئی
مروان نے ہر چند یزید کے بیٹے خالد سے ورثہ خلافت دینے کا
قسمیہ وعدہ کیا تھا مگر طرفداران خالد کو انعام و اکرام سے ملا لیا اور عبد الملک
اپنے بیٹے کو خلیفہ کر دیا اسلئے خالد نے اپنی ماں سے جو کہ مروان کے نکاح
میں آگئی تھی اُسے مروا ڈالا۔ مگر جانشین اسکا شام اور مصر میں عبد الملک ہی ہوا

عبد الملک ابن مروان

سنہ ۶۸۴ء میں مسند نشین ہوا مگر عبد اللہ ابن زبیر مکہ میں موجود تھے۔ اور
حجاز عراق یمن وغیرہ پہ قابض تھے۔ اسی حالت میں مختار نام ایک
شخص کوفہ میں حسین بن علی کے خون کے دعوے سے کھڑا ہوا اور چند فتوح کے
بعد ابن زبیر کے لشکر سے سنہ ۶۸۶ء میں قتل ہوا۔ بعد اسکے عبد اللہ نے عبد الملک پر زور
دیا۔ عبد الملک اسوقت قیصر روم اور یونانیوں سے لڑ رہا تھا گھر کے فساد پر نظر کر کے
۵ ہزار دینار سالانہ دینا کیا اور سنہ ۶۹۰ میں آکر ابن زبیر کی خبر لی یہانتک کہ حجاج اسکا
وزیر فوج لیکر کعبہ پر چڑھ آیا اور سخت محاصرہ اور شدت کے بعد ابن زبیر
کو پکڑ کے سنہ ۶۹۲ء میں سولی دی
ابن زبیر شہسوار اور نامور بہادر تھا اور فصاحت میں یہ حال تھا کہ جب
خطبہ پڑھتا تھا تو گویا در و دیوار بول اٹھتے تھے۔ الغرض سنہ ۶۹۳ء

سنہ ۶۸۴ — ۶۵ھ
سنہ ۶۸۶
سنہ ۶۹۰
سنہ ۶۹۲ — ۷۳ھ
سنہ ۶۹۳ — ۷۳ھ

+ یہ [illegible] تھا جو حکومت اسلام پہ [illegible] ہوا
+ یہ رومی زبان میں قیصر اوس بچہ کو کہتے ہیں جو اپنی ماں کے پیٹ میں [illegible] ہوا اور اوسکے
ماں قبل ولادت کے مرجاوے پھر [illegible] پیٹ چاک کرکے بچہ کو نکالیں چنانچہ
آگسٹس شاہ روم اسیطرح پیدا ہوا تھا [illegible] اور [illegible] دیا گیا اور [illegible]
اوسکے شاہان روم کا لقب ہوا

سے عبد الملک بالاستقلال خلیفہ ہوا - اور کل خلافت اسلام پھر ایک شخص
کے ہاتھ مین آئی - مگر خاندان امیر معاویہ سے نکلکر مروان کے خاندان مین آگئی
اُسنے پھر کعبہ کو گروا کر جیسا تھا ویسا ہی کر دیا اور حجر اسود باہر ہو گیا
سنہ ۸۲ھ مین ایشیا مائنر اور عراق پر حملہ ہوا سنہ ۹۶ھ مین شہر فارس
جو افریقہ مین ہے آباد ہوا - اور اسملک کے لوگ جو اب مسلمان ہین اسلام
لائے - سنہ ۶۹ھ مین مصر کی مسجد گرا کر دوبارہ تعمیر کی - اسکے علاوہ
گھر سے نکلکر اطراف مین بھی کچھہ کچھہ فتحین حاصل کین سنہ ۹۲ھ مین جسقدر
ملک افریقہ کا معلوم تھا وہ فتح ہوا - اہل عرب اور حبشی مسلمان مل جل
گئے - اسیواسطے عرب والے بھی بلاد یورپ مین مور کہلاتے ہین
عبد الملک اخبار اور اشعار عرب مین بڑا ماہر تھا - اسلام مین اول دینار پر
سکہ اسنے لگایا -

قل هو الله احد
الله الصمد لم يلد
ولم يولد ولم يكن له
كفوا احد

لا اله الا الله
نام مقام
دین الحق

اسوقت دینار کی یہہ صورت تھی
اسوقت دنیا عرب مین روم یا فارس کا سکہ چلتا تھا عبد الملک نے
دینار اول مرا سلہ کے دیباچہ مین قل هو الله احد اور پیغمبر صاحب کی نعت
لکھی تو قیصر نے بڑا اعتراض کیا - خلیفہ وقت نے خفا ہو کر یہہ دینار جاری کیے
عبد الملک نے کل قلمرو اسلام مین دفتر و دیوان عربی کے اور حکم دیا کہ

* خلیفہ روم کی عملداری کا مغربی حصہ ہے - جسمین شہر نامشہور تجارت گاہ ہے
یونانی زبان مین مور کالی کو کہتے ہین مور کے ملک سے ملک یہہ مراد ہے
+ ایشیا کوچک

سنہ ۶۹۲ / سنہ ۶۹۶
سنہ ۶۸۷
سنہ ۷۱۱

دربارِ عام مین کوئی اُسکے سامنے بولنے نہ پاتا۔ وہ پہلا خلیفہ ہوا کہ جسکے
سر پر مسلح سپاہی تلوارین سونتے کھڑے رہتے تھے۔ خلفا مین پہلے یہی خلیفہ
بخیل ہوا اسیواسطے لوگ اسکو رشح الحجارہ کہتے تھے۔ اسکے مونہہ مین ایسی
بدبو آتی تھی کہ مکھی بھی بیٹھ نہ سکتی تھی اسلئے ابو الذبان کہتے تھے۔
ایکدن اوس سے کسینے پوچھا کہ تم بہت جلد بڈھے ہوگئے۔ بولا کیونکہ مین
ہر جمعہ کو عقل اپنی خلایق پر خرچ کرتا ہون۔ اسکے عہد مین حکومت حجاج
کی شمشیر ظلم سے ہزارون صحابہ اور تابعین صاحب فضل قتل ہوئے۔
آخر سنہ ۸۶ھ مین خود بھی مرگیا۔ سوائے چند لڑائیون کے بیرونی فتوحات
کم حاصل ہوئین۔ البتہ اپنے گھر کو مخالفون سے صاف کیا

ولید ابن عبد الملک

سنہ ۸۶ھ مین خلیفہ ہوا عبد الملک نے ایکدن بیماری کی حالت مین کہا کہ مین
نہین جانتا ولیعہد کسے کرون۔ لوگون نے کہا کہ ولید۔ بولا کہ اسے نحو نہین
آتی غلط بولتا ہے۔ ولید نے سنتے ہی نحویون کو بلایا اور چھ مہینے تک
برابر اُنکے ساتھ بیٹھا جب نکلا تو پہلے سے بھی بدتر تھا عبد الملک نے
کہا کہ خیر اب وہ معذور ہے ولید بڑا جابر اور ظالم بادشاہ تھا اور باوجود
اسکے قرآن کی تلاوت بہت کرتا تہا۔ اُسنے حجاج کو وزارت
معزول کرکے عراق کا حاکم کردیا سنہ ۹۳ھ مین اُسکے لشکر نے ہند یعنی
دیبل کے کنارے پہ فتح پائی۔ اسوقت ایک قوم بھاٹیہ تھی کہ انہین
تکامرہ کہتے تھے اور اب دیبل کو ٹھٹہ کہتے ہین صورت اسکی یہ

ہوئی کہ اہل عرب کا ایک جہاز دیبل یعنے بندرگاہ سندہ مین ہندوون نے
پکڑ لیا - پس سنہ ۹۲ھ مین حجاج نے اپنے بھتیجے قاسم کو ۶ ہزار فوج
کی جمعیت سے بہیجا وہ کرمان مین آیا اور وہان سے مکران کو ہوتا ہوا مقام
ارمابیل کو فتح کرکے سندہ مین داخل ہوا اور دیبل کو فتح کیا -
اسوقت بہکر کے پاس الور یا ارور جو اب لوہری یا روڑی مشہور ہے دارالخلافہ
ان اضلاع کا تہا اور داہر راجہ وہانکا تمام سندہ سے لیکر ملتان کے کنارے
کابل باغ تک دوسری طرف کشمیر تک قابض تہا - کہتے ہین کہ چھٹے
نوین دن خط کا جواب کرمان سے آتا تہا قاسم کے ساتہہ منجنیق کے خاصہ
کا ایک منجنیق تہا کہ عروس اوسکا نام تہا اور اس سے پتھر پہینکنے کے
پانسو آدمی اُسے کہینچتے تہے - اور جعویہ سلمی اوسکے نشانے کا
قادر انداز تہا - غرض دیبل اور بعد اسکے نیرون (جسے حیدرآباد کہتے ہین)
فتح ہوا - پہر سیہوان کا قلعہ باوجود کمال استحکام کے ساتوین دن
فتح ہوا - محمد قاسم اگرچہ ۱۷ برس کا نوجوان تہا مگر نہایت تدبیر سے ملا
مسلمان زمینداروں سے عشر اور ہندوون سے مال گذاری بموجب
رواج ملک کے وصول کیا - مندروں اور شوالوں کی تمام اجازت
دیدی اور یہ فتویٰ ہوگیا کہ جب غیر مذہب جزیہ ادا کیا تو پہر اسکے ادا
رسوم مین مزاحمت نہ پایئے جو لوگ جزیہ قبول لیتا تہا اوسکا ملک
بدستور بحال رہتا تہا - برہمنون اور پجاریون کے وظیفے ۳ روپیہ سینکڑہ سے

سنہ ۷۱۱ء

+ شاید کسی قسم کی توپ ہو -

حساب سی بموجب آئین قدیم کے بحال تھے سوداگرون اور پیشہ ور لوگون کے لیے
وقت حملہ کے کشت وخون سے امان تھی شہر کے حملہ مین فقط مقابلہ کرنیوالے
قتل ہوتے تھے۔ دوسریطرف کابل کے رستہ ملتان تک عمل اسلام پہونچ گیا
غرض اسطرح تدبیر اور شمشیر کے زور سے قنوج تک پہونچا۔ مگر ہندوستان سے
جو عورتین خلیفہ کے لیئے بہیجی گئی تہین انمین سے ایک عورت کے بہکانے سے
خلیفہ نے حکم بہیجا کر قاسم کو چاہیئے اپنے تئین کچی کہال مین سلوا کر یہان
حاضر ہو۔ وہ اسوقت مقام ادھاپور مین تہا۔ فوراً تعمیل حکم کر کے روانہ ہوا
اور رستہ ہی مین دم گہٹ کر مرگیا۔ یہان تمیم دوسرا حاکم آیا۔ ۳۶ برس
تک بلاد مفتوحہ پر قابض رہا مگر بنی امیہ کی بربادی اور قوت عباسیہ کے
انقلاب سے سنہ ۱۳۳ھ مین ہندوؤن نے پہر مسلمانون کو نکال دیا۔
سنہ ۹۱ھ مین ملک شام کیطرف فتح ہوا سنہ ۹۲ھ مین موزہ والون مین
سے موسیٰ اور طارق سپہ سالار نے ہسپانیہ یعنے اندلس پر قبضہ کیا
اسی واسطے اس مقام کا نام جبل الطارق (جبرالٹر) مشہور ہے سنہ ۹۲ھ مین
مغرب کی طرف ممالک یورپ مین اور مشرق کیطرف ترکستان اور ایران
اور ہند مین فتحین حاصل کین سنہ ۹۴ھ مین فرغانہ یعنے کوکان۔ تاشقند
تاشکند وغیرہ فتح ہوئے
اسکے عہد مین سنہ ۸۶ھ سے سنہ ۹۴ھ تک علوم و فنون خصوصاً علم عمارت
کی بڑی ترقی ہوئی اور سلطنت اسلام رونق پر آئی سنہ ۸۷ھ مین ایک مسجد
عالیشان دمشق مین بنوائی اور بے حساب روپیہ اسپر صرف کیا اسیطرح

سنہ ۱۳۳ھ
سنہ ۹۱ھ
سنہ ۹۲ھ
سنہ ۹۴ھ
سنہ ۸۷ھ

مسجد اقصی کی عالیشان عمارت تعمیر کی اور مسجد نبوی کے بنوانے کے لیئے
حکم بھیجا۔ آخر سنہ ۷۱۵ء ۹۶ھ مین فوت ہوا

حجاج ابن یوسف ثقفی

اسکا ظلم حاتم کی سخاوت سے کم مشہور نہین ہے عبد الملک کا وزیر صاحب
امارت تھا۔ اکثر عراق۔ فارس پر حاکم بہی رہا۔ کعبہ کی تعمیر اسی
کے اہتمام سے ہوئی سنہ ۷۰۲ء ۸۴ھ مین شہر واسط اور سنہ ۷۰۳ء ۸۴ھ مین
اردبیل آباد کیا۔ عرب مین کشتیون پر رال کا روغن اسی نے لگایا۔ اور
صحرانشین لوگون کے ہاتھو نپر اُنکے اور اونکے ولادت گاہ کے نام گدوائے پہلا
شخص تہا جسکے دربار عالیشان مین ہزار خوان کہانیکا اہل مجلس کے آگے چنا گیا
بے سقف قیدخانہ اوسیکا ایجاد ہے۔ اور مرد و عورت سبکو ایک زنجیر مین اسی
نے قید کیا عبد الملک کے عہد مین اسکے اقبال کا دور تھا۔ آخر
سنہ ۷۱۴ء ۹۵ھ مین ۵۴ برس کی عمر مین مرگیا۔ کہتے ہین کہ ناک اسکی پچکی ہوئی تہی
اور آواز نہین تہی۔ مگر تیغ ظلم ایسی دراز تہی کہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار صحابی اور
عام مسلمان قتل کیئے

سلیمان ابن عبد الملک

سنہ ۷۱۵ء ۹۶ھ مین خلیفہ ہوا اور بلاد ترکستان اور گرجستان وغیرہ مین کچہہ کچہہ
فتحین بہی حاصل ہوئین خراسان کی بغاوت کو دبایا۔ دوسری طرف جزیرہ
صقلیہ کو فتح کیا اسنے سنہ ۷۱۶ء ۹۸ھ مین دوم پر لشکر بھیجا چنانچہ وہان جاکر
خیمے ڈالدیئے اور محاصرہ کرکے زراعت شروع کردی اور اُسی کا غلہ اوٹھا کر

ف اسکو انگریزی مین سسلی کہتے ہین ۱۲

ہوا یا - مخالف کو بہت تنگ کیا تہا کہ اس عرصہ مین سلیمان کے مرنے کی خبر
پہونچی - اور لشکر پھر آیا - مگر بہت سے جہاز اوسکے آتش یونانی یا باد مخالف سے
تباہ ہوئے - یہہ خلیفہ زیادہ تر اپنی خوری سے نامور ہوا - چنانچہ ایک جلسہ
مین ۷۰ انار - ایک حلوان - ۶ مرغیان اور قریب ۶ سیر کے طائف کا
منقیٰ کہا گیا - اسنے حلب مین ایسی ہی عالیشان مسجد بنائی جیسے ولید
نے دمشق مین بنائی - خوبصورت جوان تہا - اور اسیر اوسے بہی ناز تھا
ایک دن دو تہیلے انجیر اور انڈون کے بھرے ہوئی آئے چنانچہ دونون کے
دونون یکبارگی خالی کر دئے اور اسی دن بند ہیضہ ہو کر سنہ ۹۹ مین فوت ہوا ۹۹

عمر ابن عبد العزیز

خلیفہ متوفی ایک وصیت نامہ لکہہ گیا تہا اُسکے موجب عمر ابن عبد العزیز
ابن مروان خلیفہ ہوا - لڑکپن مین نچر نے سر مین لات ماری تہی اسکے
نشان کے سبب سے لوگ اسکو اشدح یعنے (سر پہٹا) کہتے تھے - اس خلیفہ
کا مزاج اور طرح کا تہا - زاہدون و پارساؤن کی طرح گزران کرتا تہا چنانچہ
استنبول پر جو لشکر گیا ہوا تہا اسے بلا لیا - کفایت شعاری اُسکی اس
حد کو پہونچی کہ لوگ اُسکو بخیل سمجھتے تہے مسجد نبوی کو وسیع کیا اور حضرت
کی بی بیونکے گہر بھی اسمین شامل کر دئے کہ میدان مسجد کا دوسو ہاتھ کا ہو گیا
اور جو صحن پہلے بیدلی کیا تہا اوتنا ہی اور زیادہ کیا باغ فدک
بنی فاطمہ کو دیدیا اور امیر معاویہ کے وقت سے خلفائے بنی امیہ
جو حضرت علی اور اونکی طرفدارونپر خطبہ مین لعن کرتے تھے وہ بھی موقوف کی

لوگ اس بات سے ناراض ہوئے اور علام سے ایک ہزار دینار کا لالچ دیکر زہر دلوا دیا۔ چنانچہ اُسنے تنہا بلا کر پوچھا اور علام نے قبول کیا۔ دینار تو بیت المال میں بھجوا دئے اور کہا کہ چپکے سے کہیں بھاگ جا۔ لوگ دیکھیں گے تو مار ڈالیں گے۔ ۱۰۱ھ تھے کہ دیر سمعان میں مرگیا

یزید ابن عبد الملک ابن مروان

۱۰۱ھ میں خلیفہ ہوا اور ۱۰۵ھ میں فوت ہوا۔ اور اب آفتاب انکا اوج اقبال سے ڈھلنے لگا۔ یزید نہایت عیاش تھا آخر اپنی معشوقہ کے غم میں کہ جو اد سکے قصور سے فوت ہوئی تھی مرگیا۔

ہشام ابن عبد الملک

۱۰۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسکے عہد میں بلاد روم کی طرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئے اور دوسری طرف کوچک ایشیا میں اور کچھ وسط ایشیا میں فتحیں اور معرکے ہوئے۔ یہہ خلیفہ اگرچہ عیاش تھا مگر توبھی عقل و تدبیر سے خالی نہ تھا ۱۲۵ھ میں فوت ہوا۔ اسکے عہد میں زید ابن علی ابن حسین سے اہل کوفہ نے بیعت کی مگر جب ہشام کی طرف سے فوج آئی تو ۵۰۰ آدمی سے زیادہ ساتھ نہوئی۔ اور آخر انہیں شہید کیا۔ اسی کے عہد سے خاندان عباسیہ کی سلسلہ جنبانی خراسان کی طرف سے ہونے لگی۔ اور اسلام فتحمند و تیغ جو فرانس کے جگر میں جا کر نشان قائم تھا اسکی ترقی یورپ میں رک گئی۔ چنانچہ چارلس مارٹل نے ۱۱۴ھ میں شہر پیرس دار الخلافہ فرانس کے پاس ٹورش پر اور ۱۱۸ھ میں نار بون کے قریب

---

۴ پیرس سے ۱۰۰ میل۔

لشکر اسلام کو شکست دی

ولید ابن یزید ابن عبد الملک

سنہ ۷۴۳ع — سنہ ۱۲۵ مین خلیفہ ہوا مگر باوجود فسق و فجور کے ایسا جاہل طبع تہا کہ قرآن اور خانہ کعبہ کے ساتہہ سخت نا روا بے ادبیان کین سب لوگ خصوصاً اہل حمص اور اہل فلسطین+ اس سے بگڑ گئے اور آخر بغاوت کرکے سنہ ۱۲۶ مین مار ڈالا — سنہ ۱۲۵ / سنہ ۷۴۴ع / سنہ ۱۲۶

یزید ناقص (ابو خالد ابن ولید)

سنہ ۷۴۴ع — سنہ ۱۲۶ مین خلیفہ ہوا۔ فوج کی تنخواہین بہت کاٹی تہین اسلیے عام خلق اللہ سے یہہ خطاب ملا+ شاہ فرنش اسکی مان پوتی یزدجرد کی تہی۔ اور اسکے نانا کی مان کسریٰ کی پوتی تہی۔ اور اسکے پرنانا کی مان خاقان کی بیٹی تہی اور اسکے نانا کی نانی قیصر روم کی بیٹی تھی۔ سلطنت کی رشتہ داری پر خیال کرو کہ کہان سے کہان پہونچی ہے۔ اور اسنے ملک کے ارتباط اور اہل ملک کے انتفاع پر اسوقت کیا کیا اثر ہونگے۔ اسکے عہد مین راگ رنگ اور شراب کا چرچہ خلفا کی خاندان مین بہت ہو گیا تہا۔ چنانچہ اسنے اس باب مین نصیحت کی اور ۶ مہینے کی خلافت کرکے سنہ ۱۲۶ مین مرگیا۔ — سنہ ۷۴۴ع / سنہ ۱۲۶

ابراہیم ابن ولید ابن عبد الملک

سنہ ۷۴۴ع — سنہ ۱۲۶ مین بہائی کے بعد خلیفہ ہوا۔ مگر مروان حمار اسکے سوتیلے بہائی نے سرکشی کی۔ یہہ بہاگ گیا اور خلافت سے دست بردار ہوکر خود مروان سے بیعت کر لی — سنہ ۱۲۶

+ فلسطین (پیلسٹائین) شام کا جنوبی حصہ ہے۔ اسی کو کنعان بہی کہتے تھے

+ یعنی یزید ناقص ۱۲

مروان حمار*

سنہ ۱۲۷ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسلام کی پیشقدمی اور بیرونی ترقی جو کئی برس سے (۷۴۴ع)
رکی ہوئی تہی اسپر ایک اور نیا انقلاب پیدا ہوا۔ یعنی حضرت عباس پیغمبر صاحب کے
چچا کی اولاد میں سے سفاح نام ایک شخص نے انکی قرابت کے حق سے خلافت کا دعوی کیا

خلافت عباسیہ

دولت بنی امیہ کا زوال اور آل عباس کا ظہور اقبال بھی قابل غور کرنے کے
ہے۔ حقیقت یہہ ہے کہ بنی امیہ کے حق میں خلاف شرع باتوں کے ساتھہ عیش
وعشرت اور غفلت انکی باعث خرابی ہوئی اور یہی سبب ہے کہ ابتداے خلیفہ
حضرت علی اور اونکا خاندان وہ نکر سکا جو آل عباس سے ہوا۔ چنانچہ ابراہیم
نے آل عباس میں سے نشان اوٹھایا اور ابراہیم امام مشہور ہوئے۔ وہ تو
مروان کی قید میں مارے گئے۔ مگر انہوں نے ابو مسلم کو جو گودرز گیانی
یا بزرجمہر کی اولاد سے ایک اولو العزم شخص تہا اپنا نایب کرکے خراسان
کی طرف روانہ کیا تہا کیونکہ وہان کے لوگ بنی امیہ سے دلی مخالفت رکہتے تہے
اور اکثر بنی ہاشم کے دوست تہے۔ ابو مسلم نے وہان جاکر خوب جمعیت بہم
پہونچائی۔ پختہ بندوبست سے لشکر کثیر جمع کیا اور عباسیہ کی طرف لوگون کو
مایل کیا۔ اور خود نقیب آل محمد کا خطاب حاصل کرکے ۷۰ نقیب اور مقرر کرکے
اور اطراف میں بہیجے۔ کل دوستاران آل عباس کے لئے سیاہ لباس مقرر کیا

* حمار زبان عرب میں ایک صدی کو کہتے ہیں اور دس برس کو سنتہ الحمار کہتے ہیں۔ چونکہ دمشق
کے قبضہ سے اسوقت تک حکومت بنی امیہ کو سو برس ہوگئے تہے اسلئے اسکا لقب حمار ہوگیا

اور برابر خبر دوڑا دی کہ جہان جہان ہون رمضان کے اخیر دن دفعتہً
اوٹھہ کہڑے ہون

یہان ابراہیم امام مرتے وقت سفّاح اپنے بہائی کو خلیفہ کر گئے - اور اب ہر
ابو مسلم بہی کامیاب ہوا - اور دفعتہ الجزیرہ مین کہ فرات اور دجلہ
کے درمیان مین ہے سفّاح کی خلافت کی منادی ہوگئی اسنے محمّد ابن علی
اپنے چچا کو فوج دیکر مروان کی طرف روانہ کیا - وہ ایران کے دفع فساد مین
معروف تہا اسطرف متوجہ ہوکر مقام زاب پر آخری شکست کہائی اور مصر کو گیا
چند روز بہاگتا پہرا اور آخر گرفتار ہوکر ۱۳۲ھ مین دریای نیل کے کنارے
مقام ذات السلاسل پر قتل ہوا اور بالاتفاق ٹہیر گیا کہ امیّہ کے
خاندان سے کوئی تخت نشین ہو - ۹۰ سرگروہ بنی امیہ کے دمشق مین
لاٹہیون اور گرزون سے محمّد ابن علی کے سامنی ایک حمام مین مارے گئے
اور اسیوقت انکی لاشون پر بچہونا بچہا کر سب نے کہانا کہایا بعد اسکے بہی
یہان جہان ملتے تہے قتل ہوتے تہے - ایک شخص عبدالرحمٰن نام
افریقیہ کی طرف بہاگ گیا کہ جس سے اندلس مین پہر سلطنت امیّہ کی
قایم ہوئی - اور ۱۳۲ھ تک خلفای عباسیہ سے ازاد اور قدم بہ قدم آگے گئی

عبد اللہ ابو العبّاس سفّاح

عبد اللہ ابو العبّاس جو کہ پانچوین پشت مین حضرت عبّاس کا پوتا تہا

+ الجزیرہ میسو پوٹیمیا عبرانی قدیم مین ارم النہرین ایک ہی ملک کا نام ہے - اسمین دیاربکر
مشہور شہر ہے اس ملک کو اب عراق عرب بہی کہتے ہین - اور قدیمی بابل کا ملک بہی یہی تہا

کل ممالک مفتوحۂ اسلام مین خلیفہ ہوگیا۔ اوران ممالک کی دینی و دنیاوی سلطنت کے چترنے اسکے سر پر سایہ ڈالا۔ لقب اُسکا سَفّاح ہوا کیونکہ طبیعت کا خونریز تہا۔ مگر جتنا خونریز تہا اوتنا ہی زر ریز تہا۔ ۴ برس کے حکمرانی کے بعد ۱۳۶ھ ۷۵۴ء مین چیچک کے عارضہ سے مرگیا اور منصور اپنے بہائی کو خلیفہ کرگیا۔ مگر چونکہ وہ خود بہی اور اکثر اوسکے ہمراہی بلاد فارس و ترکستان مین بہت رہے تھے اِسلئے بخلاف مصلحت وقت عربون کا زور گہٹانے کے لئے ترکون کو دربار مین بہت دخل دیا۔ خرابی اسکی جو کچھ ہوئی عنقریب معلوم ہوگی

ابُوجعفر منصُور دوانیقی

۱۳۶ھ ۷۵۴ء مین تخت نشین ہوا۔ یہہ ہر معرکہ مین بہائی کا دہنا ہاتہہ رہا اور نہایت بہادر اور منتظم اور شایق علم و کمال کا تہا اسیواسطے اوسکو فَاتحۃ الخلفاء کہتے ہین اُسنے ملک اور فوج کا خوب بندوبست کیا اور خزانہ جمع کیا۔ مگر یہہ بہی مزاج کا سخت اور خونریز تہا۔ اور علاوہ اسکے بخیل تہا چنانچہ دانہ دانہ کا حساب لیتا تہا اسیواسطے اسکو دَوانیقی کہتے تھے مگر اہل علم کے لئے بخیل نہ تہا۔ لوگون کو ادب آداب اور اطاعت کے رستون پر لایا۔ اور اس عقیدہ پر زور دیا کہ خلیفہ نایب خدا ہے۔ اِسنے بہت سے علما کو اس شک سے مارا کہ وہ بنی اُمیّہ یا بنی فاطمہ کے خروج مین ساعی تھے چنانچہ امام اَبُوحنیفہ کو بہی اسی شبہ مین قید کیا اور کہتے ہین کہ پہر زہر دیا اسوقت تک عباسی اور علوی لوگ ملے ہوئے تہے مگر منصور نے اپنی

جدائی ڈالی۔ ابو مسلم کو خیال ریاست سے بد دماغ دیکھکر قتل کرنا چاہا
چنانچہ اسنے ۳ ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا اور مارا گیا

سنہ ۷۶۲ء — سنہ ۱۴۵ھ

سنہ ۷۶۲ء مین محمد یعنے امام حسن ابن علی کے پروتے نے دعوے
خلافت کا کیا اور لڑائی مین قتل ہوئے۔ انکو نفس ذکیہ کہتے ہیں پھر انکے
بہائی نے لوگون کو جمع کیا اور واسط اور اہواز وغیرہ پر قابض ہوئے
مگر وہ بہی قتل ہوئے

سنہ ۷۶۳ء — سنہ ۱۴۶ھ

سنہ ۷۶۳ء مین جزیرہ قبرس وغیرہ فتح کئے اور فقط
اندلس۔ عبد الرحمن اموی کے پاس رہگیا

سنہ ۷۶۶ء — سنہ ۱۴۹ھ

سنہ ۷۶۶ء مین بغداد کی تعمیر اور
آبادی سے فارغ ہوا اور اوسے دار الخلافہ قرار دیا۔ کہ اسی نواح مین نوشیروان
کا باغ داد تہا۔ یا بغ بت کا نام ہے اور داد بخشش ہے

سنہ ۷۶۷ء — سنہ ۱۵۰ھ

سنہ ۷۶۷ء مین خراسان مین استادسیس کی لشکرکشی سے ایک بغاوت
عظیم ہوئی اُسے رفع کیا۔ اور سندھ پر بہی حملہ کیا

سنہ ۷۷۰ء — سنہ ۱۵۴ھ

سنہ ۷۷۰ء مین بیت المقدس
کی زیارت کو گیا۔ چونکہ شایق علم و کمال کا تہا۔ اور مقابلہ سلاطین یورپ
سے تہا اسلئے علوم و فنون کی ترویج پر متوجہ ہوا منصور کے شوق علمی سے
بغداد ایسا ہوگیا جیسے سکندر کا اسکندریہ۔ اسکے شوق سے
خاندان کے لوگ اور تمام اہل دربار عموماً و خصوصاً علم کی طرف متوجہ ہوگئے
چنانچہ پہلے اسنے ایلچی بہیجکر قیصر روم سے ترجمے کتب علمیہ کے منگائے
وہاں سے کچھ اقلیدس اور بعض کتابین فلسفہ کی آئین۔ علمائیان کے
انہیں دیکھکر اور زیادہ مشتاق ہوئے۔ چنانچہ بہت سی کتابین رومی
فارسی۔ سنسکرت وغیرہ سے عربی مین ترجمہ ہوئین

اور مجسطی[1] اور کلیلہ دمنہ کا بھی ترجمہ ہوا کتاب السیر و المغازی
مرتب ہوئی - اور یہہ سلسلہ اسی کے عہد سے شروع ہوا کیونکہ اسوقت تک علماء
مسائل مذہبی و علمی یا حالات تاریخی جو کچھہ تھے زبانی بیان کیا کرتے تھے - یا
کہال اور چھال اور پتون پر متفرق تحریر ہوتے تھے - اسکے وقت سے
سب علوم کی تدوین شروع ہو گئی - چنانچہ ابن جریج - مکہ مین امام
مالک مدینہ مین اوزاعی شام مین ابن عروبہ اور حماد
ابن سلمہ وغیرہ بصرہ مین معمر یمن مین سفیان ثوری
صاحب تصوف کوفہ مین احادیث وغیرہ کی کتابین لکہنے لگے - اسیکے
وقت مین امام ابو حنیفہ کوفی نے فقہ کو رای کے ساتھہ ترکیب دیا -
محمد ابن اسحاق نے کتاب السیر و المغازی سے تاریخ کا ڈہنگ نکالا -
اسحاق ابن حسین وغیرہ علم ہیئت مین عیسی ابن شہلا نہ اور
بختیشوع وغیرہ طب مین - اور علے ہذا القیاس ہر علم مین تصنیفین ہونے
لگین کہ اشارہ انکا ہر ایک علم کی ذیل مین کیا جائیگا - خلفای اسلام مین سے
اول اسی نے نجومیونکے قول پر عمل کیا - اور اپنے غلامون کو کہ اکثر عجم سے تھے
خدمتین اور حکومتین دیکر عرب پر مقدم کیا کہ انجام اسکا نہایت برا ہوا -
دولت فارس کی شان و شوکت عرب مین دکھائی - بہت لمبی لمبی ٹوپیان
بنا کر دربار مین پہنائین کہ اندر اسکے نرسل وغیرہ اور اوپر سیاہ کپڑا ہوتا تھا -

[1] بطلیموس یونانی نے علم ہیئت مین ایک کتاب تصنیف کی کہ بباعث عظمت اور کثرت فوائد کے یونان مین اسکا نام مجسطی یعنی مثنیس مشہور ہوا - جب کتاب مذکور عربی زبان مین آئی تو مجسطی مشہور ہوئی

چنانچہ شاعرون نے اس مضمون کو اشعار مین باندہا - آخر ۱۵۸ھ مین منصور
فوت ہوا

ابو عبد اللہ محمد ابن منصور المہدی

مہدی ۱۵۸ھ مین باپ کے بعد خلیفہ ہوا - مذہبی رد و قدح کی کتاب پہلے
اسنے لکہوائی کہ زندیقون کی تردید مین تہی ۱۶۰ھ مین اسکے عہد مین
دار بل - دیول یا ٹہٹہ ہندوستان کی طرف فتح ہوا مہدی نے
روم کے جہگڑے اپنے بیٹے ہارون کو سپہ سالار کرکے بہیجا - اگرچہ وہ بہی
صغیر سن تہا مگر لڑتا پہرتا اور فتحین حاصل کرتا خلیج قسطنطنیہ تک
پہونچا اور اس لڑائی مین اسقدر لوٹ ہاتہہ آئی کہ گہوڑا ایک ایک درہم کو
بک گیا ۱۶۶ھ مین مہدی نے حکم دیا کہ ہادی کے بعد ہارون
خلیفہ ہو - کعبہ پر گران بہا پوششین بہت کثرت سے ہوگئین - مجاوروں نے
آنکر فریاد کی کہ ایسا نہو بدوی عرب آکر اُسے لوٹ لے جائین اور کعبہ
مسمار ہو جائے - اسنے حکم دیا کہ سوائے ہماری چڑہائی پوشش کے اور سب
اوتار لو - اول اول مہدی بہی منصور کیطرح پردہ مین رہتا تہا کہ رعب
شاہانہ زیادہ ہو - مگر پہر عام دربار کرنے لگا - ارکان دولت نے سبب پوچہا
اسنے کہا کہ تم لوگونکے دیکہنے مین زیادہ لطف ہے - مگر شاہانہ شان و شوکت
اسنے بہت بڑہائی - مکہ مین برف پہلی اسی کے واسطے پہونچی ۱۶۱ھ مین بغداد
اور مکہ کے رستہ مین جابجا عمارتین اور تالاب بنوائے - مسجدون
مین سے مقصورے موقوف کئے اور ممبر اتنے مختصر کردئے کہ جتنے پیغمبر صاحب

کی عہد مین تہے - سلانہ بہمن سمگ بغداد کر ستون مین اونٹون اور خچرون کی ڈاک بٹہائی مسجد الحرام کے گرد پیش کے گہر ملا کر اُسے وسیع کیا آخر سنہ ۱۶۹ مین فوت ہوا

سنہ ۱۶۹

علوۃ سنہ ایک - نام ایک عالم کو اُسنے بلا کر کہا کہ یا تو قضا کی خدمت اختیار کرو - یا میرے بچون کو تعلیم کرو - یا میرے ساتھہ ایک نوالہ کہا لینا کہا لو سوچکر بولا کہ خیر ایک نوالہ کہا لینا آسان ہے - غرض جب سفر خوان شاہانہ بچہا تو وہ کہاتا جاتا تہا - اور باورچی کو بُرا بہلا کہتا جاتا تہا - انجام یہہ ہوا کہ کہانے نے لڑکون کو تعلیم بہی کروائی اور قاضی بہی ہوے

هادي ابن مهدي

سنہ ۱۶۹ مین خلیفہ ہوا - یہہ پہلا خلیفہ ہے جسکی اردلی مین سپاہی ننگی تلوارین لیکر چلے - اُسکو اطبق کہتے تہے سبب اِسکا یہہ تہا کہ بچپن مین اُسکے ہونٹ کہلے رہتے تہی مہدی نے ایک نوکر تعینات کیا کہ جب اُسکے ہونٹ کہلے ہوتے تہی وہ کہتا تہا کہ اطبق یعنی ہونٹ بند کر اِس سبب سے اُسکا لقب اطبق ہو گیا - یہہ خلیفہ شان و شوکت خلافت کو نہ سنبہال سکا مگر باوجود اِسکے فصیح اور ادیب اور رعب داب والا تہا - ایک دفعہ جوجان سے بغداد تک گہوڑے کی ڈاک مین برابر سوار آیا - آخر سوا برس کی خلافت کے بعد سنہ ۱۷۰ مین مرگیا مگر کہتے ہین کہ وہ رشید کو مارنا چاہتا تہا - مان نے اوسی کو زہر دلوا دیا

سنہ ۱۷۰

هارون الرشيد

الخلفا

سنہ ۱۷۰ مین بڑی دہوم دہام سے اِسکا نشان خلافت علم سوار اِسکو واسطہ

کیونکہ واسطہ عرب کے محاورہ مین آویزہ کو کہتے ہین جو ہار کے وسط مین ہوتا ہے عجیب اتفاق
ہے کہ جس رات ہادی خلیفہ مرا یہہ خلیفہ ہوا اور مامون اِسکے گہر مین پیدا ہوا کہ وہ بہی خلیفہ
ہوا رَشِید نے اہل یونان کو خراج گزار کیا سنہ ١٨٩ء مین سرزمین روم مین ہِرَقْلَہ تک لشکر جابجا
پہیلادیا۔ سنہ ١٩٠ء مین صِقِلِّیَہ کا قلعہ فتح ہوا قُبْرُس کو فتح کیا۔ اور منہدم کرکے آگ لگادی
١٦ ہزار آدمی بندی مین آئے سنہ ١٩٢ء مین خُراسان کا دورہ کیا اِسکے علاوہ وہ خود بہی
بہادر تہا سنہ ١٩٠ء مین نوجوان لڑکا تہا کہ خود فوج لیکر رُوم پر گیا اور فتح کرتا ہوا
خلیج قُسْطُنْطُنِیَہ کے پاس تک پہونچگیا اِسنے اول مُحَمَّد اپنے بیٹے کو ولیعہدی
کی بیعت لیکر اُسے اَمِین خطاب دیا۔ پہر عبداللہ دوسرے بیٹے کے لئے بیعت لیکر مامون خطاب
دیا اور ممالک فارس اور خُراسان اِسے دئے۔ پہر قاسم کے لیے بیعت لیکر مؤتمن خطاب
دیا اور جزایر حدود اُسکے سپرد کین اِس وصیت نامہ کی نقل کعبہ مین آویزان کردی اور
مُعتَصِم کو امی ہونیکے سبب سے بالکل محروم رکہا۔ مگر خدا کی قدرت کہ سلطنت و خلافت
پہر اُسیکے حصہ مین آئی اور آخر تک اُسیکی اولاد مین رہی سنہ ١٧٠ء مین فَرَج خادم ترکی نے
سی شہر طَرسُوس آباد کیا۔ اور مَصِیصَہ اور مَرعَش بسایا۔ الغرض علم و کمال نے
اِسکے عہد مین بہت ترقی کی۔ اہل علم کے جلسے کمیٹیوں کے طور پر ہوتے تہے اور تصنیفات کا زور شور
تہا اَلف لیلہ کی تالیف اِسکے عہد مین شروع ہوئی۔ اور تخمیناً ٣٠٠ رات تک پہونچی
بَغداد اور کُوفَہ اور اِسکندریہ مین علوم جمہوری کے مدرسے قائم ہوئے حقیقت مین
یہہ عہد دولت اسلامیہ کے عین اوج اقبال اور ترقی سلطنت کا وقت تہا کہ خلیفہ اور
اُسکے ارکان جامع خلافت و سلطنت تہے۔ بادشاہ ہونیسے بے تکلف و تعصب سے مدد دیتے

اِسی کتب انگریزی مین جزیرہ سسلی کہتے ہین۔
اسکو انگریزی مین سائپرس کہتے ہین جو حال مین سرکار انگلشیہ کے قبضہ مین ہے۔

ارتباط تھا یہودی - عیسائی - پارسی - ہندو عالم دربار مین موجود تھے -
شاہان یورپ سے براہ و رسم شاہانہ خط و کتابت ہی تھی دیکھو شہنشاہ فرانس جو نے تحفے
ہای شاہانہ بھیجے انمین ایک گہڑی بھی تھی - تجارت کی آمدورفت کا بڑا خیال تھا - چنانچہ
نہر بحر روم اور بحر قلزم مین آمدورفت کہولنی چاہی تھی - مگر جعفر برمکی وزیر نے کہا کہ اہل روم
جہاز مین گھس آئینگی اور کعبہ مین سے نمازیون کو اوٹھا لیجائینگے اسلئے یہ ارادہ موقوف
ایرینی ملکہ روم کی سرکش ہوگئی تھی اسلئے لشکر کشی کی اور اوس لڑائی کے لئے جہاز بھی
تیار ہوئے - چنانچہ خلیفہ کا لشکر فتحیاب ہوا - بعد اسکے پھر بھی اکثر لڑائیان اور
فتحین حاصل ہوتی رہین ۱۸۷ھ مین نیکوفورس یعنی نقفور بادشاہ روم نے ۸۰۳ء
نامہ لکہا کہ عقل زنانہ کی سبب سے ملکہ سابقہ نے جو کچھ کیا سو کیا - اب خلیفہ کو چاہیے کہ
جو جو کچھ خراج مین لیا ہی سب واپس کردی رشید نے جب یہہ خط پڑھا تو ایسا آگ بگولا
ہوا کہ کوئی اوسوقت آنکھہ سامنے نکر سکتا تھا - جتنے مصاحب بیٹھے تھے سب ادہر ادہر ٹل گئے
اور وزیر کی بھی عقل گم ہوگئی - رشید نے خط کی پشت پر جو کچھہ اپنی قلم سے لکہا خلاصہ اسکا
یہہ ہے کہ ہمنے تمہارا خط پڑھا - جواب اسکا تم نہ سنوگے بلکہ دیکھہ لوگے - چنانچہ اسیوقت سوار ہوا
اور فتح نمایان حاصل کی - مگر چند روز کے بعد نقفور پھر سرکش ہوا - چنانچہ جب یہہ خبر آئی
تو مارے ڈر کے کوئی شخص رشید سے کہہ نسکتا تھا - آخر عبد اللہ ابن یوسف شاعر نے
ایک طور سے دو شعرون مین مطلب ادا کیا - غرض رشید نے زور و شور سے فوج کشی کی اور اسقدر

* شارل جو بہت مشہور و اعظم شہنشاہ جرمن و فرانس تھا اس سے ہارون رشید کا بہت ارتباط تھا
وزر عربی مین بوجھہ کو کہتے ہین چونکہ تمام سلطنت کا بوجھہ اوٹھا لیا تھا اسلئے جعفر کو وزیر
کا خطاب ملا اور یہہ لفظ عام ہوگیا -

جی توڑ کر اڑا کر قلعہ کے صحن مین اونٹ جا بیٹھایا ۔
باوجود اسکے عیش و عشرت سے بہی دل خوش کرتا تہا ۔ اگرچہ پہلا مغنی اسلام مین طُوَیس ہوا
مگر اسکے دربار مین ابراہیم موصلی بڑا ماہر علم موسیقی کا تہا ۔ خلفا مین اول اسی خلیفہ نے چوگان
کہیلا اور آویزان نشانہ پر شرط باندہکر تیر اندازی کی اور شطرنج بہی کہیلی ۔ اور گویون کے لیے
مراتب اور طبقے مقرر کیے (دیکہو بیان علم موسیقی) آخر سنہ ۱۹۳ھ مین فوت ہوا اور کہتے ہین کہ جبریل
طبیب نے معالجہ مین غلطی کی ۔ مگر اسنے اپنے ایک رازدار سے یہہ بہی کہا تہا کہ میرے بیٹون نے
مجہے روگ لگا رکہے ہین کہ وہی میرے ندیم بنے ہوئے ہین جنہین مسرور ۔ مامون کا ہی اور بختیشوع
آمین کا اسیطرح مؤتمن وغیرہ

[سنہ ۸۰۹ع]

خاندان برامکہ کی تباہی بہی اسکے عہد مین قابل یادداشت ہے
واضح ہو کہ سنہ ۱۳۲ھ کے قریب برمک نام ایک ترک بچہ نو بلخ سے آکر سفاح کے پاس حسن خدمت
سے وزارت تک نوبت پہونچائی اسکا بیٹا خالد اور اسکا بیٹا یحیی اور اسکا بیٹا جعفر
تین پشت تک خاندان عباسیہ مین اسقدر صاحب اقتدار رہے کہ اندازہ عقل سے خارج ہے سنہ ۱۸۷ھ میں
رشید نے کسی حرکت ناشایستہ کے دیکہنے سے جعفر برمکی سے ناراض ہوکر اسکے تمام خاندان کو نیست و نابود
کر دیا اور پہر اپنی غلطی پر بہت پشیمان ہوا ۔ جعفر وزیر کی محاسن تدبیر اور قوانین ملکداری اسیقدر
مین قابل تعریف ہین ۔ فن ادب و انشا مین وحید عصر تہا ۔ ترویج علوم و فنون کا نہایت شایق تہا
جو کچہہ سامان تصنیف و اہل تالیف کا منصور اور مہدی کے وقتین جمع ہوا اسی خاندان کی حسن تدبیر مین
سمجہنا چاہئیے ۔ چونکہ پہونکی دینارونکو خالص کرکے اسنے رواج دیا اسلیے زر جعفری یعنی زر خالص اب تک بہ مین مشہور
اور زر جعفری اصطلاح فارس کی ہے اس خاندان کی سخاوت اور جود و کرم افسانونکی طرح کتابون
مین یادگار رہیں ۔ اگرچہ سبکا درج کرنا اس کتاب کی حیثیت سے زیادہ مگر ایک نکتہ

[سنہ ۷۵۰ع]

[سنہ ۸۰۳ع]

نمونہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ جعفر وزیر اور حاکم مصر مین کچھہ شکر رنجی
آگئی تھی۔ ایک شخص اس معاملہ سے بےخبر جعفر کی طرف سے جعلی خط سفارش
کا بنا کر وہان پہونچا۔ اُسنے متعجب ہوکر عزت و حرمت سے مہمان کیا۔ مگر خط کو
جو دیکھا تو شبہہ معلوم ہوا اِسلئے جعفر کا وکیل جو وہان رہتا تھا اُسے دیا
وکیل نے اصل خط جعفر کو بھیجکر حال دریافت کیا۔ جعفر بھی دیکھکر حیران
ہوا اور حاضرین سے پوچھا کہ اِسے کیا سزا دینی چاہیئے کسینے قتل کو کسینے ہاتھ
کاٹنے کو۔ کسینے مار باندھکر چھوڑ دینے کو کہا جعفر نے کہا کہ حیف ہے تم مین
ایک آدمی بھی صاحب مروت نہین۔ دیکھو مجھہ مین اور حاکم مصر مین مدت سے
بگاڑ تھا۔ اور ہم دونون چاہتے تھے کہ صفائی ہوجاوے مگر جو در رجوع کرتے
ہوئے طرفین مین سے ہر شخص شرماتا تھا۔ خدانے اِسکی بدولت صلح عطا کی ایسے
وکیل کا احسانمند ہوکر جو کچھہ انعام شکریہ مین دیا جائے کم ہے۔ تم
ایسی ایسی سزائین تجویز کرتے ہو۔ اُسیوقت کاغذ مذکور اوٹھا کر پشت پر
لکھا کہ سبحان اللہ یہہ تو خاص میرا خط ہے تمہین اسمین شک کیونکر ہوا۔ یہہ میرا
بڑا دوست ہے۔ جو کچھہ اسپر احسان کروگے مجھپر احسان ہوگا۔ چنانچہ حاکم
مذکور نے بہت غنیمت سمجھا اور بہت سا مال اور تحائف دیکر بغداد کو رخصت کیا
جب وہ یہان پہونچا تو اسے ڈر کے پانوپر گر کر رونے لگا جعفر نے کہا کہ
بھائی تم کون ہو۔ اُسنے کہا کہ آپ کا چور۔ جھوٹا۔ جعلساز۔ جعفر نے
اُسے پاس بٹھایا اور پوچھا کہ کیا ہاتھ آیا۔ اسنے کہا ۱۰۰ x ۱۰۰۰ ہزار دینار۔ جعفر
نے کہا کہ چند روز ہمارے پاس رہو تا کہ اوتنا ہی اور ہو جائے چنانچہ چند روز رکھکر

رخصت کردیا۔

عبرت حکیم بختیشوع طبیب سے روایت ہی کہ ایک دن رشید تہ خلہ مین شہر سلام مین بیٹھا تھا کہ مین بھی پہونچا۔ بیچ مین دجلہ بہتا تھا۔ سامنے آل برمک کے مکانات تھے دیکھا کہ سوار اور پیادہ یحیٰی کے مکان پر ہجوم ہے۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ خدا یحیٰی کا بھلا کرے۔ ہمارے لئے کیسی محنت اوٹھاتا ہے اور ہم اوسکی بدولت آرام سے عیش کرتے ہین۔ حکیم مذکور کہتا ہے کہ ایک دفعہ پھر مین وہین رشید کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہی عالم سامنے سے نظر آیا۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ حقیقت مین یحیٰی خلافت کرتا ہے۔ مین تو فقط برای نام ہون مین اسیوقت سمجھ گیا کہ اب خلیفہ انہین نہین چھوڑتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایسے اشخاص کے دشمن اور حاسد بھی بے شمار رہوتے ہین۔ چنانچہ اکثر لوگ رشید کے کان بہرتے رہتے تھے۔ ایک انہین سے فضل ابن ربیع بہی تھا۔ جو کہ منصور اور مہدی اور ہادی کے عہد مین حاجب کا عہدہ رکہتا تھا۔ مگر ظاہر حال مین سبب یہہ ہوا کہ آل ابی طالب سے خلفا ہمیشہ خائف رہتے تھے اسلئے انہین قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے۔ چنانچہ رشید نے ایکدفعہ کسی علوی کو قید کر کے جعفر کی سپرد کر دیا جعفر نے رحم کہا کر اُسے چھوڑ دیا۔ دشمنون نے رشید کو خبر دی۔ رشید نے جعفر سے پوچھا کہ وہ علوی کہان ہے اُسنے کہا کہ میرے پاس ہے رشید نے کہا کہ تجھے میری جان کی قسم تیرے پاس ہے؟ جعفر سمجھ گیا اور کہا کہ اُسے مینے چھوڑ دیا۔ کیونکہ مینے سمجھا کہ اور

سے خلیفہ حق کو کچھہ آزار نہین پہونچ سکتا تہا۔ خلیفہ اسبات پہ خفا ہوا کہ جعفر نے
غلام کو گہر مین بہیجا کر جعفر کا سر کٹوا منگوایا۔ اور باقی خاندان کو اسطرح تباہ کیا
کہ نشان تک باقی نرہا جعفر کی عمر اسوقت ۳۷ برس کی تہی اور وزارت کچھہ کم
۱۷ برس کی۔ یہہ بہی واضح ہوا کہ جعفر کا دادا خالد حقیقت مین برمک

سنہ ۷۰۶

کا بیٹا نہ تہا۔ طبری کی روایت ہے کہ ۸۶ھ مین قُتَیبَہ بن مُسلِم بلخ
مین آیا تو قیدیون مین ایک عورت آئی کہ عبد اللہ بن مسلم نے اسے
اپنے پاس رکہا۔ آخر کو صلح ہوئی تو قیدی واپس ہوئے۔ زن مذکور نے کہا کہ
اے عرب مجہے تیرا حمل رہ گیا ہے وہ عورت برمک حکیم کی بی بی تہی عبد اللہ
نے اُسے برمک کے سپرد کر دیا اور کہا کہ بیٹا ہوا تو ہمارا ہوگا چنانچہ اس سے
خالد برمکی پیدا ہوا جب مہدی عباسی ادہر آیا تو اُس عورت نے
یہہ بچہ اُسے لاکر دیا مہدی بغداد مین لے آیا۔

محمد ابو عبد اللہ امین ابن الرشید

سنہ ۸۰۹

۱۹۳ھ مین خلیفہ ہوا۔ اگرچہ نہایت حسین اور فصیح تہا مگر بے تدبیر اور عیاش
اور فضول خرچ تہا۔ پہلا حکم اوسکا یہہ ہوا کہ قصر منصور کے نیچے چوگان بازی
کا میدان تیار ہو قاسم اور مامون دونو بہائیون سے نزاع ڈالدی
چند روز تو امین اور مامون دونو کا نام خطبہ مین پڑہا گیا۔ مگر بعد
کی وصیت نامہ کو کعبہ سے منگا کر پہاڑ ڈالا۔ اور ۴۰ ہزار کا
لشکر دیکر بڑی دہوم دہام سے روانہ کیا چنانچہ اسمین چاندی
کی بیڑیان مامون کے لئے ساتہہ تہین مامون نے بہی ملاحظہ

کی جمعیت سے مقابلہ پر بہیجا اور فتحیاب ہوا۔ آخر بغداد کا محاصرہ ہوا۔ منجنیقوں سے دارالسلام کی دیوارین ست نہ ہین۔ اور اہل شہر پر نہایت سختی گزری چنانچہ شاعرون نے اسپر مرثیئے نظم کئے۔ ۱۵ مہینے کے بعد تمام ارکان دولت حریف سے جا ملے آخر ۱۹۸ھ میں گرفتار ہوتے ہی قتل ہو گیا کہ مامون کو بھی اسکا افسوس رہا۔ امین نے ۵ برس کی سلطنت مین لہو و لعب و عیش و عشرت کے سوا کچھ نکیا۔ ۵ کشتیان۔ شیر۔ ہاتھی عقاب۔ سانپ۔ گھوڑے کی صورت بنوائین تہین کہ ان مین بیٹھ کے عالم آب کا تماشا دیکھا کرتا تہا۔

سنہ ۱۳ ۸ء

عبد اللہ ابو العباس مامون ابن الرشید

سنہ ۱۳ ۸ء

مامون ۱۹۸ھ میں خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ دولت و عظمت اور سخاوت مین مشہور تہا۔ اسنے سیاہ پوشی کی جگہ سبز پوشی کا حکم دیا کیونکہ بنی فاطمہ کا لباس تہا۔ اسپر آل عباس مین فساد ہوا۔ اور آخر سیہ پوشی ہی قایم کرنی پڑی۔ اِسکے علاوہ قرآن کے مخلوق ہونیکے مسئلہ مین بھی اختلاف شروع ہوا ۲۱۴ھ مین روم کے بادشاہ سے ایک نئی بنیاد پر لڑائی شروع ہوئی۔ یعنی ایک فاضل علوم ریاضی کا دربار روم مین تہا۔

سنہ ۸۲۹ء

مامون نے اسے بلایا نقفور بادشاہ نے روکا۔ اسپر لڑائی قایم ہو گئی اسوقت خلیفہ فتحیاب ہوا۔ مگر چند روز بعد یونان نے کئی فتحین حاصل کین جس سے نقفور کا دل بڑہ گیا۔ اور لڑائی پر کمر باندہی کہ معتصم کے عہد مین پھر اسکا ظہور ہوا۔ سلطنت کی شان و شوکت نے اِس عہد مین

* کہتے ہین کہ داسطے بنی عباس سنہ فاتحہ اور واسطہ اور خاتمہ ہے چنانچہ فاتحہ سفاح اور واسطہ مامون اور خاتمہ معتضد ہے +

تہذیب سے بہی زیادہ ترقی کی - چنانچہ جب ۲۱۰ھ مین بوران بنت حسن
ابن سہل سے آپنی شادی کی تو ہزارون مشک وعنبر کی گولیون
مین کاغذ کے پرچے لپیٹے ہوئے تہی کہ زر نقد اور لونڈی غلام اور
گہوڑون اور املاک اور جاگیرون کی چٹہیان اُنپر لکہی ہوئی تہین وہ
گولیان نثار مین پہینکین - اور جسکے ہاتہہ مین جو گولی آئی اوسکی چٹہی
کی چیز اُسے ملی

اُسنے بہی مختلف ولایتون سے اہل کمال کو جمع کرکے علوم حکمی اور ریاضی
وغیرہ فنون علمی وعملی کیطرف حوصلہ شاہانہ سے توجہ کی - جزیرہ قبرس
سے بہی بہت سی کتابین فلسفہ اور حکمت یونانی کی ہاتہہ آئین - اور اپنے
ایلچی شاہان یورپ کے پاس بہیجکر یونانی ورومی کتابون کے ترجمے
اور نقلین منگائین بلکہ اپنے مترجم بہیجے چنانچہ بہت کچہہ سامان جمع ہُوا
اسلام کے علمانے اِن علوم مین ایسے کمال پیدا کئے کہ معلم اول* کی
رای مین رد وقبول سے دخل وتصرف کئے اور خود بہی کتابین تصنیف
کین چنانچہ جن جن علمونمین انکی کوششون نے جوہر دکہائے اُن
علوم کے ذکر مین اشارہ کیا جائیگا مامون نے پہلے دیبائے سفید کی
پوشش کعبہ پر چڑہائی (محمود غزنوی نے زرد پوشش بہی چڑہائی تہی)
مامون کا قول تہا کہ عقلون کی لڑائی دیکہنے سے زیادہ کوئی
تماشا دنیا مین نہین

اسکے زمانہ مین آل عباس کی مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ ۳۰ ہزار

* معلم اول ارسطاطالیس اور معلم ثانی ابو نصر فارابی اور معلم ثالث شیخ بوعلی سینا کو کہتے ہین

۲۱۲ ۸۲۸ تھے ۲۱۳ھ مین جزیرہ صقلیہ اغلبی خاندان کے ذریعہ سے
بہر تحت مین آیا - اسکے عہد مین ترکی غلام زیادہ ترعہد سے پانے لگے
طاہر کو ملک خراسان بالاستقلال عنایت کیا جس سے انجام کو
خاندان طاہر کی سلطنت قایم ہوئی - اور بعض بعض ملکون کے حاکم
۲۱۸ ۸۳۳ اپنے اپنے دلونمین خیال خودسری کرنے لگے ۲۱۸ھ مین ایکدن
کہجوریں اس کثرت سے کہا یئن کہ دفعتہً انتقال ہوگیا -
مامون بخلاف خلفاے گزشتہ کے بنی فاطمہ سے بہت مانوس
تہا اور انپر احسان واکرام کرتا رہتا تھا - بلکہ اپنے بعد بہی رعایت کے لیے
وصیت کر گیا - اسوقت تک کل اہل اسلام پر خلفا کی دینی اور دنیاوی ہیبت
اور سلطنت کا جاہ وجلال برقرار تھا -

لطیفہ مامون کو شطرنج کا بہت شوق تہا کہتا تہا کہ اس سے
عقل بہت تیز ہوتی ہے مگر باوجود اسکے اچھی نہ کہیلتا تہا وہ خود کہا کرتا
تہا کہ میں عالم کا بندوبست کرتا ہون مگر دو بالشت کپڑے کا بندوبست
نہیں کرسکتا

تحقیق وہان کے لوگ اسوقت شطرنج کو شاہ مات کہتے تہے
پس یہہ کہیل وہان سے بلاد یورپ اور انگلینڈ مین گیا ہے - چنانچہ
انگریزی مین اسے چکمیت کہتے ہین جو کہ مبدل شاہ مات کا ہے
اور فرنچ اور جرمن وغیرہ زبانوں مین بہی اسکے قریب قریب الفاظ استعمال ہیں

معتصم باللہ ابو اسحق محمد ابن الرشید

سنہ ۲۳۳

سنہ ۸۳۳ ۲۱۸ھ مین تخت نشین ہوا - بہادری کے ساتھہ نہایت قوی ہیکل اور زورآور تہا - اسنے ترک کے غلامون کو بہت قوت دی - خود بھی ترکون سے بہت شوق تہا - انہین کی بولی بولتا تہا اور وہی چال چلن تہا - قریب ۱۰ ہزار کے غلام تہے کہ حکومتون اور خدمتون پر مامور تہے - بہت سے غلام سمرقند اور فرغانہ سے منگائے - تمام خلعت شاہانہ اور سونے کی پیٹیان باندہے بازار مین گہوڑے دوڑاتے پہرتے تہے اور لوگون کو آزار دیتے تہے کہ شہر تنگ ہوگیا آخر سبنے فریاد کی کہ اگر خلیفہ اپنے لشکر لیکر یہان سے نہ نکل جائیگا تو ہم جہاد کے زور سے لڑینگے تب معتصم

سنہ ۲۳۵

نے شہر فاطول کے پاس سنہ ۸۳۵ ۲۲۰ھ مین شہر سُرّ من رائے آباد کیا کہ مختصر ہوکر سامرہ مشہور ہوگیا

قیصر پر فوج کشی کی اور زبطرہ جو قیصر نے لے لیا تہا اُس سے چہڑا کر عموریہ کو فتح کیا - قیصر نے جب عموریہ کو فتح کرکے لوگون کو قید کیا تو ایک علویہ عورت نے مصیبت زدہ ہوکر پکارا کہ وامعتصما - سپاہی ہنسکر بولا کہ آتا ہے ابلق گہوڑے پر سوار - اتفاقاً یہ خبر معتصم کو بھی پہونچی جسطرح بیٹہا تہا اوسیطرح اوٹھہ کہڑا ہوا اور رگ ٹوٹ وہان تک جاکر فتح پائی اور اُس بڑہیا کو تلاش کرکے قید سے چہڑایا کہتے ہین کہ اس لشکر مین ایک لاکہہ ۳۰ ہزار سوار تہے اور سب کی سواری مین ابلق ہی گہوڑے تہے جب فتح پاچکا تو پہر اپنے معمولی جلسہ مین بیٹہا اور کہا کہ اب عیش و عشرت نے مزا دیا - ٭

حمید ابن کاؤس ماوراءالنہر کے ایک خاندانی ترک کو افشین خطاب
دیکر سپہ سالار کیا۔ اسکی اور سردارونسی ناچاقی رہتی تہی چنانچہ اس سبب سے
اکثر فساد رہا۔ آخر معتصم نے اُسے قید کر کے زہر سے مار ڈالا۔
اسکے عہد تک سوا اندلس کے اور سب ممالک مقبوضہ بظاہر تابع تھے
اندلس کی تسخیر کا ارادہ کیا تہا کہ ملک عدم سے پیغام طلب آیا ہزار اشرفی
روز صرف اسکے کہانے کا صرف تہا۔ ایک عالیشان میدان بغداد
مین بنایا اور آپ ہی ویران کر دیا۔ عجیب نام ایک غلام ترک کی
تعریف مین شعر کہتا تہا اور کہواتا تہا۔ آخر سنہ ۲۲۷ھ مین مرگیا۔ ۸۴۱ء

واثق باللہ

باپ کے بعد سنہ ۲۲۷ھ ۸۴۱ء مین خلیفہ ہوا اور سنہ ۲۳۲ھ ۸۴۶ء مین مرگیا

المتوکل علی اللہ

واثق کا بیٹا خورد سال تہا وصیف غلام ترک نے متوکل۔ معتصم
کے بہائی کو خلیفہ کیا۔ اسکی بے تدبیری سے سلطنت زیادہ ضعیف ہو گئی
روم کی فوج آئی اور دمیاطہ تک لوٹ مار کر دریا کی راہ چلی گئی
اسکی چار ہزار بی بیان اور حرم لونڈیان تہین۔ ایک دن ابن سکیت
اسکے بیٹون کو کہ حسن اور حسین انکا نام تہا پڑہاتا تہا اسنے پوچہا
تیرے نزدیک ابن حسن اچہا ہے یا حسین ہ۔ اسنے کہا قنبر*
غلام متوکل نے خفا ہوکر اسکی زبان نکلوا ڈالی۔ یا غلامون سے پامال

* یعنی تیرے دونو بیٹون سے انکا غلام قنبر بہتر ہے اس خلیفہ کو بنی فاطمہ سے مخالفت تہی چنانچہ
کربلا مین مرقد حسین پر ہل کاٹ کر ڈالی کہ منہدم ہو جاوے۔

کروادیا چونکہ ترک بہت زور پکڑ گئے تھے اسلئے رفتہ رفتہ مختلف باتون پر ناراض ہوکر منتصر اپنے بیٹے کی ترغیب سے سنہ ۸٦١ء مین قتل ہوا

المنتصر باللہ ابو جعفر محمد ابن متوکل

سنہ ۸٦١ء ۲۴۷ھ مین تخت نشین ہوا۔ بہت سلیم اور نیک خلاق تھا۔ برخلاف باپ کے بنی فاطمہ کے ساتھہ بھی ملایمت ظاہر کی۔ مگر امرا سے کینہ ور کی ترغیب سے جن جن لوگوسنے خایف تھا او نہین قتل کرنے لگا اور کشتا کشی کی تلوار نے خون کے دریا بہادئے۔ آخر باپ کا خون بھی کچھہ آسان بات نہ تھی جسطرح کہ پارکشون کے لئے سزا سے الٰہی مشہور ہے ٦ مہینے کے اندر مرگیا یا زہر سے مارا گیا

کہتے ہین کہ ایک دن جشن عشرت کے لئے مکان سجوایا اور توشہ خانہ شاہی سے فرش مکلف نکلوا کر بچھوایا۔ اسپر ایک بادشاہ تاجدار کی تصویر تھی اور کچھہ فارسی مین لکھا ہوا تہا منتصر نے منشی کو بلوا کر پڑھوایا منشی دیکھہ کر غمگین ہوا۔ اور نہ پڑھا۔ خلیفہ نے اصرار کرکے پڑھوایا اسپر لکھا ہوا تہا کہ مین شیرویہ بن کسریٰ ہون۔ باپ کو قتل کیا مگر ٦ مہینے سے زیادہ ملک نصیب نہوا۔ منتصر کا رنگ فق ہوگیا اور بچھونون کو جلوادیا۔

واضح ہو۔ کہ اسوقت مین ترک بھی سلطنت مین ایک بڑے حصہ دار ہوگئے تھے کہ جسکو وہ چاہتے تھے وہی خلیفہ ہو جاتا تہا۔ یہہ ترک خوارزم اور ماوراءالنہر سے بندی بازار خرید ہوکر آتے تھے۔ اور

اسکا اصل سبب یہ تھا کہ تاتار چین کے بادشاہ انہین اسطرف سے دبا کر
عمل اسلام کی طرف نکالتے تھے ادہر کی سرحد پر آتے تھے تو اسلام کو قوی
پاتے تھے اور مغلوب ترکون کے سردار انہین اسلام کے حکام کو تحفہ
تحایف مین دیتے تھے یا بیچ ڈالتے تھے یا لڑائیون مین بندی ہو جاتے
تھے - وہان سے مال غنیمت مین تحفہ کے طور پر خلیفہ کے دربار مین آتے
تھے اور خلفا کی بے تدبیری سے فرعون بے سامان ہو جاتے تھے
حق پوچھو تو ایسی فوج کا سلطنت مین رکھنا نہایت خطرناک ہے چنانچہ
خلفا نے انہین عرب کا زور گھٹانے کے لئے مالک شمشیر کیا
انہون نے دیکھا کہ عرب کا مطلب ہمارے ذاتی مطلب کے خلاف ہے
پس خلیفہ کی دی ہوئی تلوار سے ہاتھ انہین پر صاف کئے

بلاد یورپ مین ایک دفعہ دوما (روم قدیم) مین غلامون کی
فوج خاص نے زور پکڑ کر تاج سلطنت کو اپنے ہاتھ مین اٹھایا تھا کہ جسکے سر
چاہتے تھے رکھدیتے تھے وہی حال یہان ہو گیا - چنانچہ متوکل کو
آپ ہی خلیفہ کیا پھر بیٹے کے ہاتھ سے اُسے مروا دیا - اور اُسیطرح
ورق کتاب کی طرح برابر سلطنت کو الٹتے رہے - چنانچہ بیان آئندہ
سے واضح ہوگا -

مُستعین باللہ ابو العباس احمد ابن معتصم

بغاء کبیر اور بغاء صغیر او نامش ترک سردارون نے مشورہ کیا کہ ا
خاندان کو پدر کشی کے جرم مین سلطنت سے خارج کرنا چاہئے اسلئے

مُستَعِین ابن مُعتَصِم کو سنہ ۸٦٢ (۲۴۸) مین مسند نشین کیا۔ مگر دوسرے ہی برس
ترک سردارون مین فساد ہوا مُستَعِین سامرے سے بھاگ کر بغداد مین چلا
آیا۔ اور ہر چند ترکون نے بلایا مگر وہ نہ گیا۔ اُنہون نے مُعتَز
کو اپنا خلیفہ کر لیا اور لشکر لیکر مُستَعِین پر آئے اہل بغداد اُسکے
طرفدار ہو گئے کئی مہینے تک لڑائی رہی اور قحط اور قتل کی آفت سے
لوگ تنگ آ گئے۔ آخر مُستَعِین کی معزولی پر صلح ہوئی۔ اور مُستَعِین
سنہ ۸٦٦ (۲۵۲) مین قتل ہوا۔ اس خلیفہ نے لمبی لمبی ٹوپیون کو مختصر کیا اور
آستینون کو گھٹا دیا۔ اسی کو اسکی مہمات سلطنت سمجھنا چاہیے

مُعتَز بِاللہِ مُحَمَّد ابو عبد اللہِ ابنِ مُتَوَکِّل

مُعتَز سنہ ۸٦٦ (۲۵۲) مین مسند نشین ہوا۔ اس سے بڑی چوک یہہ ہوئی کہ عرب
لوگ اسکے ساتھ تھے مگر پھر بھی ترکونکو صاف نہ کر دیا۔ ۱۹ برس کا نوجوان تھا
اور نہایت خوبصورت تھا۔ پہلے خلفاء کچھہ چاندیکا زیور رکھتے تھے اسنے
سونے کے زیور سے سواری کی۔ تابیون اور سپہ سالارونکی عزل و نصب اسکے
عہد مین بھی ہے صالح ابن وصیف ایک ترک زبردست سردار تھا کہ مُعتَز
بھی اوس سے ڈرتا تھا۔ سپاہ کے سردارون نے کہا کہ ہماری تنخواہ اگر
خلیفہ دیدے تو ہم اُسکا قصہ پاک کر دین۔ ادہر سے اسنے بھی مُعتَز کی مان سے
۵۰ ہزار دینار تقسیم تنخواہ کے لئے مانگا اُسنے صاف جواب دیا۔ آخر بغاوت
یہانتک بڑھی کہ فوج مسلح ہو کر حرم سرا کے دروازے پر آئی۔ اور
مُعتَز کو طلب کیا اسنے کہا کہ مینے دوا پی ہے ضعف کے مارے آ یا نہین

جاتا - انہون نے کچہہ خیال نہ کیا اور اندر سے اسکی ماںگین پکڑ کر گہسیٹ لائے
بہت سونٹے ماری اور دہوپ مین بٹہایا - موںہہ پر تہپیڑین مارتے تہے
اور کہتے تہے کہ خلافت سے مستعفی ہو - آخر اوسنے استعفا ظاہر کیا
اور محمد ابن واثق کی بیعت اس سے لی - اول ہوکہہ پیاس کی تکلیفین دیکر
حمام مین غسل کروایا - حمام سے نکلکر پیاس زیادہ ہوئی تو برف کا پانی پینے
کو دیا کہ پیتے ہی مرگیا ٭

پہر اسکی ماں سے ہی مال کثیر صالح کے ہاتہہ آیا - چنانچہ ۱۳ لاکہہ دینار اور ۲ سیر
کے قریب زمرد - ۶ سیر کے قریب بڑے بڑے موتی - اور باقی نقد وجنس
علیحدہ - یہہ واقعہ سنہ ۲۵۵ مین ہوا

مہتدی باللہ صالح محمد ابو اسحق ابن واثق

اول معتز کو حاضر کیا - گواہون نے گواہی دی اور اس سے کہوایا کہ مین
خلافت کے کام مین عاجز ہون پہر اس سے بیعت لیکر مہتدی کو خلیفہ
کیا مہتدی حسن صورت اور عبادت کے ساتہہ شجاعت بہی رکہتا تہا
بلکہ کوئی اسکا رفیق نہ تہا - کہانے پینے مین فقرا کی طرح گزارہ کرتا تہا
راگ رنگ سب موقوف کردئے - ظلم کی زیادتی کو روکا اور بعض سرکشون
کو دور دور کے ملکون مین بہیجدیا - یہہ خلوت مین تنہا رہتا تہا اور لکہنے والے
اسکے سامنے بیٹہے لکہا کرتے تہے - سرداران ممالک کا پہر آپس مین
جہگڑا ہوا اور نتیجے کشت وخون کے بعد خلیفہ سنہ ۲۵۶ مین گرفتار
ہوکر مارا گیا ٭

المعتمد علی اللہ ابو العباس ابن متوکل

سنہ ۲۵۶ھ مین مقام جوسق کے قید خانہ سے نکلکر مسند نشین ہوا۔ اسکا بھائی موفق بڑا قابل اور نیک تہا کہ بھائی کی سلطنت کا نہایت خوبی سے بند و بست کیا۔ معتمد کو موسیقی کا بہت شوق تھا۔ خود بھی گاتا بجاتا تہا اور رات دن راگ رنگ عیش و عشرت مین رہتا تہا کہ لوگ اس سے بیزار ہو گئے ❊

احمد بن طولون مصر مین۔ اور یعقوب صفار خراسان مین خود سر ہو گئے ملک زنج سے بہبود خارجی نے بغاوت کی اور بلاد اسلام کو لوٹ مار سے تباہ کر دیا۔ لکھوکہا مسلمان اور سادات قتل و غارت کئے۔ یہانتک کہ ایک ایک کے پاس ۱۰۰ علوی عورتین خدمتین تہین موفق نے اسپر فوج کشی کی اور خاطر خواہ سزا دیکر سب قیدیونکو چہڑایا اور بہبود کا سر کاٹ لایا۔ اسدن تمام بغداد مین عید کی طرح خوشی ہوئی اور قیدیون کو اپنے اپنے گہر و مین پہونچایا۔ علوی بہی طبرستان وغیرہ مین مخالفت کرتے رہے۔

موفق نے دیکہا کہ سلطنت مین بڑا ضعف ترکونکے فساد سے ہے۔ چنانچہ اسکا بہی قرار واقعی بند و بست کیا

بہت افسوس ہے کہ معتمد نے خیر خواہ بہائی کیطرف سے بے اعتماد ہوکر ابن طولون حاکم مصر سے سازش کی کہ اخیر کو خود قید ہو گیا۔

اہل فرنگ نے بھی دو دفعہ حملے کئے ایک دفعہ شہر لوتوسہ اور دوسری دفعہ

دیار بکر اور الجزیرہ اور موصل وغیرہ تک آ گئے۔ جنگل کے اعرابی
کعبہ کی پوشش اوتار کر لیگئے سنہ ۲۷۸ھ مین موفق کے مرنے سے — سنہ ۸۹۱ء
معتمد کی خاطر جمع ہوئی تھی کہ سنہ ۲۷۹ھ مین خود بھی مرگیا — سنہ ۸۹۲ء

المعتضد باللہ احمد ابو العباس

معتضد۔ موفق کا بیٹا تھا۔ چچا کی جگہ مسند نشین ہوا۔ نہایت شجاع* اور
مہیب تھا۔ اور ساتھہ اسکے نہایت سخت مزاج اور خونریز تھا چنانچہ لوگ اسکو
سفاح ثانی کہتے تھے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچھا ہوا کہ تمام مفسدے
فرو ہو گئے۔ ممالک فرنگ کی طرف سے بھی امن رہا بلکہ فتوحات تازہ مین
مکوریہ بلاد روم سے فتح کیا۔ البتہ قرامطہ نے بہت زور پکڑا
خمارویہ طولونی نے اپنی بیٹی خلیفہ کو دی۔ نقد و مال اور لونڈی غلام
کے علاوہ تین صندوق جواہرات کے بھرے ہوئے تھے آخر سنہ ۲۸۹ھ مین مرگیا — سنہ ۹۰۲ء

المکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد

باپ کی مسند پر بیٹھا حسن انتظام سے سب کو خوش کیا۔ اور جو جو مکان اور باغ لوگونکے
اسنے اپنے محلون کے لئے لیلئے تھے وہ واپس کر دئے جنگ روم مین انطالیہ فتح کیا
اور مال بے تعداد لوٹ مین ہاتھ لگا۔ قرامطہ نے اسکی عہد مین بھی بڑا زور شور کیا آخر سنہ ۲۹۵ھ مین مرگیا — سنہ ۹۰۸ء

مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر ابن معتضد

چھوٹی ہی عمر مین نمک حلال وزیر کی صلاح سے تخت نشین ہوا۔ امور مملکت مین

* اسقدر قوی تھا کہ اکیلا شیر کا مقابلہ کر سکتا تھا + ابو سعید قرمطی سنہ ۲۸۶ھ بحرین ظاہر ہوا اسنے بصرہ
اس پاس مین خلیفہ کے لشکر کو کئی شکستین دین
تھا اسکے عہد مین پیچھے بن زکرویہ قرمطی نے عروج پایا اور کئی دفعہ خلیفہ کے لشکر کے ہاتھ
سے لڑا آخر سنہ ۲۹۰ھ مین مارا گیا اور اسکی جگہ اوسکا بھائی حسین کھڑا ہوا
+ صولی کہتا ہے کہ کسی خلیفہ نے خلفاء عباسیہ مین سے اپنا نام علی سوائے اسکے نہین رکھا

ایسا خوش نصیب تہا کہ باوجود صغر سن کے ارکان سلطنت نے فساد کرکے ابن المعتز کو
خلیفہ بنایا - مگر جب وہ ہتہیار سج کر باہر نکلا تو سب ساتہ ہوگئے - اور مفسد گرفتار ہوکر
قتل ہوئے - اسکے عہد مین ایکدفعہ قرامطہ حجر اسود کعبے سے لیگئے دوسری دفعہ
پھر آئے اور قتل غارت کو حد سے زیادہ گزار دیا منصور حلاج کا واقعہ بہی اسیکے عہد
مین ہوا سنہ ۳۱۴ھ (۹۲۶) اور سنہ ۳۱۵ھ (۹۲۷) مین لشکر روم ملطیہ اور دمیاط مین
داخل ہوا اور لوٹ کر مسجد جامع مین ناقوس بجائے ؛

قرامطہ اکثر خلق خدا کو آزار دیتے رہے اور لشکر خلیفہ کو شکست دی دیالمہ بہی اپنا زور دکہاتے
رہے - اہل روم نے خلاط کو فتح کرکے مسجد جامع مین بجاے ممبر کے صلیب لا کر رکہی سنہ ۳۱۷ھ (۹۲۹) مین پہر ابن
معتضد کو قاہر باللہ کا لقب دیکر خلیفہ کر لیا - مگر اس خوش نصیب اقبال نے
کام کیا اور قاہر گرفتار ہوگیا - سنہ ۳۰۶ھ (۹۱۸) مین مقتدر کی ماں نے ایک
شفاخانہ جاری کیا کہ جسکا ۷ ہزار دینار سالانہ خرچ تہا ؛

خلیفہ وقت کے صغر سن اور کچہہ بے تمیزی کے سبب سے عورتین محل کی فیصلہ
مقدمات کے لئے بیٹہا کرتی تہین - اسبات سے تمام امرا ناراض تہے آخر
سنہ ۳۲۰ھ (۹۳۲) مین مونس خادم کی شمشیر بغاوت سے خلیفہ ذبح ہوا

القاہر باللہ ابو منصور محمد

مونس خادم جب مقتدر کو مار کر بغداد مین آیا تو چاہا کہ اسکے بیٹے کو خلعت
خلافت پہنا دے مگر ایک رکن دربار نے کہا الحمد للہ کہ اس بادشاہ کی اطاعت سے نجات
ہوئی جسنے محل کی عورتوں کے ہاتہہ مین حکومت دیدی تہی اب ایسے شخص کو

جبکہ مقتدی اور منصور علمی مکہ کی طرف چلے جاتے تہے تو اوسوقت ابو طاہر [illegible] ابو سعید قرمطی نے حاجیون کو قتل کرکے انکی لاشون کو چاہ زمزم مین ڈالدیا اور کعبہ مین داخل ہوکر [illegible] حجر اسود کو نکال کر لیلیا [illegible] برس کے بعد [illegible]

حاکم کرنا چاہیے جسمین ہمین بہی کچہ اختیار رہے ۔ چنانچہ القاہر باللہ باتفاق
رای تخت نشین ہوا مگر افسوس کہ مقتدر کی اولاد کو قتل کیا ۔ مان مرض
استسقا مین مبتلا تہی اُسپر سخت جرمانہ ڈالا ۔ ابن مقلہ واضع خط نسخ جسکو خود بلاکر
وزیر کیا تہا اُسنے اور مونس اور اکثر درباریون نے متنفر ہوکر ارادہ فساد کا کیا قاہر
قہر الہی کی طرح انکے پیچہے پڑا اکثر قتل ہوئے ۔ کئی دیوارون مین چنے گئے ۔
ابن مقلہ کا گہر جلوادیا اور وہ خود بہاگ گیا اسنے یہہ دانائی کی کہ مفسدون کو
تو اسطرح ڈراکر بٹہایا اور فوج کی تنخواہ بانٹ دی ۔ مگر ابن مقلہ نے نجومی سے
سازش کرکے ترک سردارون کے ذہن نشین کیا کہ اسی سال قاہر مقہور ہوجائیگا
انجام اسکا یہہ ہوا کہ ۳۲۲ھ (۹۳۳ء) مین امرا پہر باغی ہوگئے اُسے اندہا کرکے نکالدیا اور
راضی باللہ کو خلیفہ کرلیا ۔ عبرة قاہر جمعہ کو اندہے فقیرون مین بیٹہ کر
مانگتا ہوا مسجدون پر پڑا پہرتا تہا اور مصیبت سے دن بہرتا تہا

راضی باللہ ابو العباس

مقتدر کے بیٹے کو سب نے ملکر تخت پر بٹہایا ۔ اور راضی باللہ لقب ۔ ابن مقلہ
وزیر ہوا ۔ مگر اخیر کو ایک سازش کی تحریر ابن مقلہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر ہاتہہ کاٹے
گئے ۔ علم تاریخ اور انساب و شعر مین راضی باللہ کو کمال تہا بلکہ اسکے بعد
پہر کسی خلیفہ کا تدوین نہین ہوا نہ کسینے ممبر پر اپنا خطبہ پڑہا ؂
اسکے عہد مین اول ابن رائق وزیر نے اختیار کلی بہم پہنچا کر راضی کو ایک
تصویر بے کار کردیا ۔ پہر بجکم و ماکانی نے اپنی قوت سے امیر الامرا کا
خطاب حاصل کرکے مسند حکومت پر جلوس کیا ۔ اسکے علاوہ تمام شہرون مین

؂ ابو علی محمد بن علی بن حسین بن عبداللہ معروف با بن مقلہ ماہ شوال ۲۷۲ھ مین پیدا ہوا ۔ اور ۳۲۸ھ
مین مرگیا اتفاق حسنہ سے یہ تین دفعہ وزیر ہوا اور تین ہی دفعہ دفن کیا گیا اور شاعر بہی تہا ۔

ملوک طوائف کا عالم ہو گیا۔ اور راضی کے پاس ہے بغداد کے او...
فاطمیہ مصر مین ناصرالدین اللہ تھے یہین کمال اولوالعزمی سے فتوحات
حاصل کرتے تھے اور اپنے نام کے سکے اور خطبے جاری کرتے تھوسامیا۔ قاری
دمادی الظہر مین نشان شاہی اڑا رہے تھے۔ دیالمہ کا ہی ستارہ چمکتا تھا وصل
دیار بکر وغیرہ بنی آل حمدان تھے۔ آخر سنہ ۹۴۰ ۳۲۹ مین راضی باللہ فوت ہوا ۹۴۰ء

المتقی باللہ ابواسحق (ابراہیم ابن مقتدر)

خلیفہ وقت کو ملک گیری سے کچھہ غرض نہ تہی۔ امراکہ تمام غلام ترک تہے آپس مین
کٹتے مرتے تہے کہ خلیفہ ہمارے قابو مین ہے منتقی حقیقت مین ایک متقی
پرہیزگار تہا۔ اوسکا قول تہا کہ میرا مصاحب مصحف مجید ہے پہلے ہی سال مین
قبۃ الخضرا ایک عالیشان عمارت کثرت بارش سے گر پڑی۔ یہہ مکان
عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تہا منصور کی بنایا تہا۔ اوسکے نیچے
اور نیچے ۲۰ × ۲۰ گز کا ایوان تہا۔ گنبد پر ایک سوار کی مورت بنی تہی
اسکے ہاتہہ مین نیزہ تہا آل حمدان و بریدی وغیرہ اکثر مفسدون کو ما
کر ناصرالدولہ اور سیف الدولہ کی خطاب حاصل کئے

۹۴۲ء سنہ ۹۴۲ ۳۳۱ مین اہل روم نے ادرن اور میا فارقین وغیرہ پر فوج کشی کر کے
ہزارون آدمیون کو قید کر لیا۔ آخر یہہ پیغام بہیجا کہ وہ رومال جس سے حضرت
عیسیٰ ع نے منہہ کا پسینہ پونچہا تہا اور چہرہ کا نشان اوسپر پڑ گیا تہا وہ
خلیفہ کے پاس ہے اگر ہمین دیدین تو ہم قیدیونکو چہوڑ دین۔ چنانچہ فقہانے
پہلے تو اسکے بہیجنے مین تامل کی مگر آخر کو بہیجا گیا اور ہزارون قیدی رہا ہو گئے

سنہ ۹۴۳ — سنہ ۳۳۳

المتقی لله اسکے عہد مین صاحب قوت رہی مگر دار الخلافہ سے منحرف نہین ہوئی
آخر سنہ ۹۴۳ ۳۳۳ مین ایک دفعہ خلیفہ بغداد کو آتا تہا - توزون امیر استقبال کو نکلا
سامنے آکر پیادہ ہوا اور سلام کرکے قید کرلیا - انگوٹہی اور چادر اور چہڑی خلافت
کی لے لی اور اندہا کرکے بغداد مین داخل کردیا

المستکفی بالله ابو القاسم عبد الله

سنہ ۹۴۵ — سنہ ۳۳۴

مستکفی کو توزون نے تخت خلافت پر بٹہایا مگر بہت دن بہی نہ گزرا کہ سنہ ۹۴۵ ۳۳۴
مین احمد بن بویہ نے جو اہواز وغیرہ مین قوت پکڑی ہتی بغداد
پر یورش کی - تمام ترک اِدہر اودہر بہاگ گئے - ناچار خلیفہ خود نکلا
- اور اوس سے ملکر اظہار خورسندی کیا کہ تمہاری بدولت مجہی ترکان نکمے امر
سے مخلصی ہوئی - چنانچہ دونون ساتہہ بغداد مین داخل ہوئے احمد کو
امیر الامرا معز الدولہ کا لقب مل گیا اسنے تمام خزاین و دفاتر پہ قبضہ کرکے اپنے
نام کا سکّہ جاری کردیا اور خلیفہ کے اخراجات ضروری کے لئے ۵۰۰۰ دینار
روزانہ مقرر کردئے - مگر بد اقبالی یہہ ہوئی کہ محل کی عورتون کا بہلے سے زور چلا آتا تہا
تہمانہ ایک عورت نے خلیفہ کے لئے جشن منعقد کیا اور اسمین معز الدولہ کو
بہی بلایا - وہان اسے وہم ہوا کہ شاید یہہ میری گرفتاری کا بہانہ ہے - اسلئے
سر دربار خلیفہ کو پکڑکے اندہا کردیا اور قہرمانہ کی زبان کاٹ دی +

المطیع لله ابو القاسم فضل (بن جعفر المقتدر)

سنہ ۹۴۵ — سنہ ۳۳۴

سنہ ۹۴۵ ۳۳۴ مین معز الدولہ نے مقتدر کے بیٹے کو نایب کرکے مطیع الله لقب
دیا اور خود کل امور سلطنت کا بندوبست کیا اور مصر اور افریقیہ ۳۴۱ مین فاطمیہ الخ

ہو کر فاطمیہ نے بڑی بڑی ترقیان کین - مگر حاکم خراسان
نے خود بہ خود اسکا خطبہ پڑہا مطیع نے خوش ہو کر
فرمان اور نشان بہیجا ۳۴۶ھ مین جزیرہ اقریطش اہل روم ۹۵۷ء
نے لے لیا اور حدود کے علاقہ دبا لئے ۳۵۴ھ مین بادشاہ ۹۶۵ء
روم نے حدود اسلام کے پاس قیسادیہ تعمیر کیا کہ فوج کشی
کے وقت کام آئے ؛

۳۵۷ھ مین کافور اخشیدی کے مرنے سے دیار مغرب مین فاطمیہ ۹۶۷ء
کی دولت نے بہت قوت پکڑی چنانچہ ادہر لباس سیاہ اور خطبہ مین عباسیہ
کا نام تبدیل ہوگیا - بلکہ اہل بیت کی نام داخل ہو گئے - ساتہ اسکے انتظام مملکت
اور کاروبار تجارت وزراعت بہی ادہر خوب رونق پر آئے - ادہر اسیقدر عباسیہ
کا زوال ہوتا گیا - مطیع باللہ خر آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ برس بسر کرکے
فالج مین مبتلا ہوا اور ۳۶۳ھ مین اسکا بیٹا جانشین ہوا ۹۷۹ء

الطائع للہ ابو بکر عبد الکریم (بن المطیع)

اسکے عہد مین آل بویہ کے امرا کا زور وشور رہا اور آخر کی جہگڑہ مین کشت و خون
ہوتی رہی عضد الدولہ کی خطاب پہر تاج الملۃ کا طرہ زیادہ ہوا - اکثر سرگروہ
انکے چند سال کے عرصہ مین بہ قضائے الٰہی فوت ہوئے - اولاد انکی ترقی
پر آئی - اور آل عباس کی عظمت لوگونکے دلونین بہت کم
ہوگئی - آخر طائع کو بہی مسند سے اوترنا پڑا - اور شعرا نے اسکی ہجو مین
کہین آخر ۳۸۱ھ مین چند سال قادر باللہ خلیفہ کے پاس بسر کرکے ۹۹۱ء

مین مرگیا

قادر باللہ ابو العباس احمد ابن اسحاق

سنہ ۳۸۱ مین آل بویہ کی تجویز سے مسند خلافت پر بیٹھا - مگر انتظام کیطرف سے
متوجہ ہوا کہ ان لوگون کو اسقدر اختیار نہ رہا آخر سنہ ۴۲۲ مین فوت ہوا

القائم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ ابن القادر باللہ

سنہ ۴۲۲ مین تخت نشین ہوا اور اسکے عہد مین دولت دیالمہ کا تو خاتمہ ہوا - مگر خلفا کے
سایہ کے لئے طغرل بیگ سلجوقی کی دولت کا چتر فارس و ترکستان پر چھایا تھا چنانچہ
ارسلان ترکی بساسیری ایک سردار دار الخلافہ مین ایسا اوٹھا کہ تمام امرا و
حکام اوس سے ڈرتے تھے اور خطبون مین اوسکے لئے دعائین ہوتی تھین
خلیفہ نے اسکی نیت خراب دیکھ کر ابو طالب محمد ابن میکائیل طغرل بیگ
کو لکھا - قائم بساسیری کے قبضہ مین آگیا - آخر جنگ عظیم کے بعد بساسیری
مارا گیا - اور طغرل بیگ نے تمام فسادون کا انتظام کر کے رکن الدین
کا خطاب حاصل کیا سنہ ۴۵۵ مین قائم نے اپنی بیٹی اسے دی
اور اب ان فتحیاب اقبال مندون کے لئے خطاب اور القاب عطا ہونے لگے
چنانچہ پہلے سلطان کے لقب سے الپ ارسلان کے لئے خطبہ مین دعا ہوئی
اسنے روم کیطرف بھی فتوحات عظیم حاصل کین قائم کی سلطنت بغداد ہی پر
قائم تھی - دیالمہ اور بساسیری سے مخلصی پا کر بھی کچھ آزادی کا زمانہ پایا
یہی معلوم ہوا کہ گویا اپنے سر سے منت کی تبدیلی کی ہے - آخر سنہ ۴۶۷ مین فوت ہوا

المقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبد اللہ

+ ترکی مین سیہ کو کہتے ہین +

سنہ ۴۶۷ھ سنہ ۱۰۷۵
سنہ ۴۶۷ھ مین جب یہہ صاحب اقبال مسند نشین ہُوا تو شرایع حنیفہ کی تعمیل کے لئے تاکید کی مگر اب اُن خلفا کی خلافت اتنی تہی کہ جس ملک مین کوئی صاحب اقبال پیدا ہوتا اُسے کلاہ ۔ گلوبند ۔ کپڑے اور خلعت وغیرہ تبرک کے طور پر بہیجدیتے اور اپنی بزرگی قایم رکہتے ۔

جزیرہ انطاکیہ مین بہی رُوم پر فتحیابی اور یُوسف تاشفین نے مراکش سے اظہار اطاعت کرکے فرمان طلب کیا ۔ چنانچہ مقتدا نے خلعت فرمان اور

سنہ ۴۸۴ھ سنہ ۱۰۹۱
نشان امیر المسلمین کا خطاب بہیجا سنہ ۴۸۴ھ مین کل جزایر صقلیہ فرنگ

سنہ ۴۸۰ھ سنہ ۱۰۸۷
نے لے لئے ملک شاہ سلجوقی نے اپنی بیٹی کا نکاح مقتدی سے کیا تہا چنانچہ سنہ ۴۸۰ھ مین بیحد وحساب کے ساتہ روانہ کیا ۔ اور اِس دہوم دہام سے شادی ہوئی کہ تمام بغداد کے لوگ حیران ہوگئے ۔ مگر دولہا دولہن مین کچہہ ایسی ناموافقت ہوئی

سنہ ۴۸۵ھ سنہ ۱۰۹۲
کہ دولہن اپنے باپ کے دار الملک مین آن بیٹہی سنہ ۴۸۵ھ مین ملک شاہ خود آیا اور مقتدی کو بہت سختی سے پیغام بہیجا کہ بغداد سے نکلو اور جہان چاہو چلے جاؤ ۔ خلیفہ نے کہا کہ ایک مہینے کی مہلت دو انہی کہا ایک ساعت کی بہی نہین ۔ غرض فرزیری کی بڑی مشکل سے دس دن کی مہلت ملی مگر اتفاق تقدیر سے اسی عرصہ مین سنہ ۱۰۹۲ کے اندر ملک شاہ مرگیا ۔ اور یہہ بات خلیفہ وقت کی کرامت مین شمار ہوئی

سنہ ۴۸۷ھ
سنہ ۱۰۹۴ مین مُقتدی بہی دفعتہً مرگیا

مُستظہر باللہ ابو العبّاس احمد (ابن مُقتدی بِاللہ)

اب سلجوقیون کے ہاتہہ تخت خلافت تہا چنانچہ سلطان برکیارق سلجوقی کی تجویز سے مُستظہر خلیفہ ہوا ۔ اِسکی خلافت بسبب کثرت اضطراب کے عہد خلافت

سنہ ۱۰۹۵ — ۴۸۹ھ

مین داخل نہین۔ اہلِ روم نے بلنسیہ (والینشیا) لیلیا۔ سنہ ۱۰۹۵ ۴۸۹ھ مین ۶ سیارے
برجِ حوت مین جمع ہو گئے تمام نجومیون نے حکم لگایا کہ طوفان ہوگا۔ ۶ سیارے
پھر ثانیاً مین جمع ہوئے تھے۔ غالب ہے کہ پھر طوفان آئے مگر انکا حکم ہوائی ہی گیا

سنہ ۱۰۹۶ — ۴۹۰ھ

سنہ ۱۰۹۶ مین اہلِ فرنگ نے قسطنطنیہ سے اگر شام تک طوفان مچا دیا۔ اور یہ
مشہور ہوا کہ سلجوقیون کی قوت سے گھبرا کر فاطمیہ نے انہین اشارہ کیا تھا

سنہ ۱۰۹۹ و سنہ ۱۱۰۲ — ۴۹۲ھ و ۴۹۵ھ

سنہ ۱۰۹۹ ۴۹۲ھ مین فرنگ نے بیت المقدس لیلیا اور سنہ ۱۱۰۲ ۴۹۵ھ مین سُرُوج
حیفا۔ اَدسُوف۔ قَیسارِیّہ وغیرہ فتح کیا سنہ ۱۱۰۹ مین فرنگ نے کئی برس

سنہ ۱۱۰۹ — ۵۰۳ھ

کی محاصرہ کے بعد طرابلس کو بھی لے لیا سنہ ۱۱۱۰ ۵۰۴ھ مین زرکثیر دیکر اسلام

سنہ ۱۱۱۰ — ۵۰۴ھ

نے صلح چاہی مگر پھر ملتوی رہی۔ اسکے عہد مین عراق عرب کی طرف باطنیہ+
کا بھی کئی دفعہ غلغلہ ہوا۔ سنہ ۱۱۱۸ ۵۱۲ھ مین مستظہر مرگیا

سنہ ۱۱۱۸ — ۵۱۲ھ

مُسترشد باللہ ابو منصور فضل (ابن مستظہر)

اِس خلیفہ نے کچھ اور ڈھنگ نکالا یعنی آپ مہمات خلافت کا انتظام کیا اور بذات
خود فسادون کے دبانے اور لڑائیون کے سرانجام مین مصروف ہوا اسی باعث عمائدِ خلافت
کے دلونمین محبت پیدا کی۔ سرگروہ مفسد نکلے اِس سے بہت گھبرائے سلجوقیونکو بھی خاطر
مین نہ لایا۔ جب انہون نے دباکر خطاب سلطان لینا چاہا تو اُسنے صاف جواب دیا
مسعود سلجوقی سلطان ملک شاہ کے پوتے نے فدائی ملحدون سے سازش کرکے

سنہ ۱۱۳۴ — سنہ ۵۲۸

سنہ ۱۱۳۴ ۵۲۸ھ مین مروا ڈالا اور نعش کو مراغہ کے مدرسہ
اتابکی مین جو اتابکون کے نام سے موسوم ہے مدفون
کیا ❊

+ دیکھو حال ملاحدہ کا فاطمیہ اور اسماعیلیہ مین ❊

یہہ خلیفہ نہایت فصیح و بلیغ شاعر تہا چنانچہ اسیری کے وقت بہی سنے چند شعر
کہے جو اسکی شجاعت اور استقلال طبیعت پر گواہی دیتے ہین متحمل استقلال
تہا کہ ایکدفعہ بعض غلامان اہل دربار نے بہرے دیوان مین اسکو برا بہلا کہا اور اسنے حسن تدبیر
مین ٹال دیا اسکی نمک حلال اہل خدمت نے کہا کہ اس سے زیادہ بیغرتی اوٹہانیکی ہمین تاب
نہین شرف الدین انوشیروان اسکی وزیر نے کہا کہ مین ۲۰ برس سے اِسی
بیغرتی کے زیر سایہ وزارت کرتا رہا ہون تم ایک بات مین گہبرا گئے

یہہ وزیر اکثر علوم و فنون خصوصاً انشاء عرب مین یگانہ روزگار تہا۔ چنانچہ ہر
فن مین ایک کتاب بہی مرتب کی اور ابو القاسم نے مقامات حریری اوسی کے
نام پر تصنیف کی۔

راشد باللہ ابو جعفر منصور (ابن مسترشد)

باپ کے بعد سریر خلافت پر بیٹہا۔ مگر مسترشد نے جو روپیہ دینے کا وعدہ کیا
وہ سلجوقیون نے طلب کیا۔ اودہر مسعود سلجوقی نے سلجوقیون سے ملکر جمعیت
بہم پہونچائی اور اپنے رعب و داب سے راشد کو دبانا چاہا اور خواستگار
اطاعت اور بعیت کا ہوا لیکن راشد کی غیرت نے گوارا نہ کیا اور لشکر کی
سنہ ۵[illegible]ھ تیاری کا حکم دیا۔ مسعود نے بغداد پر حملہ کیا اور اس ہنگامہ مین سنہ ۵۳۲ھ (۱۱۳۷ء) کے اندر ۱۱۳۵ء
مقتول ہوا۔

المقتفی لامر اللہ ابو عبد اللہ (ابن مستظہر)

اگرچہ برائے نام خلیفہ ہوا اگر مستعد ہے ایسا اختیار کرنہ پایا کہ ایک پیسہ ادسکو [illegible]
مین تہا: ایک بات کا اپنا تہا کہ یہ بن اسپٹن گزرے مگر دفعتہ زمانہ نے

رنگ بدلا مستعصم بہی مرگیا اور سلجوقیون مین آپسکے فنانے ضعف پیدا کیا اودہر
فاطمیہ کا آفتاب ڈہلنے لگا - اودہر مقتفی کا اقبال چمکا - وقت کو غنیمت
جانکر عراق عرب جو بنام بلاد الجزیرہ ما بین انہار دجلہ و فرات
واقع ہے اوسپر قابض ہوگیا اور خلیفہ بنا - سب نے اوسکی اطاعت منظور
کی اور اوسنے بہی اسقدر اجازت دی کہ خطبہ مین میرے نام کے بعد سلطان کا نام
بہی پڑہا جاوے اور تمام امورات کا انتظام شروع کیا
اہل تاریخ کہتے ہین کہ بہادری اور شجاعت اور ظاہری وجاہت مین معتصم کے
بعد ایسا خلیفہ کوئی نہین ہوا - ابن جوزی کہتا ہے کہ اسسے پہلے خلفا رفقط نام
کے خلیفہ رہگئے تہے اسکے قدم سے گویا خلافت پہر بغداد مین آئی آخر سنہ ۵۵۵ہجری مین فوت ہوا - سنہ ۱۱۶۰ء

المستنجد باللہ ابو المظفر (ابن المقتفی)

جب مسند خلافت پر بیٹہا تو تمام مفسدون کو سزائین دین اور قید کردیا - اسی مخبرون
اور چغلخورون سے دلی عداوت تہی - ایک دفعہ کسی نامی مخبر کو قید
کیا - اسکے دوست نے عرضی دی کہ اگر آپ اوسے رہا کردین تو ۱۰ ہزار دینار
حضور مین داخل کرون مستنجد نے کہا کہ اگر ویسا مخبر تو اور لے آوے تو دس
ہزار دینار مین انعام دیتا ہون -

+ تمام ملک جو ما بین دجلہ اور فرات کے واقع ہین اونکا الجزیرہ کہتے ہین اور اوسکے جنوبی حصہ کو عراق
عرب بولتے ہین - دریاے کیسپین کے جنوبی جانب عراق فارس ہے - اصفہان و طہران
و ہمدان وغیرہ بڑے بڑے شہر اوسکے متعلق سمجھے جاتے ہین -

++ لغت مین عراق کے معنے کنارہ کے ہین چونکہ عراق عرب اور عراق عجم دونوں دریا کے
کنارہ پر واقع ہین اسلیے انکو عراق کہتے ہین

یہہ خلیفہ علم انشا اور نظم و نثر مین مہارت کامل رکہتا تہا اور آلات ریاضی کا عامل تہا۔ امیر اسد الدین شیرکوہ نے سنہ ۵۶۲ھ مین مصر پر فوج کشی کی حاکم مصر نے فرنگ سے مدد منگا کر اسے ہٹا دیا دوسرے برس فرنگ نے آکر قاہرہ کو گہیر لیا۔ حاکم مذکور کی مدد کو اسد الدین پہونچا اور کامیاب ہوکر وزیر مصر ہوا مگر سنہ ۵۶۴ھ مین مرگیا۔ اور صلاح الدین جسکا ذکر عنقریب آنیوالا ہے اسکی جگہ مسند نشین ہوا سنہ ۵۶۶ھ مین مستنجد بہی مرگیا۔

المستضیٔ باللہ ابو محمد حسن (ابن یوسف المستنجد)

سنہ ۵۶۷ھ مین اسکے ضیاء اقبال سے صلاح الدین کی بدولت فاطمیہ کا چراغ اقبال گل ہوگیا اور تمام بلاد مصریہ مین اسی کے نام کے خطبے پڑہے گئے وجہہ اسکی یہہ ہوئی کہ ملک مصر جس مین کئی سو برس سے فاطمی نام اُن اس قوم و نام سے حکومت کر گزرا اور شہر قاہرہ جسکی بنیاد اسکے قدم سے قایم ہوئی اسمین ایک بیگانے آدمی آکر جمجانا کچہہ آسان بات نہین تہی اسلئے صلاح الدین نے مصلحت اسمین دیکہی کہ نام خلفاء کے زور سے یہان پہنچ جائے۔ چنانچہ یہی منصوبہ اسکا ٹہیک بیٹہا۔ کہ خلیفہ کے نام اور اسکے ہمت و اہتمام سے کام بنگیا سنہ ۵۷۵ھ مین مستضیٔ باللہ کا خانہ حیات تاریک ہوا

الناصر الدین احمد ابو العباس (ابن المستضیٔ)

یہہ خلیفہ ساتہہ حسن تدبیر اور شجاعت کے بڑا صاحب اقبال تہا۔ تمام مخالفون کا استیصال کردیا جنہی سر اوٹہایا اُسے گرادیا۔ خلفا کی دینی کرامتون کی گویا اُسنے

* مصر کی دار السلطنت کا نام ہے اسکو معز بن منصور اسمعیل نے سنہ ۳۵۸ ہجری مین بنایا تہا۔

ہوا باندہ دی - رعایا مین چہوٹے سے لیکر بڑے تک سب کا حال اُسے معلوم
رہتا تہا - یہانتک کہ لوگ کہتے تہے اسے علم غیب ہے - یا جنّات کی امداد ہے
ملک ملک مین اُسکے جاسوس موجود تہے - اور ڈہنگ اُسے ایسے یاد تہے کہ مخالف
بادشاہون کو ملا دیتا تہا اور وہ نہ سمجہتے تہے - مخالف سلطنتون کو لڑا دیتا تہا اُور
لوگ نہ جانتے تہے - خوارزم شاہ کا ایلچی جب آیا اور سربمہر مراسلہ پیش کیا
تو اسنے بے کہولے سب مطالب کے جواب دیئے - ایک معاملہ ایلچی مازندران
کے ساتھہ گذرا کہ اسکو بہی یہی یقین ہوگیا - ترکستان کی رعایا نے دور دراز کی مسافت
سے آکے بغاوت کی اور وہ بغاوت فقط اسکی باتون سے فرو ہوگئی جب صدر جہاں
فاضل جلیل سمرقند سے روانہ ہوئے تو اُنکے ساتھہ بہت سے فقیہہ بہی چلے
ایک فقیہہ کے پاس نہایت گران بہا گہوڑا تہا - لوگون نے کہا کہ اسے نہ لیجاؤ خلیفہ
لیگا انہون نے کہا کہ مجہسے کوئی نہین لے سکتا - خلیفہ کو خبر لگی - اسنے فقط اشارا کیا عیارون نے
راستہ مین سے گہوڑا اڑا لیا جب وہ علما بغداد مین گئے اور ملازمت کیوقت
خلعت اور انعام و اکرام ہوئی تو اُس فقیہہ کو خلعت کے ساتھہ وہی گہوڑا اُسنے دیا
فقیہہ مذکور رونے لگا اور بیہوش ہوکر گر پڑا ایسی ایسی باتونسے لوگونکے دلونپر
اسکی ہیبت اسقدر چہائی ہوئی تہی کہ اہل ہند اور مصر اس سے اتنا ہی ڈرتے تہے
جتنا اہل بغداد - اندلس اور اندلس کے بڑے بڑے شہرونسے لیکر سرحد چین تک
اسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا - باوجود اسکے خوش خلق اور ظریف تہا - اسکے
احکام اور تحریرون کے لطیفے لوگونمین ضرب المثل تہے - گو نتیجہ ان خیر و ابرونکا
یہہ ہوگیا کہ اسکے حماقت اور پریشانی کا نتیجہ لوگونکو برا بہلا ہوا ہون ہوسکے

اور اسکو ظالم سمجھنے لگے - مذہب امامیہ کی طرف مایل تہا - یہانتک کہ اسکے سامنے ابن جوزی سی سوال ہوا کہ بعد پیغمبر صاحب کے افضل کون تہا - ناصر کی ہیبت و باری بجز اسکے کچھہ نہ کہہ سکا مَن کَانَ بِنْتُهُ فِی بَیْتِهِ +

سنہ ۱۱۸۶ - ۵۸۲ مین نجومیون نے حکم لگایا کہ حضرت نوح کے وقت مین ۶ سیاری برج سرطان مین جمع آئے تہے تو طوفان آب آیا تہا - اس سال ۶ سیاری میزان مین آئے ہین کہ برج بادی ہے - ابکی دفعہ کرہ خاک برباد ہو جایگا لوگون نے مارے ڈر کے زمین مین غار اور تہ خانے بنالئے اور کئی کئی ہفتہ کی خوراک کہانے پینے کا ذخیرہ رکہا - اس رات کا وعدہ تہا اُس رات ہوا سے چراغ تک بہی گل نہ ہوا

سنہ ۱۱۸۷ - ۵۸۳ مین صلاح الدین نے بہت سے بلاد شام فرنگ سے واپس لئے اور مشہد مقدس جو ۹۰ برس سے انکے قبضہ مین تہا وہ بہی لے لیا

سنہ ۱۱۹۳ - ۵۸۹ مین صلاح الدین سلطان مصر مرگیا اور بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا اسی سنہ مین سلطان طغرل بیگ کے مرنے سے دولت سلجوقی کا بہی خاتمہ ہوا

سنہ ۱۱۹۴ - ۶۰۱ مین اہل فرنگ کی قسطنطنیہ پر قابض ہوکر اہل روم کو نکال دیا ۵۸ سال سے اس ملک مین سلطنت کررہے تہے اور بعد اسکے سنہ ۱۲۶۱ - ۶۶۱ تک انہیکے پاس رہی -

سنہ ۱۱۹۹ - ۶۰۶ مین تتار کا فساد شروع ہوا سنہ ۶۱۵ مین فرنگ نے پہر حملے کئے اور دمیاط اور اسکی نواحی کے بہت سے شہر نیل کے کنارہ کے لیکے جسسے سلطنت اسلامیہ اسطرف ضعیف ہوگئی سلطان کامل بادشاہ مصر

+ اس فقرہ کے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ جسکے گہر مین اسکی بیٹی ہو - دوسرے یہہ کہ جسکے بیٹی اسکے گہر مین ہو -

نے مجبور ہو کر اُنکے روکنے کے لیئے منصورہ شہر آباد کیا اور فصیل قایم کر کے چھاونی ڈالی - دوسرے سال دمیاط پھر واپس لے لیا سنہ ۶۱۷ھ مین قاہرہ مصر مین ایک مدرسہ مسمی بہ دارالحدیث قایم ہو کر مدرس بٹھائے گئے — سنہ ۱۲۲۰

مامون کے عہد سے کعبہ پر دیبا کی پوشش ہوتی تھی سنہ ۶۲۱ھ مین ناصر نے دیبای سبز کا غلاف چڑھا کر سیاہ کیا چنانچہ اب تک وہی رسم جاری ہے — سنہ ۱۲۲۲ — ۱۲۱

محمد خوارزم شاہ ناصر کی سختیون سے بگڑا اور خوارزم سے ۴ لاکھ سوار جنگجو لیکر چلا - مطلب اسکا یہہ تھا کہ سلجوقیون کی طرح مین بھی خلافت پر قابض ہو جاؤن - ناصر نے شیخ شہاب الدین سہروردی کو بطور ایلچی کے فہمائش کے لئے بھیجا وہ ہمدان مین آکر شامل لشکر ہوئے اور اُس بادشاہ جلیل الشان کی بارگاہ تک بڑی مشکل سے باریابی دیکھا تو ہما کپڑے پہنے بیٹھا تھا مگر شیخ کو نہ جواب سلام دیا نہ بیٹھنے کی اجازت دی - شیخ نے کھڑے کھڑے ایک خطبہ ادا کیا اور آل عباس کے فضایل مین بہت سے حدیثین پڑہین اور ناصر کے بھی بہت سے اوصاف بیان کئے خوارزم شاہ نے کہا کہ ناصر ان صفات سے بالکل عاری ہے بغداد مین پہونچکر ایسے صاحب اوصاف کو خلیفہ کیا جایگا شیخ وہانسے ناکام پھرے - مگر راہ مین خوارزم شاہ کے لشکر نے برف سے اسقدر نقصان اوٹھایا تھا کہ سوائے الٹا پھرنے کے کچھہ نہ بن آیا دوسرے خود چنگیز خان کی بلا مین گرفتار ہو گیا - غرض اسیطرح ۴۷ برس زور طالع سے خلافت کا نقارہ بجا کر سنہ ۶۲۲ھ مین ناصر فوت ہوا - — سنہ ۱۲۲۵

ظاہر بامر اللہ ابو نصر محمد (ابن ناصر الدین اللہ)

۵۰ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا کسی عالم نے اسکی عمر پر اشارہ کرکے کہا
کہ الا تتنفسح یعنی تم نہ پہلوگے۔ ہنسکر بولا کہ گز بگز بڑہ گیا۔ اُسنے کہا خدا عمر میں
برکت دے۔ جواب دیا کہ عصر کے بعد دکان جو کہولی وہ کیا کمائیگا۔ مگر منصف
اور خداترس ایسا تہا کہ عُمر ابن عبد العزیز کے بعد پہر کوئی خلیفہ ایسا نہین ہوا
لاکہون روپیہ نقد و جنس اور املاک حقدارون کو واپس کردیے اکثر کہا کرتا تہا کہ
عصر بعد دکان کہولی ہے کچہہ نیک کمائی کرنے دو۔ ہزارون خط لفافے بند
اسکے حجرہ مین پڑے ہتے کسینے پوچہا کہ انہین کیون نہین کہولتے کہا کہ کیا
دیکہون چغل خوریان ہونگی۔ ایک دن خزانہ مین گیا۔ داروغہ نے کہا کہ
تمہارے بزرگونکے وقت مین یہہ خزانے بہرتے تہے۔ جوابدیا کہ خزانے
خالی کرنے کے لئے ہین بہرنے کے لئے نہین۔ جمع کرنا سوداگرون کا کام ہے
آخر سنہ ۶۲۳ھ مین فوت ہوا

سنہ ۱۲۲۶ء

مُستنصِر باللہ ابُو جعفر منصُور (ابن ظاہر بامر اللہ)

یہہ خلیفہ اپنے باپ کا خلف الرشید تہا۔ اوصاف نیک کے علاوہ یہ کارنامہ اسکا
جریدہ عالم مین یادگار رہے گا کہ ایک مدرسہ عظیم الشان بنا کہ مستنصریہ اسکا
نام رکہا جسکا خرچ سالانہ ۳۰۰ سیر سونا تہا جسکے قیمت ۵۰۰۶۲۴۰۰ روپے ہوے
سنہ ۶۲۵ھ مین تعمیر شروع ہوئی۔ اور سنہ ۶۳۲ھ مین تمام ہوئی ۱۶۰ اونٹ بوجہہ کتب تفسیر
کے خلیفہ کی طرف سے آئے۔ ۲۴۸ فقیہہ مذاہب اربعہ کے داخل ہوئے اور
ہر مدرس ایک شیخ حدیث۔ ایک شیخ نحو ایک شیخ طب۔ ایک شیخ فرائض تہا
ایک باورچی خانہ بہی مدرسہ کے ساتہ تہا کہ ہر قسم کا کہانا اور مٹہائیان اور میوے

سنہ ۱۲۲۸ء

مدرسین اور طلبا کو ملتے تھے اور بہت سی زمین اور املاک اسکی اخراجات کے لیے وقف تھے متولی اسکا مؤیّد الدّین ابوطالب علقمی تہا ٭

سنہ ۶۴۲ھ ۱۲۴۲ء

سنہ ۱۲۴۲ء ۶۴۲ھ تک درہم یعنی چاندی کا سکہ نہ تہا - دینار سے کم اگر کسیکو دینا ہوتا تو تہالی چہوٹے چہوٹے تپرے بیلتے دیتے تھے مستنصر نے ہون پر سکہ لگایا چہانچہ تاجراؤن اور سوداگرون اور چودہریون کو جمع کرکے بٹہایا اول ایک خطبہ پڑہا اور بعد اسکے دعا سے خیر کرکے حکم عام جاری کردیا - ایک دن مستنصر خزانہ مین گیا اور اشرفیون کے خزانہ پر کہڑا ہوا - ایک شخص مصاحبون مین سے متبسم ہوا اسنے سبب پوچہا عرض کی کہ آپ کے دادا کے وقت مین ایک دفعہ آیا تہا تو اسکو بہرا ہوا پایا تہا بعد اسکے آپکے باپ کے وقت مین دو بالشت خالی دیکہا اب دیکہتا ہون کہ خالی ہوا چلا جاتا ہے مستنصر نے کہا کہ خدا مجہے اتنی مہلت دے کہ بالکل صاف کردون

ایک دن کوٹہے پر کہڑا تہا کہ لوگون کے کوٹہون پر کپڑے پہیلے ہوئے ہین سبب پوچہا تو عرض کی کہ کل عید ہے لوگون نے کپڑے دہو دہو کر سکہا ئے ہین افسوس کر کے کہا کہ اہل بغداد ایسے مفلس ہو گئے کہ نئے کپڑے بہی انکے پاس نہین رہے اوسیوقت سونے کے غلّے بنوا ئے اور حکم دیا کہ غلیل مین رکہہ کہ لوگون کے گہرون مین پہینکو تاکہ انکے ہاتہ آئین - ساتہ اسکے بڑا بہادر تہا کہ جیسی فوج اسنے جمع پہونچائی تہی ایسی سوا ایک دو خلیفون کے اور کسیکو نصیب نہین ہوئی تہی جب تاتار کے لشکر نے ادہر کا قصد کیا تو وہ مقابلہ پیش آیا اور شکست فاش دی اسکا مقولہ تہا کہ اگر اجل نے مہلت دی تو خود جیحون اتر کر انہین درست کرونگا اگر

سنہ ۱۲۴۲ء (بن مستنصر باللہ)

سنہ ۶۴۰ھ مین تیر اجل کا نشانہ ہوا مستعصم باللہ ابو احمد عبداللہ
خلافت اور خلافت کی شان وشوکت کا اسپر خاتمہ ہوا ۱۸ غلام زرین کمر اسکے
سامنے دست بستہ حاضر رہتے تھے۔ اور ۴۲ ہزار سوار اسکے باورچی خانہ سے
کہانا کہاتا تھا۔ ایک پتھر حجر اسود کے رنگ کا دار الخلافت کے آستانہ پر رکھا رہتا
تھا جسکو لوگ چومتے چاٹتے تھے اور نشستگاہ کے جھروکے مین سے ایک اطلس سیاہ
کی آستین لٹکتی رہتی تھی کہ غلاف کعبہ کی طرح اسی آنکہونسے لگاتے تھے اگرچہ نمایش کے
سب سامان تیار ہوے تھے مگر اندر کچھہ نہ تہا۔ کیونکہ حقیقت مین ارکین دربار
نے فقط اسکی شہزادہ مزاجی اور سادہ لوحی کے سبب سے اسے خلیفہ کیا تہا کہ یہ اپنے
خیالونمین مبتلا رہے ہم جو چاہینگے سو کرینگے مؤید الدین علقمی اسکا وزیر
اختیار کلی رکہتا تھا اور جو چاہتا تہا سو کرتا تہا کئی ایک باتون پر ناراض ہوا
ہلاکو خان چنگیز خان کے پوتے کو اشارہ کیا جسنے آکر نہ فقط بغداد کو برباد
کیا بلکہ خاندان عباسیہ کا بالکل استیصال کردیا۔ اسکے عہد مین سنہ ۶۴۷ھ (سنہ ۱۲۴۹ء)
مین اہل فرنگ نے پہر دمیاط فتح کر لیا مگر سنہ ۶۵۲ھ* (سنہ ۱۲۵۴ء) مین عزالدین ملقب
بہ معز مصر کا حاکم ہوا اور دمیاط کو دوبارہ حاصل کیا۔

* عزالدین مملوک ملک صالح کے غلامونمین تہا جب کہ سنہ ۱۲۵۰ء مین لشکر
مملوک نے فساد کرکے ملک معظم غیاث الدین آخری شاہزادہ خاندان
ایوبی کو قتل کیا تو اوسکی جگہہ یہہ تخت نشین ہوا اور معز کا خطاب اسنے حاصل کیا۔

اسے کثرت ازدواج کا زیادہ شوق تہا دوسری شادی کا ارادہ کیا مگر سنہ ۶۵۵ھ ۱۲۵۲ء
مین پہلی بیوی نے رشک سے مروا ڈالا ✝

اور اس گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ ترکان تاتاری کو بھاگنے کے سوا آگا پیچھا نہ سوجھا۔ بے تعداد مارے گئے اور بے انتہا لوٹ چھوڑ گئے۔ آخر الامر مظفر اپنے نام کی برکت سے مصر پہنچ مظفر ہوا۔

۱۲۶۱ء ۶۶۰ھ

سنہ ۶۶۰ھ میں بعض امراے مخالف کی سازش سے تیر کے زخم سے مارا گیا اور اوسکی جگہ بیبرس مملوک بانی مہانی خاندان بحاریہ جو لشکر مصر میں سردار تھا تخت نشین ہوا اور لقب ملک ظاہر کا اختیار کیا۔

اسکا زمانہ خلیفہ سے خالی تھا کہ احمد ابن الظاہر جو اُس ہل چل میں بھاگا ہوا تھا کہیں سے آ پہونچا۔ جونہی کہ ملک ظاہر بیبرس کو خبر ہوئی تو ارکان دولت کے ساتھ آپ اوسکی خدمت میں پہونچا۔ چنانچہ علما کے سامنے خاندان کی تحقیق ہوئی اور خلیفہ ہو کر مستنصر کا لقب ملا بعد اسکے اسے مصر میں لائے اور سب نامات خلفا تو کر چاکر رکھ کے ایک بزرگ زادہ یا پیرزادہ کی طرح مسند پر بٹھایا مگر چھ مہینے کے بعد اتفاقاً جھڑپا اور قتل عام واقع ہوا۔ اس طوفان بے تمیزی میں مستنصر تو ایسا غائب ہوا کہ پتا بھی نہ لگا مگر حاکم بامر اللہ جو مستنصر مذکور کے سامنے اپنا چراغ نہ جلا سکا تھا اب اُسکی شمع امید روشن ہوئی۔

اسی کی نسل سے ۹۲۳ھ تک مملوک چرکسی* کے خاندان سے
زیر دامن ۱۵ پشت تک براے نام خلیفہ کہلاتے رہے یہانتک
کہ مُتَوَکِّل ثانی خلیفہ کو سُلطانِ سَلیم عُثمانی اپنے ساتھہ
اِسْتَنْبُول مین لے آیا اور چند روز کے بعد پھر مِصر جانے کی
اجازت دی مُتَوَکِّل مذکور بھی ۹۴۵ھ مین فوت ہوا
اور خلفاے عباسیہ کے ساتھہ خلافت کا نام و نشان نیست و نابود
ہو گیا۔

تمت

---
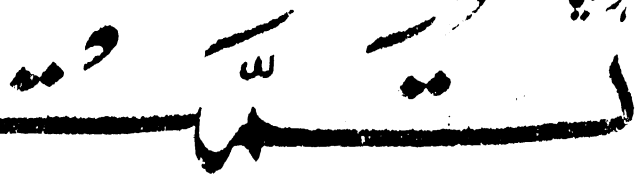
*۱۳۸۲ء مین دولت المملوک چرکسی نے خاندان بحاریہ کو نیست و نابود [illegible]
کر دیا اور اسکی حکومت اور شان و شوکت ۱۵۱۷ء مین [illegible]
سلطان روم عثمانیہ نے مصر پر فوج کشی کر کے لشکر مملوک کو شکست [illegible]
کیا اور طومان بی کو جو آخری سردار خاندان چرکسیہ [illegible]
دیا۔ جو فتوحات ایشیا مین خاندان بحاریہ نے حاصل کی تہین [illegible]
کے قبضہ اقتدار مین آگئین ٭
سرداران لشکر مملوک سے عہد و پیمان کر کے انتظام مصر کا ۲۴ بیگون کے [illegible]
اور انکو دستور اپنے اپنے رتبہ پر بحال رکہا اور یہہ تجویز ہوا کہ ایک [illegible]

کی طرف سے باب عالیہ سے مقرر ہو کر قاہرہ مین ہے اور بیئون کی طرف سے
شیخ البلاد بمنزلہ سفیر کے سمجھا جاوے جب کوئی مفسدہ یا ہنگامہ برپا ہو تو ہر ایک گفتگو
اسی کے وساطت سے بارگاہ سلطانی مین ہوا کرے ❊

۱۷۹۸ء مین بوناپارٹ نپولین اول فرانسیس نے بیشمار فوج مملوک کو قتل کیا
اسکے بعد ۱۸۱۱ء مین میر محمد علی پاشاے مصر نے بیئون کو جلسہ کے بہانہ بلواکر
مروا ڈالا اور اکثر نام و نشان فوج مملوک کا صفحہ دنیا سے محو کر دیا۔

فہرست سلسلہ وار ان خلفا کی جو بعد وفات حضرت محمد مصطفی صلعم کی سنہ ۱۱ ہجری سنہ ۶۳۲ عیسوی سے خلافت کرتے رہے

نمبر شمار	اسامی خلفاء	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	سنہ ۱۱	سنہ ۶۳۲
۲	حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ	۱۳	۶۳۴
۳	حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ	۲۴	۶۴۴
۴	حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ	۳۵	۶۵۶
۵	حضرت حسن ابن حضرت علی رضی اللہ عنہما	۴۰	۶۶۱

خاندان امیہ جنکی حکومت دمشق مین قایم رہی

نمبر شمار	اسامی خلفاء	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	امیر معاویہ اول	۴۲	۶۶۱ و ۶۶۲
۲	یزید ابن معاویہ	۶۰	۶۷۹ و ۶۸۰
۳	معاویہ دوم ابن یزید	۶۴	۶۸۳ و ۶۸۴
۴	عبد اللہ ابن زبیر	۶۴	۶۸۴
۵	مروان ابن حکم	۶۴	۶۸۴
۶	عبد الملک ابن مروان	۶۵	۶۸۴ و ۶۸۵
۷	ولید ابن عبد الملک	۸۶	۷۰۵
۸	سلیمان ابن عبد الملک	۹۶	۷۱۴ و ۷۱۵

نمبر	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۹	عمر ابن عبد العزیز	۹۹	۷۱۷ء و ۷۱۸ء
۱۰	یزید دوم ابن عبد الملک	۱۰۱	۷۱۹ء و ۷۲۰ء
۱۱	ہشام ابن عبد الملک	۱۰۵	۷۲۳ء و ۷۲۴ء
۱۲	ولید دوم ابن یزید ابن عبد الملک	۱۲۵	۷۴۲ء و ۷۴۳ء
۱۳	یزید ناقص ابن ولید	۱۲۶	۷۴۳ء و ۷۴۴ء
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۱۲۶	۷۴۴ء
۱۵	مروان حمار بن محمد جو تخت سے اوتارا گیا اور قتل ہوا	۱۲۷	۷۴۴ء و ۷۴۵ء

خاندان عباسیہ جنکا دار الخلافہ بغداد تھا

نمبر	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	ابو العباس سفاح	۱۳۲	۷۴۹ء و ۷۵۰ء
۲	منصور دوانیقی	۱۳۶	۷۵۳ء و ۷۷ء
۳	المہدی ابن المنصور	۱۵۸	۷۷۴ء و ۷۷۵ء
۴	الہادی ابن المہدی	۱۶۹	۷۸۵ء و ۷۸۶ء
۵	ہارون الرشید ابن المہدی	۱۷۰	۷۸۶ء و ۷۸۷ء
۶	امین ابن الرشید	۱۹۳	۸۰۹ء و ۸۱۰ء
۷	مامون ابن الرشید	۱۹۸	۸۱۳ء و ۸۱۴ء
۸	ابراہیم ابن المہدی	۲۰۲ و ۲۰۳	۸۱۷ء و ۸۱۸ء
۹	المعتصم باللہ ابن الرشید	۲۱۸	۸۳۳ء و ۸۳۴ء
۱۰	الواثق باللہ ابن المعتصم	۲۲۷	۸۴۱ء و ۸۴۲ء
۱۱	المتوکل علی اللہ ابن المعتصم	۲۳۲	۸۴۶ء و ۸۴۷ء

١٢	المستنصر باللہ ابن المتوکل	٢٤٧	٨٦١ و ٨٦٢
١٣	المستعین باللہ ابن محمد ابن معتصم	٢٤٨	٨٦٢ و ٨٦٣
١٤	المنتصر باللہ ابن متوکل	٢٥٢	٨٦٦ و ٨٦٧
١٥	المہتدی باللہ ابن واثق	٢٥٥	٨٦٨ و ٨٦٩
١٦	المعتمد علی اللہ ابن متوکل	٢٥٦	٨٦٩ و ٨٧٠
	موفق باللہ ابن المتوکل	٢٥٨ تا ٢٧٨	٨٧١ تا ٨٩١
١٧	المعتضد باللہ ابن موفق	٢٧٩	٨٩٢ و ٨٩٣
١٨	المکتفی باللہ ابن معتضد	٢٨٩	٩٠١ و ٩٠٢
١٩	المقتدر باللہ ابن معتضد	٢٩٥	٩٠٧ و ٩٠٨
٢٠	القاہر باللہ ابن معتضد	٣٢٠	٩٣٢
٢١	الراضی باللہ ابن مقتدر	٣٢٢	٩٣٣ و ٩٣٤
٢٢	المتقی باللہ ابن مقتدر	٣٢٩	٩٤٠ و ٩٤١
٢٣	المستکفی باللہ ابن متقی	٣٣٣	٩٤٤ و ٩٤٥
٢٤	المطیع للہ ابن مقتدر	٣٣٤	٩٤٥ و ٩٣٦
٢٥	الطائع للہ ابن مطیع	٣٦٣	٩٧٣ و ٩٧٤
٢٦	القادر باللہ اسحاق ابن مقتدر	٣٨١	٩٩١ و ٩٩٢
٢٧	القائم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ ابن قادر	٤٢٢	١٠٣٠ و ١٠٣١
٢٨	المقتدی باللہ ابو القاسم عبد اللہ ابن محمد ابن قائم بامر اللہ	٤٦٧	١٠٧٤ و ١٠٧٥

۲۹	المستظہر باللہ ابن مقتدی	۴۸۷	۱۰۹۴و۱۰۹۵
۳۰	المسترشد باللہ ابن مستظہر	۵۱۲	۱۱۱۸و۱۱۱۹
۳۱	الراشد باللہ ابن مسترشد	۵۲۹	۱۱۳۴و۱۱۳۵
۳۲	المقتفی بامر اللہ ابن مستظہر	۵۳۰	۱۱۳۵و۱۱۳۶
۳۳	المستنجد باللہ ابن مقتفی	۵۵۵	۱۱۶۰
۳۴	المستضی بامر اللہ ابن مستنجد	۵۶۶	۱۱۷۰و۱۱۷۱
۳۵	الناصر الدین اللہ ابن مستنجد	۵۷۵	۱۱۷۹و۱۱۸۰
۳۶	الظاہر بامر اللہ محمد بن ناصر	۶۲۲	۱۲۲۵
۳۷	المستنصر باللہ ابو جعفر ابن ظاہر	۶۲۳	۱۲۲۶
۳۸	المستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ	۶۴۰	۱۲۴۲و۱۲۴۳

۱۲۵۸ء مطابق ۶۵۶ھ مین ہلاکو خان مغل چنگیز خان کے پوتے نے بغداد کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور مستعصم کو قتل کیا +

تبصرہ

سال ہجری پندرہوین یا سولہوین تاریخ ماہ جولائی سنہ ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتون پر منحصر ہے اور سال عیسوی کا حساب سورج کی حرکتون پر منحصر ہے اگر سنہ ہجری سے سنہ عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اسکا یہہ ہے کہ سنہ ہجری مین سے فیصدی ۳ عدد منہا کرکے باقی ماندہ کو ۶۲۱٫۵ مین جمع کرو یا سنہ ہجری کو ۹۷ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۶۲۱٫۵ مین ملاؤ - ان دونون صورتون مین جو حاصل جمع آوے وہ سنہ عیسوی متصور ہوگا -

his version—his test being a satisfactory answer to the question: "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way ?" Unless this is the adapter's practice, he will teach *sounds* but not *ideas.* Of course, in *scientific* terminology, whose words represent *facts* or *things*, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism, who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed.

NOTICE REGARDING SECOND EDITION.

The first edition of 700 copies of Part I. having long been exhausted and there being a considerable demand for this treatise, a second edition has been prepared with the assistance of Maulvi Faiz-ul-Hasan and of Maulvi Ghulam Mustafa, to whom my best thanks are due.

A second edition of Part II., of which 1,000 copies were printed, is also in course of preparation.

13*th December* 1879.

---

or Dickens into Italian. In the case of Oriental languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written*. Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit is so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes thoroughly. Indeed, whenever words represent *thoughts*, as may be said to be the case with *Literature*, it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in

fulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

I am fully aware that the literary value of this production is small, but its aim will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here so hastily and sketchily referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I have to express my thanks for the assistance which Maulvi Muhammad Hussain has given me in the preparation of this work. It owes to him any elegance which its Urdu style may possess.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English,

PREFACE TO THE FIRST EDITION.

THIS treatise has been published for the following reasons. In July 1870 I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained un-

SININ-I-ISLAM,

BEING

A SKETCH OF

THE

HISTORY AND LITERATURE

OF

MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

UNIVERSAL HISTORY.

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

BY

G. W. LEITNER.

PART I.

(*The Early History of Arabia to the fall of the Abbassides.*)

SECOND EDITION.

LAHORE:

PRINTED AT THE ALBERT PRESS,

1880.